صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 23 جون 2020ء بمطابق یکم ذیقعد 1441ہجری بعد از دوپہر دو بجکر ستائیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۔

(ترجمہ): اللہ نے تم کو جو نعمت عطا کی ہے اس کا خیال رکھو اور اُس پختہ عہد وپیمان کو نہ بھولو جو اُس نے تم سے لیا ہے، یعنی تمہارا یہ قول کہ، "ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی" اللہ سے ڈرو، اللہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور انہیں بڑا اجر ملے گا۔ رہے وہ لوگ جو کفر کریں اور اللہ کی آیات کو جھٹلائیں، تو وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave applications، چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں: جناب سراج الدین صاحب، ایم پی اے 23 جون، ارباب جہانداد صاحب، ایم پی اے 23 جون تا اختتام بجٹ اجلاس، جناب طفیل انجم صاحب، ایم پی اے 23 جون، سردار رنجیت سنگھ صاحب، ایم پی اے 23، جناب آصف خان صاحب، ایم پی اے 23 جون۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں نے کل آپ سے بات کی تھی کہ آج آپ مجھے کچھ وقت دیں گے۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، کارروائی شروع کردیں، کریں (مداخلت) اس میں آپ کو میں موقع دونگاان شاءاللہ، جنرل ڈسکشن کل سے سٹارٹ کرتے ہیں۔ جناب شیر اعظم خان، جناب شیر اعظم خان۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2020-21 پر عمومی بحث

جناب شیر اعظم خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔

Thank you very much Mr. Speaker, to give me the Floor، بجٹ پر بحث ہو رہی ہے، حقیقت میں دل تو نہیں چاہتا اس بجٹ پر بحث کرنے کو، نہ فیڈرل نہ صوبائی، فیڈرل کے اگر اعداد وشمار کو دیکھا جائے سب فرضی لگ رہے ہیں، اسی طرح صوبائی بجٹ بھی علاقے میں جب ہم جاتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ بجٹ میں کیا رکھا ہوا ہے؟ ہمارے غریبوں کے لئے، پانی کے لئے سکیموں کے لئے، تنخواہوں کے لئے، کلرک برادری، اساتذہ برادری، یہ سب جتنے بھی سرکاری ملازمین ہیں وہ، جناب سپیکر، توجہ آپ کی چاہیئے، وہ بڑے کرب میں ہیں، بڑی تکلیف میں ہیں، سرکاری ملازمین بڑے کرب میں ہیں تو اگر سرکاری ملازمین کو کچھ نہ ملے، مطلب یہ ہوا کہ یہ بجٹ اس کے لئے کاغذ کا پرزہ ہے، کچھ بھی نہیں ہے، لہذا یہی وجہ ہے کہ اس بجٹ پر دل کھول کے بات کروں، دل نہیں چاہتا کہ کھل کر بات کریں (مداخلت) میڈم، زہ تقریر کوم، دې دوران کښېنې، مسٹر سپیکر، آپ سے گزارش ہے کہ کوئی Disturbance نہ ہو، میری بجٹ تقریر ہے، یہ رکھ دو سیٹوں پر It`s okay دیکھے جارہے ہیں،

It`s all right کہنے کا مطلب میرا یہ ہے کہ سرکاری ملازمین گورنمنٹ کی وہ ہڈی ہیں جن کے بغیر حکومت چل نہیں سکتی، ان سے مشورے ہو رہے ہیں، مختلف سرکاری ملازمین، ان کے عہدیداران کی ایسوسی ایشنز میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لاوہ پک رہا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ، خزانہ منسٹر، آپ کی توجہ چاہیئے، بجٹ پر بحث ہو رہی ہے، مجھے یاد ہے کہ آپ بھی موجود تھے، چار پانچ منسٹر صاحبان، جناب اکبر ایوب خان بھی موجود ہے، He can better realize, because he is a politician from forefathers, inherited ملی ہے اس کو ہر چیز، وہ اپوزیشن کو بھی جانتا ہے حکومتی بنچز کو جانتا ہے، عام ممبر کو بھی جانتا ہے، پارلیمانی لیڈرز کو بھی جانتا ہے، اپوزیشن لیڈر کو بھی جانتا ہے کہ اس کا کیا مقام ہے؟ یہ By the way میں نے کہہ دیا، تو اس وقت ہم بھی پانچ آدمی تھے، آپ لوگ بھی پانچ تھے، Probably, a week prior to the budget session جناب شوکت یوسفزئی صاحب اب موجود نہیں ہیں، آنریبل منسٹر، اس نے کہا ہم سوچ رہے ہیں 30 فیصد کے لگ بھگ ہم تنخواہیں بڑھا رہے ہیں، پر تجویز ہے، میں نے ہنس کر اس کو کہا کہ آپ خواب دیکھ رہے ہیں، یہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نہیں ہے، پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نہیں ہے کہ 50 فیصد اور 150 فیصد تنخواہیں بڑھاتے تھے، (تالیاں) یہ میں نے اس میٹنگ میں بھی کہا، اس نے کہا کہ No comments، اس طرح کہا، نتیجہ ہمارے سامنے ہے، اب صفر ہے، ملک کی بنیاد فیڈرل بجٹ پر ہوتی ہے، فیڈرل گورنمنٹ کے بجٹ پر، فیڈرل بجٹ پر ہمیں اعتراض نہیں ہے، ہم خوش ہیں، اس پر ہم خوش ہیں کہ چھ ہزار ارب روپے sorry 6.6 ارب ڈالرز رکھے ہوئے ہیں ہماری فوج کے لئے، فوج ہمارے سر کی تاج ہے، وہ Protect کر رہی ہے ہم کو، امیروں کو بھی غریبوں کو بھی، ہر ایک کو، اگر وہ نہ ہو چوکیدار تو ہمسائے لوگ آپ کے خلاف ہر قسم کی کارروائی کر سکتے ہیں کیونکہ انڈیا کا 71 ارب ڈالر ڈیفنس بجٹ ہے At the same time امریکہ کی سٹیٹ کی سات سو ہے اور اگر انڈیا کے ہمارے ہمسائے ملک کی 71 ہو تو 6.6 ہمارا بجٹ بھی مناسب ہے لیکن اس کے علاوہ نہ صوبائی بجٹ میں نہ مرکزی بجٹ میں ہم ایسی چیز دیکھ رہے ہیں کہ وہ عوام General public, common man کی Interest کی بات ہو، وہ لوگ یہ ہم سے پوچھ رہے ہیں علاقے میں جا کے کہ مہنگائی کا کوئی طریقہ نکل آیا؟ بے روزگاری کا کوئی نکل آیا؟ Main دو چیزیں ہیں، ہم کیا جواب دیں کہ آٹا چور چینی چور Right left بیٹھے ہوں، وہ نظر نہ آرہے ہوں تو کیا گارنٹی ہے کہ آنے والے دنوں میں مہنگائی کا طوفان مزید نہیں بڑھے گا؟ کوئی گارنٹی نہیں ہے، اس زمانے میں، اس

وقت ہاڑ کا مہینہ ہے، ہاڑ مہینے میں گندم ارزان ترین یعنی سستی، ارزاں ترین ریٹ پر تھی، اب سے گندم اس ریٹ پر پہنچ گئی جو دسمبر جنوری میں ہوا کرتی تھی، Mr. Speaker, everybody, honorable Ministers, honorable Members of the House on either side can better assess کہ Future کیا ہوگا؟ ہم تو غریب لوگ Common man, general public کا سوچ رہے ہیں، ان کے نمائندے ہو کر ادھر آئے ہیں، ان کے لئے بات کریں گے، اگر ان کی بات ہم نہ سنیں، ان کے لئے کوئی Provision نہ ہو، غربت کم کرنے یا مہنگائی کم کرنے یا بے روزگاری، بے روزگاری کی تو حد یہ ہے کہ پہلے ہمارے خان صاحب دعوے کرتے تھے کہ کروڑوں نوکریاں بنائیں گے، On the other day, I heard کہ وہ کہتے ہیں کہ ڈھائی کروڑ لوگ ہم نکالیں گے، اس کے لئے تیار ہو جاؤ، اسی (80) لاکھ لوگ نکل گئے کارخانوں سے، اب جب کارخانے دن بدن بیٹھ رہے ہیں، کارخانے بند ہو رہے ہیں، مزدور نکلیں گے، کپڑا بھی نہیں بنے گا، آپ کا بوٹ پالش بھی نہیں بنے گا، برش بھی نہیں بنے گا، چھ مہینے بعد اس ملک کا کیا بنے گا؟ صوبے کا کیا بنے گا؟ خطرناک صورتحال ہے جناب سپیکر صاحب، جس کی طرف ہم جا رہے ہیں، نیا پاکستان بناتے بناتے منسٹر خزانہ، ہم خسارہ پاکستان پہنچ گئے، خسارہ پاکستان، تو ڈر ہے کہ آئندہ دو سال کے بعد خسارہ سے ہم کدھر جائیں گے؟ نئے پاکستان سے تو خسارہ پہنچے، خسارے سے خسارے۔ بجٹ سے ہم کدھر پہنچیں گے؟ یہ اندازہ نہیں ہے، لہذا یہ چند باتیں میں گزارش کرنا چاہتا ہوں، ادھر مجھے بتایا گیا کہ تیرہ ہزار ارب روپے تو اس حکومت نے دو سال میں قرض لئے ہیں، ستر سال میں جو قرضے لئے ہیں وہ تو ایک ایٹم بم سے لیکر ان شاءاللہ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے فرمایا تھا کہ ہم گھاس کھائیں گے لیکن ایٹم بم بنائیں گے، (تالیاں) وہ ایٹم بم بن کے رہ گیا، اب جو تیرہ ہزار ارب خزانہ منسٹر صاحب، مسٹر سپیکر کے Through اس میں سے مجھے بتائیں کہ سارے پاکستان میں یا کم از کم کے پی کے میں ایک بھی ہسپتال بنایا ہو، (تالیاں) یا ایک میگا پراجیکٹ عام آدمی Layman سادہ لوگ، یہ ہمارے بھائی سامنے بیٹھے ہیں، آنریبل شاہ محمد خان کو پتہ ہے، ہم سے پوچھتے ہیں کہ پھر یہ تیرہ ہزار ارب روپے کدھر گئے، اس کی کوئی نشانی ہے؟ ہم کو تو نہیں لگ رہے، میں تو وزیر خزانہ صاحب سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ ان سے پوچھیں یا خود آپ کو پتہ ہو کیونکہ جہاں تک ٹرائبل ایریا، قبائل Basically اس August House میں دو قبائل ممبرز آپ کے سامنے ہیں، آنریبل ممبر منسٹر شاہ محمد خان اور اقبال وزیر، فیڈرل لیول پر علیٰحدہ اعلانات ہوتے ہیں، کہ ہم قبائلی علاقوں کے لئے اتنے ارب روپے مختص کر چکے ہیں، صوبائی لیول پر علیٰحدہ اعلانات ہوتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ

موقع پر Ground reality کچھ بھی نہیں ہے، البتہ یہ سن رہے ہیں کہ جتنے بھی پراجیکٹس تھے، قبائلی علاقہ میں جتنے بھی پراجیکٹس تھے، جتنے بھی عارضی ملازمین تھے، ان سب کو نکالا گیا، افسوس، کیا سلوک ہو رہا ہے؟ ہمارے قبائلی علاقوں میں تو سونا ہے، ہر قسم کی معدنیات ہیں، اگر آپ لوگ اس کو مافیا کے ہاتھوں محفوظ رکھیں تو یہ 930ارب روپے بجٹ تو صرف آپ کو ٹرائبل دے گا، آپ کو قبائلی علاقہ جات دے گا لیکن پھر وہی بات کہ کام کرنے کی بات ہے، کام کون کرے گا؟ اختیارات آپ لوگوں کو مل گئے، حکومت آپ کو مل گئی، کام کون کرے گا؟ جب تک Practical onground کام نہ ہو آپ کو بائیس کروڑ عوام، صوبے کے عوام اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں وہ کبھی تسلیم نہیں ہو گا، لہذا میری یہ عرض ہے کہ جس طریقے سے بھی ہو، جس طریقے سے بھی ہو ہمارے سرکاری ملازمین، غریب لوگوں کا بندوبست کیا جائے ورنہ افراتفری اور خانہ جنگی میں یہ آج اس وقت اس تاریخ پر اس مقام پر بتانا چاہتا ہوں، یہ میں Predict کر رہا ہوں کہ خانہ جنگی ہو گی، لوگ سڑکوں پر آئیں گے اور پھر جب یہ لوگ سڑکوں پر آئیں گے، پھر دکاندار سے لیکر تاجر تک، دکاندار ہر ایک آدمی گھر میں یہاں تک ہے، یہاں تک ہے پھر یہ سب مل کے ہر چیز بہالے جائے گا، یہ پھر نہ آپ لوگوں کے Interest کی بات ہے، نہ ہمارے Interest کی بات ہے، نہ Public interest کی بات ہے اور نہ ملک کے Interest کی بات ہے، یہ میں وہ باتیں کر رہا ہوں کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی Neglect نہیں کر سکتا، میں یہ حقیقت بیان کر رہا ہوں اور اگر اس August House میں جس کے لئے ہم کو Elect کر کے بھیجا گیا ہے، ادھر ہی یہ بات نہ کریں، حقیقت بیان نہ کریں تو کدھر کریں؟ This is why these are some points to be noted down، ایسے اعداد و شمار، ہندسوں کی ہیرا پھیری، میں اس دھندے میں نہیں پڑنا چاہتا اور اگر پھر صوبے میں، حلقوں میں فرق رکھا گیا تو اس حلقے میں پچاس کروڑ، اور اس حلقے میں پچھتر کروڑ اور اس حلقے میں چونکہ یہ اپوزیشن کا ممبر ہے اس میں پانچ کروڑ اور اگر اس مقام پر، یہ مقام بھی آگیا، یہ بات بھی آگئی تو پھر یہ بات تھمنے والی نہیں ہو گی، تو اس کا مطلب تو یہ ہوا، اگر یہ فرق کرنا ہے جناب وزیر خزانہ صاحب، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو اپوزیشن کے حلقے ہیں ان میں انسان نہیں رہتے، مسلمان پشتون نہیں رہتے، ان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، اس نے کسی آدمی کو کسی شخص کو منتخب نہیں کیا، اگر وہ حلقہ بھی ہے، ادھر انسان بھی رہتے ہیں، اس کو ضرورت بھی ہے دوسرے حلقے کی طرح تو اس کے کیا معنیٰ ہوں گے؟ باوجود اسکے کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے، آپ بھی کہہ رہے ہیں، ہم بھی کہہ رہے ہیں، تسلیم

کر رہے ہیں، وہ جو کچھ ہے وہ تو کم از کم اس طریقے سے تقسیم ہو کہ Heart burning تو نہ ہو، ایک حلقے کے عوام کا دوسرے حلقے کے عوام کے ساتھ، ایک آنریبل ممبر کا دوسرے ممبر کے ساتھ اور اپوزیشن کا حکومتی آنریبل ممبران کے ساتھ I believe, honourable Finance Minister can better understand me and can realize, this is most important اور یہ چیز انتہائی خطرناک چیز ہے، ایک دفعہ Attempt کیا ہوا تھا، میں اس وقت مکہ معظمہ سے جارہا تھا مدینہ منورہ، میرے ساتھ کروڑ روپے رکھے گئے تھے، جنوبی اضلاع کیلئے ایری گیشن فلڈ وغیرہ کیلئے، میرے ساتھ آدمی بیٹھا تھا گاڑی میں خزانہ منسٹر، میں ہنسا، اس پر میں نے دیکھا کہ 65 کروڑ کی تقسیم جس طرح ہوئی ہے ہمارے حلقے میں اپوزیشن کو، اسکا نام بھی نہیں تھا، اس میں یہ سب ہاؤس اسکا گواہ ہے، سب مانیں گے، سب تسلیم کریں گے، میں ہنسا، پھر اس ساتھی کو، بتایا کہتے ہیں کیا یہ حکومت ہے؟ میں نے اسکو بولا حکومت تو ہے آنریبل لودھی صاحب، میں نے اسکو بولا مرکز میں بھی ہے، اس صوبے میں بھی ہے لیکن کررہے ہیں یہ اور اگر حالات ایسے ہوں، کورونا بھی ہو، اس سے علیحدہ نمٹنا ہو، وہ بھی حالت جنگ میں اور Financial crunch بھی ہو، Sources بھی Decrease ہو گئے ہوں آخری حد تک، قرضے سے بھی جان نہیں چھڑائی جارہی، ان Circumstances کے باوجود Under these prevalent circumstances پھر بھی ہم خود اپنے پاس اپنے ساتھ اپنے اندر بھی انصاف نہ کریں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم خان، Windup کریں جی۔

جناب شیر اعظم خان: پھر اس کا نتیجہ، جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں، آپ کا ٹائم پورا ہو گیا ہے، پندرہ سے بیس منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب شیر اعظم خان: میں تو حقیقت بیان کر رہا ہوں، دیکھیں سر، Interruption آپ مہربانی کریں، آپ تو ہمارے Custodian ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم خان، یہ Decision آپ لوگوں نے لیا ہے کہ پندرہ منٹ یا اس کے اوپر، اس لئے میں نے آپ کو اوپر پانچ منٹ اور دیئے، بیس منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب شیر اعظم خان: میں نے ابھی تک Twenty minutes، سب نے جو میرے ہیں لیکن ابھی تو میں نے، فیصلہ یہ ہوا تھا کہ بیس منٹ بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا فیصلہ پندرہ پہ ہوا ہے، ابھی میں نے بیس دیدیئے، دو تین منٹ اور لے لیں۔

جناب شیر اعظم خان: کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پندرہ پہ ہوا ہے، بیس ہو گئے ہیں، دو تین منٹ اور لے لیں، زیادہ نہیں۔

جناب شیر اعظم خان: اگر ادھر ہم کو سپیکر صاحب بھی بات کرنے نہیں چھوڑ رہا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اپنی بات پہ آپ قائم خود نہیں رہ رہے ہیں تو۔

جناب شیر اعظم خان: مہنگائی میں کہا گیا چودہ فیصد اضافہ، سرکاری ملازمین کی سیلری جو تھی وہ تو بات میں نے کہہ دی کہ میں تو یہ حکومت کی نااہلی سمجھتا ہوں کہ پی آئی اے وغیرہ سٹیل ملز، سب ملازمین کو نکال دیا اس بہانے پر کہ یہ خسارے میں جا رہا ہے، تو ایک طرف کہا جا رہا ہے کہ ہم نیا ٹیکس نہیں لگا رہے ہیں دوسری طرف فیڈرل گورنمنٹ میں آپ کا چار ہزار نو سو ارب ٹیکس رکھا گیا ہے اور یہ پچھلے سال کی نسبت بارہ سو روپے، اب میں کہتا ہوں یہ بارہ سو ارب روپے کدھر سے آئیں گے؟ حکومت ابھی سے منی بجٹ کی تیاری ابھی کر رہی ہے، فیڈرل لیول پر، تعلیم کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا، یہ میں کہتا ہوں کہ مسٹر سپیکر، قوم کے ساتھ ایک بڑا مذاق ہے، خواہ وہ فیڈرل بجٹ ہے خواہ وہ صوبائی ہے، ہر چیز بند ہو رہی ہے، ہر چیز بند، دکانیں بند، کارخانے بند، سکولیں بند، کالجیں بند، یونیورسٹیاں بند، اگر یہ بھی بند ہوں اور درمیان میں آپ لوگ یہ مہربانی بھی نہیں کر سکتے کہ جو کچھ گھر میں ہے، ایک گھر میں بھائیوں کے درمیان صحیح طریقے سے اس کی تقسیم بھی کریں، حلقہ وائز میرا مطلب ہے Constituency-wise میں Detail میں نہیں جاتا، آپ پہلے سے کہہ رہے ہیں کہ ٹائم نہیں ہے تو میں صرف لوگوں کے روڈ وائز، ایجوکیشن وائز، ایگریکلچر وائز، پبلک ہیلتھ وائز وغیرہ وغیرہ یہ پوائنٹس آپ نوٹ کریں کہ بعض جگہیں میں نے جب بجٹ کی کتاب پڑھی تو اس میں بڑا Difference ہے، ایک حلقے میں ضرورت نہ ہونے کے باوجود بھی کروڑوں روپے ٹھونسے جا رہے ہیں، اور دوسری مثال میں دوں گا ضلع بنوں کی، اپنے ضلعے کا، یہ ضلع سب کو ہمارا ضلع تقریباً پتہ ہے کہ اس میں جو پی کے 87 ہے اور بعض حلقے پی کے 89 کے ہیں، یہ Deserted ہیں، بارانی ہیں، اس میں ضرورت ہے پینے کے پانی کی اور ایریگیشن کی اور بجٹ میں اس کو Totally neglect کیا ہوا ہے، تو Need basis پہ اس کا بھی مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ آخر میں میں عرض کروں کہ متعلقہ آنریبل منسٹر اس کو دیکھیں، ایک نظر دیکھیں، بجٹ کتاب اور اس میں مناسب ردوبدل کر کے اس کو تھوڑا سا طریقے کے مطابق بنائیں، بعض ایسی جگہیں One is compelled by circumstances to go to the court اور ادھر ہم نے وعدہ کیا ہوا ہے خزانہ منسٹر صاحب

کے ساتھ اور اکبر ایوب خان کے ساتھ کہ ہم کورٹ نہیں جائیں گے اور اس میں ایسے پوائنٹس ہیں، میں آپ کے نوٹس میں لاؤں گا ضلع بنوں میں کہ اس میں ہم مجبور ہوں گے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شیر اعظم صاحب، Windupکریں جی۔

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: کورٹ جائیں گے پھر وہ کہیں گے کہ وعدہ خلافی، وعدہ خلافی ہم نہیں کریں گے، ہم نے اپنے ممبر کو بھی، ہم ذمہ دار ہیں کہ کورٹ نہیں جائیں گے لیکن On the face of it, the situation is so ugly کہ وہ دیکھی نہ جا سکے، اس میں اگر کورٹ جائیں یا ہمارے علاقے کا کوئی باشندہ تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ Thank you very much, Mr. Speaker

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you, thank you, ji. Janab Sardar Hussain Babak Sahib.

<u>جناب سردار حسین</u>: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

شکریه سپیکر صاحب، چې ماله تاسو موقع راکړه بجټ تجاويز باندې، زه به کوشش کومه چې خپله خبره په ټائم کښې دننه دننه اوکړمه خو بيا دا به هم کوشش کومه چې Repetition اونه کړمه۔ جناب سپيکر صاحب، زمونږ خو دا خواهش وو چې وزير خزانه صاحب وزير اعلیٰ صاحب هم مونږ ته وئيلی وو چې د دې بجټ په حواله به تاسو اپوزيشن ته مونږ بريفنګ ورکوؤ نو خدائے شته مونږ ټول په انتظار هم وو او زمونږ خو دا خواهش هم وو او دا د صوبې ضرورت هم دے چې کوم بجټ مونږ د ټولې اسمبلئ نه پاس کوؤ او کوم بجټ به هم په دې اسمبلئ کښې پيش کيږی نو دا ډيره لازمی وی چې په بجټ باندې بيا ټولې پارټئ په اعتماد کښې واغستې شی نو دا ډيره زياته غوره خبره وی خو بهرحال د حکومت به خپلې مجبورئ وې او جناب سپيکر، زه به د خپل تقرير آغاز چې دے تاسو ته به علم وی چې هغه بله ورځ د ټولې صوبې سرکاری ملازمينو په خپلو تنخواګانو کښې د اضافې د پاره دلته يو ډير لوئے احتجاج کړے وو، زه به هم دا مطالبه کوم د حکومت نه چې مهنګائی ډيره زياته سيوا شوې ده، د تيرو درې نيمو مياشتو نه د کورونا په وجه کاروبارونه هم بند دی، روزګارونه هم بند دی، دې تنخواه کښې اضافه جناب سپيکر، دا ډيره زياته ضروری ده۔ زه سپيکر صاحب، که ستاسو اجازت وی نو د ټولې صوبې سرکاری ملازمين په دې کورونا کښې او په دې ګرمئ کښې احتجاج له راغلی وو نو زه به د هغوی

مطالبې ته تقویت ورکولو د پاره او د ټول اپوزیشن د طرف نه بلکه زه دا ګڼړم چې ټول ممبران هم زما سره په دې کښې مرسته کوی چې حکومت ته مونږه ریکویسټ اوکړو چې خیر دے د سندھ حکومت په شان دس پرسنټ اضافه تاسو په دې سرکاری ملازمینو، نو زه د هغې د پاره یو منټ خاموش اودرېږمه او مهذبه احتجاج کومه حکومت ته، بلکه درخواست ورته کومه چې هغوی د سرکاری ملازمینو په تنخواګانو کښې اضافه اوکړی، نو زه دغه یو منټ به بیا زما د تقریر نه ته مائنس کړې، تاسو مائنس کړئ، نو یو منټ خاموشه اودرېږم چې هغوی سره ګرمئ کښې راغلی وو چې هغوی سره زه مرسته اوکړم، نو یو منټ به زه خاموشه اودرېږم بیا به زه تقریر کوم۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں ایک منٹ کیلئے خاموشی)

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر، زما خیال دا دے چې دا فورم چې دے دا ډیر سنجیده فورم دے او مونږ ټول ډیر مهذبه خلق یو، زما به خواست حکومت ته هم دا وی چې مونږ هغوی د ډیرې فراخدلئ مظاهره کوی او زه به اپوزیشن ته هم دا خواست کوم چې دا فورم داسې دے چې په ځائې د دې چې مونږه هولړبازی کوؤ، په ځائې د دې چې مونږه چغې سورې وهو، په ځائې د دې چې خدائے مه کړه داسې Instigative الفاظ د یو بل خلاف استعمالوؤ چې ماحول خرابېږی، دا صوبه جناب سپیکر، ډیره Crisis کښې ده، دا چې کوم بجټ پیش شو او په دې بحث راوان دے جناب سپیکر، دا مونږه ټولو ته علم دے چې زمونږ ټول انحصار په مرکز دے، د هغې وجه دا ده چې که مونږ په دې 923 ارب Figure ته اوګورو په دې کښې د ټولو نه لوئے Figure چې دے هغه وفاقی ټیکسز دی، محصولات 404 ارب زمونږ ټول انحصار جناب سپیکر، په مرکز دے نو زه ډیر په معذرت سره چې دا کوم Figure په دې راروان سال بجټ د پاره صوبائی حکومت ورکړے دے، دا هغه Figure ورکول پکار دی چې مونږ وروستو اوګورو چې په 2019-20 کښې په 2017-18 یا مثال 2018-19 کښې 2017-18 کښې مونږ اندازه څومره کړی وی زمونږ توقع د مرکز نه څومره وی او بیا At the end of the Financial year هغه مونږ ته ملاوېږی څومره؟ زما دا خیال دے چې دا Factual figure ورکول پکار دی جناب سپیکر، دا این ایف سی ایوارډ کښې

چې دا کوم One percent war on terror مونږ ته ملاویږی دا 48 ارب ته اورسیدو، مونږ دا Figure خو دلته ورکوو خو زه غوښتنه د صوبائی حکومت نه کوم چې که مونږ شپږ زره میګا واټه بجلی پیدا کوؤ او اے جی این قاضی فارمولا آئینی فارمولا ده نو چې زه دا Claim کوم نه د مرکز نه، اوس منسټر صاحب ناست دے چې 19-2018 او د 20-2019 چې مونږ Calculation کوؤ نو د بجلئی خالص منافه ساړهې پانچ سو ارب روپئ ته اورسیده چې دا زمونږ په مرکز باندې قرضه ده، زه حیران په دې یمه چې صوبائی حکومت دا قرضه Claim کوی ولې نه؟ دا په بجټ کښې Reflect کیږی ولې نه؟ نو چې مونږ دا Claim کوؤ نه، مونږ په مرکز باندې څه شار نه راولو یا زور نه راولو، مرکز خو هسې هم نه منی، مرکز خو هسې هم لګیا دے زمونږه اے جی این قاضی فارمولا متنازعه کوی، نو جناب سپیکر، زما به خواست دا وی چې کوم ساړهې پانچ سو ارب چې دا تیس جون پورې به دې اخری کال دا چې کوم روان کال دے، د دې حسابات به هم اوشی، پکار دا ده چې هغه مونږ Claim کړو جناب سپیکر، یو بله Interesting خبره مونږ دلته په مسلم لیګ هم اعتراض کوؤ، مونږ دلته په پیپلز پارټئ هم اعتراض کوؤ، مونږ دلته په اے این پی هم اعتراض کوؤ، دا زما د فنانس ډیپارټمنټ خپل Figure چې هغه مسلم لیګ کښې مونږ ورپسې دلته خبرې کوؤ، په این ایف سی کښې خو هغوی په پینځه کاله کښې خپله برخه راکړې ده، مونږ خو دې خبرې ته خوشحاله شو چې صوبه کښې د دې پارټئ حکومت دے، په مرکز کښې هم د هغې پارټئ حکومت دے، پکار دا ده چې په این ایف سی کښې مونږ له هغه پیسې راکړی او مونږځان سره روان اوساتی، عجیبه خبره دا ده چې هغه چې کوم برسراقتدار جماعت دلته دے مرکز کښې دے، هغه بقایاجات د این ایف سی چې دی هغه مونږ ته نه راکوی، زه د دې سره که تنقید کوم د هغې حل به هم صوبائی حکومت ته ایږدم، زه صوبائی حکومت ته تجویز وړاندې کومه چې پرویز خټک صاحب دلته وزیر اعلیٰ وو، تیر هغه یو پارلیمانی جرګه جوړه کړه، مونږه لاړو خواجه آصف سره کښیناستو چې که هرڅنګه وه قسط وارې هغه پیسې خو هغه قسط وارې هغه پیسې مونږ ته راکړې، زه صوبائی حکومت ته دا تجویز وړاندې کومه چې مونږ پارلیمانی یو جرګه جوړه کړو، د مرکزی حکومت نه ټائم

واخلی، مونږ لاړ شو خپل مشکلات یا د خپلو بقایاجاتو یا د خپلو قرضو خبره ورسره اوکړو، که مرکز Crisis کښې وی، باید چې مونږه ورسره دا هم اومنو چې قسط وارې مونږ له پیسې راکړی، ماهانه مونږ له پیسې راکړی خو زمونږ صوبه چې په مالی توګه باندې خومره دیوالیه ده، کم از کم د دې حالاتو نه مونږه اوځو، نو زه دا تجویز ایږدمه چې صوبائی حکومت دې پهل اوکړی او پارلیمانی مشراونو یو جرګه دې جوړه کړی چې مونږه لاړ شو او هغه خپل Claim چې دے د قرضې چې دے هغه خبره ورسره اوکړو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، زه به د تعلیم نه شروع کړم، د تعلیم منسټر صاحب دلته ناست وو، سرکال دوئ وئیل چې مونږ دا Up-gradation کوؤ، یو سل او پنځوس سکولونه به د پرائمری سکول نه مډل سکول ته Up-grade کوؤ، داسې بجټ کښې دی چې سل سکولونه به د مډل سکول نه هائی سکول ته Up-grade کیږی، داسې ده چې سل سکولونه به د هائی نه هائر سیکنډری ته Up-grade کیږی او بیا درې سوه سکولونه دی کنسټرکشن به کیږی، دا پرائمری، مډل، هائی اور هائر سیکنډری سکولز جناب سپیکر، دا ډیر عجیبه Figure دے، زما دا خیال دے، زه دا نه ګنړم، زه دا منم چې صوبائی حکومت په Crisis کښې دے خو دا به هم ماسره صوبائی حکومت منی چې دا Crises څه د قدرتی انسانی آفت په وجه نه دی، دا د مرکزی حکومت چې کومه نامناسبه رویه ده د هغې په وجه دی، زه وایم سوچ اوکړئ چې د یو سکیم د پاره 2200 ملینه روپئ د هغې لاګت دے او په پوره کال کښې د هغې سکیم د پاره دوه سوه ملینه ته ایږدې نو دوه زره او دوه سوه په دوه سوه تقسیم کړه نو دا به دولس کاله کښې برابریږی او که دا به دیارلس کاله کښې برابریږی، نو دا به څنګه سکول وی دا Enrollment به څنګه سیوا کیږی؟ دا Out of the school children څنګه سکولونه ته واپس راځی؟ جناب سپیکر، هم دغسې چې د سل سکولونو د پاره تین هزار دو سو پچاس لاګت دے، د هغې د پاره دوه سوه ملینه ایښودے شوی دی، په دې پوره کال کښې سو سکولونو کښې به هائر سیکنډری ته ځی، د هغې د پاره لاګت چې دے تین هزار چار سو پچاس ملین دے او په پوره کال کښې د هغې د پاره سو ملین روپئی پرتې دی، دا څنګه Complete کیږی؟ دا به څوکاله کښې Complete کیږی؟ دغسې درې سوه سکولونه چې هغه به

Reconstruction کیږی جناب سپیکر، د هغې د پاره 7700 ملین، یعنی اووه اربه روپۍ د هغې لاګت دے او د هغې د پاره دوه سوه ملینه روپۍ په پوره کال کښې ایښودلې شوې دی جناب سپیکر، دا ممکنه نه ده، زه به Aggregate تا ته اوو ایم جناب سپیکر، چې د ایجوکیشن په مد کښې د نوی سکیمونه د پاره 26 ارب روپۍ دا Reflect دی خو په پوره کال کښې د هغې د پاره نهه سوه یعنی 26 هزار ملین نهه سوه اربه روپۍ پرتې دی، نو راځئ چې مونږ ټول د هاؤس ممبران دا Again Calculate کړو چې دا به څو کاله کښې Complete کیږی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ما واوریدل چې درې زره نوی قائدین به د سکولونو بهرتی کوؤ، جناب سپیکر، ادارې Politicize کول نه دی کول پکار چې فورس ته تاسو نوم ورکوئ د ټائیګر د پولیس فورس ته بیا نامه ورکیږی چې ده ته به شیرو وئیلے شی، په ایجوکیشن کښې بیا تاسو قائد بهرتی کوئ، زه د ایجوکیشن منسټر، دلته فنانس منسټر صاحب ناست دے چې د ایجوکیشن Tiers مونږه اوشمارو چې سیکرټریټ، ډائریکټریټ، ډسټرکټ ایجوکیشن آفیسر، ډپټی ایجوکیشن آفیسر، سب ډویژنل ایجوکیشن آفیسر او بیا لاندې سرکل کښې ASDEO چې شپږ خو Tiers دی، IMU اوس Permanent شوه اووه Tiers، اووه Tiers، اوس د اووو Tiers په موجودګئ کښې چې ایجوکیشن ډیپارټمنټ چې زمونږه Operational cost څو ته اورسیدو، په اووه مختلف Tiers باندې مونږ Already management کوؤ، مونږ Supervision کوؤ، مونږه Over sighting کوؤ، زه په دې خبره نه پوهیږم چې دا کوم Tiers چې قائدین بهرتی کیږی د دوئ په کار کښې، د دوئ په اختیار کښې، د دوئ کمه کمه ذمه واری، زه دا وزیر خزانه ته ریکویسټ کوم چې دا اتم Tier چې دے دا بالکل غیر ضروری دے، دا نه دے پکار، په ځائے د دې چې دوئ دا اتم Tier دلته لګوی داسې پکار ده جناب سپیکر، چې دا Managerial skills, trainings پکار دا ده چې مونږ په دې باندې Focus کړو او که زیات نه زیات بیا ډیر لاندې سطح پورې چې ASDEO یو ناست دے، که بیا هم دوئ غواړی Existing چې زمونږ کوم Structure دے په هغې کښې دې Cluster system شروع کړی چې په هره Vicinity کښې کوم هائر سیکنډری سکول دے د هغې پرنسپل هائر سیکنډری سکول نه وی هائی

سکول وی، د هغې پرنسپل که هائی سکول نه وی میډل سکول وی، د هغې پرنسپل چې هغه دے DDO اوګرځوی چې هغه پی ټی سیز هم Manage کوی، هغه حاضرو ته هم ګوری، Out of the school children ته هم ګوری، نویEnrollment ته هم ګوری، فنانس ته هم ګوری او هر څیز ته ګوری، نو زما دا خیال دے چې دا دې Pursue شی، یا دا لهذا دا تجویز ایږدمه چې دا د قائدینو په نامه باندې درې زره کسان بهرتی کیږی، یو نقصان ئے دا دے چې دا اداره به Politicize شی، دا Political terminology ده، School Leader is a political terminology, so, زه دا ریکویسټ کوم چې دا په هر طرف باندې نقصان دے، دا د پیسو ضیاع ده، لهذا که حکومت دا منی دغه تجویز ورته مونږه جناب سپیکر، ما دلته په ایجوکیشن کښې په ووچر سکیم باندې خبره کړې وه چې په 2009 کښې مونږ په خپل حکومت کښې روخانه پختونخوا پروګرام شروع کړے دے، په هغې کښې د یوې آنې کرپشن اوګورئ، اووه کاله د دې جماعت په اقتدار کښې اوشو، دا مونږ شروع کړے دے، تاسو اوګورئ په هغې کښې د یوې آنې کرپشن نشته، Mis-management نشته، Enrollment د هغې اوګورئ، د هغې Smooth schooling ته اوګورئ، ووچر سکیم په تیر حکومت کښې شروع شوے دے، منسټر صاحب به ئے ما سره منی چې د اربونو کرپشن پکښې شوے دے، یوه آنه Output د هغې نشته، بیا په نوې ضلعو کښې هغه سکیم شروع کول چې دی جناب سپیکر، دلته Setup ته کتل پکار دی چې په دېکښې د هغې څومره Output وو، نه ده پکار چې دا چونکه پکار دا دی چې روخانه پختونخوا پروګرام له وده ورکړی او هغه پروګرام جناب سپیکر، مخې ته بوځی، زه په ټوله صوبه کښې په هائر سیکنډری سکولونو کښې د دې څیز کمے دے جناب سپیکر! مونږ په خپل دور حکومت کښې سروس سټرکچر ورکړے دے، زه به مطالبه کومه چې د ډسټرکټ کیډر څه وه دا که پی ایس ټی دے، دا که ډی ایم دے، دا که اے ټی دے، دا که سی ټی دے، دا که ټی ټی دے، دا که بل Category کښې دے یا څه بل کیډر دے ډسټرکټ کښې، ټول ډسټرکټ کیډر ته د Experience او د کوالیفکیشن په بنیاد باندې په ایس ایس کښې او په ایس ایس ټی کښې هغې ته کوټه ورکول پکار دی جناب سپیکر، چې په دې ټوله صوبه

کښې د هغوی چې شومره کمے دے جناب سپیکر، چې هغه کوټه زمونږه برابر شی او هغه سکولونه جناب سپیکر، منسټر صاحب راغے، په تیر حکومت کښې وولس سوه مکتب سکولونه بند شوی دی، وولس سوه دا مکتب سکولونه خو د هغه مقصد د پاره وو چې په چم محله کښې به ماشومان راغلل او هغوی به سکولونو کښې کښیناستل، حکومت ورله اضافی ټیچر نه دے ورکړے او نه ئے ورله سکول جوړ کړے دے، په متعلقه جماعت کښې به وو خو هغه پوچانانی ماشومان چې هغوی پینځه کلومیټره کښې، دوه کلومیټره کښې سکول ته پیدل نه شی تللے، هغوی د خپله کوره راوځی او په جماعت کښې کښینی، زه به دا ریکویسټ کومه چې دا وولس سوه مکتب سکولونه فوری طور باندې کهلاؤ شی او گوره دا First age دے، که مونږ دا وایو چې په Out of the school children کښې ورځ تر ورځه اضافه کیږی، د هغې وجه Accessibility ده چې مونږه Accessibility نه شو ورکولے، زمونږ د سکولونو رفتار خو به دا وی چې پرائمری سکول به هم زما د دې بجټ په رنړا کښې په دولس کاله کښې دا سوچ اوکړے چې یو ماشوم پیدا شی او دولسو کالو ته رسی نو د دولسو کالو د عمر په مناسبت باندې هغه پنځم جماعت کښې وی، دې Gap ته تاسو سوچ اوکړے چې دولس کاله کښې زه Access نه شم ورکولے، مکتب مې ورته بند کړو، روښانه پښتونخوا پروګرام باندې عمل درآمد نه کوم نو جناب سپیکر، دې ته اندازه کول پکار دے چې په دې صوبه کښې Out of the school children اضافه، نن خو مونږ وایو چې 2.6 ملین دی خو مونږ د دې خبرې نه یریږو چې دا Figure به ډیر Unexpected چې دے سیوا کیږی، لهذا دا مکتب سکولونه په دې هیڅ Expense نشته دے، په دې Zero percent expense دے، لهذا دا فوری طور باندې کهلاول جناب سپیکر، پکار دی، که مونږ په دې وخت کښې جناب سپیکر، اوګورو کلچر ته، په هغې بجټ کښې د یو ارب کمے راغلے دی جناب سپیکر، دا خو داسې وخت دے چې دا خاوره طالبانو لوټلې ده، دا د دهشت او د وحشت لمبو وهلې ده، دلته کلچر لګیا دے مسخ کیږی، دلته تاریخ لګیا دے مسخ کیږی، دلته رواج او روایات لګیا دی مسخ کیږی، د هغې جنګونو اثرات دی جناب سپیکر، زه دا ګڼړم چې په داسې وخت کښې کلچر ته د راوچتولو ضرورت دے،

هنر مندان، فنکاران، اداکاران، شاعران، ادیبان، دانشوران، ډرامه نګاران، مداح جناب سپیکر، ژوند چې مونږ په خپل قام کښې او په خپله خاوره کښې اچوؤ، هغه به Rich culture غواړی، لهٰذا زه به وزیر خزانه صاحب ته ریکویسټ کومه چې دا Revisit کړی او دا کوم کمے چې راغلے دے، پکار دا ده چې دا برابر شی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! د صوبې خپل محصولات 49 ارب دوئ ورکړی دی، 49 ارب چې په دې رارواں کال کښې به زمونږ د صوبې محصولات چې دی دا به 49 ارب وی جناب سپیکر، زه دې Figure سره اختلاف کوم، په دې رواں کال کښې پکار دا وه چې مونږ ته 34 ارب راغلے وے ځکه چې په تیر بجټ کښې یعنی په دې رواں کال په بجټ کښې مونږه اندازه لګولې وه چې مونږ ته به 34 ارب راځی، نو مونږ ته 21 ارب راغلې، کورونا نه وه، درې میاشتې په هغې کال کښې د کورونا هم راغلې ے رارواں خو ډاکټران دا خبره کوی چې زمونږ به د کورونا سره دوه کاله عمر وی، نو چې مونږ په دې پوهه یو چې زمونږ کورونا عمر دے زما دا خیال دے چې مونږ له په 21 او په 22 او په 23 فګر کښې ګرځیدل پکار دی، مونږ چې د 49 ارب په حواله باندې سکیمونه Reflect کړل، 34 ارب مونږه ورکړې وې او مونږ ته 21 ارب راغلې، کورونا پکښې نه وه او دغه Figure راغلے نو چې اوس کورونا شته دے او زه 49 ارب ورکومه نو دا کوم ذهن منی چې ما ته به 49 ارب راځی؟ لهٰذا بیا به کټ لګی، بیا به ممبران خفه وی، ممبران به خپلو علاقو سره وعده اوکړی، هغوی به د سکیمونو افتتاح اوکړی او بیا به فنډ وی نه، نو جناب سپیکر، زه دپکښې هم غواړم، ګوره فوډ مونږه اورو دا چې دلته لنګر خانې به کهلاویږی، د فوډ په بجټ کښې جناب سپیکر، پکار دا وه چې اضافه شوې وے، یو آنه اضافه چې ده هغه د فوډ په بجټ کښې نه ده شوې، پکار دا وه چې د فوډ په بجټ کښې هم جناب سپیکر، اضافه اوشی، د فارسټ په بجټ کښې جناب سپیکر، کمے راغلے دے، زراعت جناب سپیکر، دا خو جناب سپیکر! د زراعت په بجټ کښې یو ارب او 44 کروړ کمے راغلے دے جناب سپیکر، Road sector کښې هم کمے راغلے دے جناب سپیکر، زه په روډ کښې دا ضرور خبره کوم چې دا د ایم اینډ آر فنډ به وو، په یو روډ باندې یو ارب روپئ اولګیدلې، دوه درې کاله پس به کم از کم پچاس ساټھ

لاکھ روپئ د هغې د ایم اینډ آر د پاره پرتې وې، هغه د یو اربو سکیم چې وو، که لږ ځائے کښې به ترینه ورانے راغے هغه به پرې برابر شولو جناب سپیکر، هغه د اربونو د کروړونو روپو روډونه چې دی د ایم اینډ آر د فنډ د نیشتوالی په وجه باندې په ټوله صوبه کښې هغه د کنډراتو شکل پیش کوی، پکار دا ده چې د ایم اینډ آر فنډ سیوا شی، د ضرورت په بنیاد باندې چې په کومو روډونو باندې په اربونو کروړونو روپئ لګیدلې دی چې د هغې Maintenance او د هغې Rehabilitation جناب سپیکر، په هغې انداز باندې اوشی، زه جناب سپیکر، تاسو اوګورئ معدنیات دا زمونږ د صوبې د آمدن په لویو ذرائع کښې شامله ده، په هغې کښې هم کمے راغلے دے جناب سپیکر، که مونږ ګیس ته اوګورو، زه به د وزیر خزانه صاحب توجه غواړمه چې که وزیر خزانه صاحب په خپل Windup speech کښې دا هاؤس ته اووائی چې دا په کرک کښې چې کوم ګیس دے، مونږ خو ګورو چې د کرک زنانه په احتجاج رااوتلې ځکه چې د کرک ګیس د کرک خلقو ته نه ملاویږی، په دې زه هم پوهه یم او په دې ټول هاؤس پوهه دے جناب سپیکر، که وزیر خزانه صاحب دا اووئیل چې د کرک دا ګیس د پنجاب کومې کومې ضلعې ته اوس اورسیدلو، نو زما خیال دا دے چې دا به د دې هاؤس د پاره ډیره د انفارمیشن خبره وی او دا ډیره ضروری ده، د ګیس او د بجلئ آئین چې مونږ له اختیار راکړے دے، په یو شق کښې د آئین دا وضاحت نشته دے او په ګیس او په بجلئ کښې دا وضاحت موجود دے چې په هغې باندې اولنے حق چې دے دا د هغوی حق دے، د استعمال حق او د رائلټی او د منافعې حق هم چې دے دا د دې صوبې دے او دا د دې خلقو دے نو جناب سپیکر، دا هم ډیره زیاته ضروری خبره ده او دې سره تړلې خبره چې مونږ په بلین ټری سونامی باندې په اربونو روپئ لګوؤ نو زه مثال درکوم، که بونیر ته ګیس لاړلو نو بیا به د بونیر کوم انسان لرګی وهی او په هغې باندې به چائے ډوډی پخوی؟ په ګیس باندې به ئے پخوی جناب سپیکر-----

(وقت ختم ہونے پر گھنٹی بجائی گئی)

<u>جناب سردار حسین</u>: لهذا دا بلین ټری سونامی باندې چې کومې پیسې لګی پکار دا ده چې دا په دغه ضلعو باندې په ګیس اولګی، دا پیسه به هم مونږ ته بچ شی،

جنګلات به هم زمونږ جوړ شی او زمونږ پیداوار دے او زمونږ په استعمال کېښې به جناب سپیکر، دا راځی۔ زه د Merged ضلعو په حواله باندې دلته ممبران صاحبان ناست دی، ښه خبره ده 183 ارب روپئ به ورته ورکیږی، پکار ده چې دا ورته ورشی، مرکز د 100 ارب روپو وعده کړې ده، پکار دا ده چې هغه ورته ملاؤ شی خو د دې هرڅه نه مخکښې چې دا 3G او 4G خو زمونږ په اختیار کښې ده چې زه د صوبې یو حصې له یا یوې ضلعې له یا ضلعو له 3G او 4G ضرورت، زه ورته سهولت نه وایم زه ورته ضرورت وایمه چې دا د نوی وخت ضرورت دے چې مونږ نن 3G او4G هم نه ورکوؤ نو جناب سپیکر، دا به ډیره عجیبه خبره وی۔زه د بلدیاتو په حواله سره جناب سپیکر، ما خو لا د آرډیننس کاپی لیدلې نه ده خو ما اوریدلی دی چې حکومت غواړی چې د بلدیاتو انتخابات دوه کاله نور او نه شی، دا خبره خو هاؤس ته راوړل پکار دی جناب سپیکر، چې دا یو آئینی تقاضا ده چې دا برابر نه وی، زما نه دے خیال جناب سپیکر، چې دا آئینی تقاضا برابر نه وی د دې صوبې سستم هغه شان جناب سپیکر، چلیدلے نه شی، پکار دا ده چې حکومت، (مداخلت) یو منټ صرف اخلم جناب سپیکر، زه به ډیر وخت نه اخلمه، زه په اخره کښې مرکزی حکومت پکار دا ده بلکه زه به دا اوریدل غواړمه چې زمونږ د اپوزیشن نه کوم حکومت ته راځی چې مونږ دې مرکزی حکومت په دې خبره باندې Pressurize کړو، په پی ایس ډی پی زما صوبې له ته سکیم نه ورکوې، د بجلئ خالص منافع چې شپږ زره میګاواټه بجلی مونږه ورکوؤ، دا هغوی خرڅه کړې ده، دغه پیسې خزانې ته راغلې دی او بیا ئے هم زمونږ صوبې ته نه ورکوی، پکار دا ده جناب سپیکر، چې اول خو زه به وزیر خزانه صاحب ته دا خبره کوم چې په دا اوس هم Budget discussion روان دے، د بجلئ خالص منافع د این ایچ پی نه علاوه د اے جی این قاضی فارمولې د لاندې پکار دا دے چې دا په بجټ کښې Reflect شی، مونږ د هغې د پاره آواز پورته کړو، بلدیاتی الیکشن پکار دا دے چې دا حکومت د هغې اعلان اوکړی، په ځائے د دې چې څنګه په تیر وخت کښې سپریم کورټ جناب سپیکر، سپریم کورټ بیا Suo moto واخستو او مونږ مجبوره شو، زه به یو پوائنټ وزیر خزانه

صاحب ته اېږدم، وزير خزانه صاحب، توجه غواړم، تيمور خان، توجه غواړم، تيمور خان۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر صاحب۔

جناب سردار حسین: زه به دا ريکويسټ کوم چې ګوره چې دا د اپوزيشن څومره ممبران دی، څومره چې ممبران دی، پکار دا ده دا خو دې ټول هاؤس ته پته اولګی چې د 923 بجټ مونږ دلته پاس کوؤ، 923 ارب مونږ سره شته دے نه، د نيمې نه سيوا د دې رقم د راتلو امکان هم نشته دے، چې دا هم درته اووايم، نو چې شته هم نه او امکان ئے هم نه ښکاری نو زما خيال دا دے چې بيا دا زياتے چې دے دا مناسب نه دے، پکار دا دے چې د اپوزيشن د ممبرانو د حلقو خيال اوساتلے شی۔ Merged ضلعو په حواله باندې دلته ممبران ناست دی، زه چې کومه خبره کول غواړم، دا ې On the record وی چې زه نه پوهيږم چې د Merged ضلعو دا پيسه ځی چرته؟ دا خو Merged ضلعو ته نه ځی، د Merged ضلعو ممبران دې مهربانی اوکړی د تير کال Total releases د رااوباسی چې دا په کومه پرناله باندې روان دی؟ دا خبره ډيره د تشويش ده جناب سپيکر، پکار دا ده چې دا منتخب ممبران دی، دا که د هرې پارټئ دی، که اے اين پی له نه ورکوی بل له نه ورکوی، دا هم زياتے کوی خو دا د پی ټی آئی چې کوم ممبران دی، پکار دا ده چې دوئ On board واغستے شی، هلته د خلقو د دغه مطابق بيا په Merged ضلعو کښې چې تعليمی ادارې تر اوسه پورې د سيکيورټی فورسز په اختيار کښې دی، د هغوی په قبضه کښې دی، کالجونه د هغوی په قبضه دی، سکولونه د هغوی په قبضه دی، سيکورټی فورسز چې کوم پراته دی، هسپتالونه د هغوی په قبضه کښې دی، نور، جناب سپيکر، پکار دا ده چې حکومت د هغې د پاره هم اعلان اوکړی او هغه سيکورټی فورسز ته اووائی چې هغوی خپل تهانړو ته شی يا خپلو نورو پوسټونو ته شی او هغه ټول ځايونه چې دی جناب سپيکر، چې هغه خلاص کړی او په هغې کښې تعليمی ادارې مخکښې لاړې شی جناب سپيکر، زه Windup کوم، زما طمعه ده چې کوم Commitment اپوزيشن تاسو سره کړے دے مونږ به په هغې Commitment باندې ولاړ يو ان شاءالله که خير وی، چې په کوم ځائے کښې تاسو ته محسوسه شوه چې مونږ د

هغې خپل Commitment نه وروستو شوی یو، بې شکه کمیټی جوړه ده، تاسو مونږ ته وئیلے شئ خو دا به درته ریکویسټ کوم چې صوبه As a whole په مجموعی توګه باندې مالی بحران کښې ده، د دې مالی بحران په وجه باندې دا قتل چې دے دا د صوبې په حق کښې نه دے، پکار دا ده چې مونږه اپوزیشن او حکومت په جمع په شریکه د دې صوبې د حق د پاره اولګو، دا نهنیم سوه اربه روپئ زمونږ اوس قرضه جوړیږی نهنیم سوه اربه روپئ ټوټل او بقایاجات او دا Arrears او دا این ایچ پی او د اے جی این قاضی فارمولې مطابق چې مونږ دې له جنګ اوکړو چې صوبې له دا خپل اماؤنټ راوړو نو بیا به دلته په خپل تقسیم باندې به که اختلاف رائحی که هر څه رائحی، هغه به کوؤ خو دا کار ډیر ضروری دے او زما به دا ضرور تجویز وی چې په دېکښې دې حکومت خپل پهل اوکړی چې دغه جرګه مونږه جوړه کړو او دا د صوبې چې کوم بقایاجات دی چې دا صوبې ته ملاؤ شی۔ ډیره زیاته مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب جمشید خان صاحب، جناب محمد نعیم صاحب، Absent۔ جناب سردار خان صاحب۔

<u>جناب سردار خان</u>: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ جناب، مالی سال 2020-21 بجټ معزز فنانس منسټر پیش کړو، د هغوی ډیره زیاته شکریه ادا کومه۔ په بجټ کښې ئے د صحت کارډ د پاره د عوامو له د ریلیف ورکول، د هغې بار بار شکریه ادا کومه۔ جناب سپیکر صاحب! سرکاری ملازمین چې دی د خیبر پختونخوا هغه بالکل مایوسه دی، بابک صاحب په هغې باندې خبره اوکړله، زه خو حیران یمه چې یو طرف ته کورونا ده بل طرف ته په پمپونو کښې د پټرولو د پاره خلق په لائنونو کښې روان دے په انتظار دے ولاړے، بل طرف ته که دا سرکاری ملازمین دے، روډ ته راوځی یا خپلې دفترې بند کړی نو دا مشکلات او هم کورونا وباء بیماری، دا یو ځائے نه چلیږی، نو زه درخواست کومه چې په دې بجټ د نظر ثانی اوشی او کم از کم هغوی له د څه لږې ډیرې پیسې هغوی ته کیږدی چې دا تنخواه د هغوی بڑهاؤ شی۔ جناب سپیکر صاحب، د پولیس ډیپارټمنټ چې د کورونا وباء کښې کومه کارکردګی ده، په هر مشکل ګهړئ کښې پولیس مخامخ وی، په احتجاج کښې په هور لګیدو کښې په تشدد کښې

هغه پولیس چې دے هغه مخامخ وی او هغه چوبیس گهنټې حاضر سروس دے ، دا هغوی د پاره پکار وه چې هغه پولیس د پاره اضافی یو تنخواه ورکړے وے چې کم از کم د هغوی ماسک، د هغوی د تحفظ د پاره هم څه بندوبست شوے وے نو ډیره مهربانی به وه۔ زما په حلقه کښې په پی کے 3 سوات کښې په دې موجوده بجټ کښې یوه فقره راغلې ده د روډز په باره کښې، د وزیر اعلیٰ شکریه ادا کومه، د فنانس منسټر، خو افسوس دے چې انصاف دې اوشی، زما حلقه کښې په 2019-20بجټ کښې یوه روپۍ د اے ډی پی کتاب کښې نه وه، نو ماله هغه علاقې له ترقی ډیله پکار وه په دې بجټ کښې، خو تاسو نه انصاف غواړو چې په دغه کښې د آبنوشی سکیمونو د ترقۍ په مد کښې ډیر زیات ضرورتونه دی، نو زه دا ایوان کښې خپل آواز دې ورونړو ته اوچتومه د دوئ په واسطه باندې چې د ټورازم مد کښې مونږ له سرکونه راکړی چې ریاست سوات د ورځو، مالم جبه، میاں دم، دا د ټورازم حلقې وې، کالام وروستو د فضل حق په وخت کښې هغه وخت کښې پرانسته شوې ده خو دغه علاقې چې دی دا خو کاروبار نشته او په هغې کښې د ټورازم په مد کښې هغه روډونه چې دی هغه Processشوی دی کاغذی طور خو چې په هغې عمل اوشی او کم از کم پرې باندې په دې موجوده سال کښې هغه شامل شی۔ زمونږه جی خوازه خیله او مټه علاقه کښې د هیلتھ د پاره فنانس منسټر صاحب پیسې ایښودې دی خو مټه خوازه خیله کښې بلډ بینک نشته او د کورونا په باره کښې یا نورو مشکلاتو کښې، د ډلیوری په کیسز کښې دا هغې وینه لړی، هغه وینه له مونږ راځو مینگوره ته، مینگوره کښې رش ډیر زیات دے ، د گاډو فاصله لرې ده نو چې په مټه خوازه خیله کښې د بلډ بینک بندوبست اوشی، افسوس په دې خبره باندې مونږه کوؤ چې زمونږه ډیره غریبه صوبه ده، مسئلې ډیرې دی، وسائل کم دی، ترقی به هله مونږه کوؤ، بابک صاحب اووئیل چې د څو کالو راهسې مونږه د بجلۍ په مد کښې چې کومه رائیلټی زمونږه پورې ده، هغه رائیلټئی کښې کم ازکم مرکزی حکومت له پکار دی چې په هغې کښې مونږ له پیسې راکړی، فنډنگ اوکړی او دا زمونږه صوبه پرې ترقی اوکړی۔ زمونږ سره فاټا هم ضم شوې ده، ډیره وسیع او پهاړی علاقه ده، د صوبې ترقی چې ده هغه هم په دې کیږی چې زمونږ سره مرکز مکمل کمک

اوکړی۔ والسلام، ستاسو د ټولو شکریه ادا کومه او ان شا ءالله امید به ساتمه چې کومه د ترقئ سکیمونه ئے اے ډی پی کښې ورکړی دی، فوری طور باندې چې دا ډیپارټمنټ کارروائی اوکړی، داسې نه چې د تیر کال په شان بیا هغه پیسې واپس شی۔ والسلام۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، جناب وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره شکریه جناب سپیکر صاحب، چې تاسو ماله د بحث موقع راکړه۔ زمونږه پارلیمانی لیډر صاحب چې دے، تقریباً هغه کوم پوائنټس چې وو هغه ټول Raise کړی دی، څه داسې پوائنټ پکښې نه دے پاتے چې په هغې باندې بحث اوکړو خو جمهوری روایاتو کښې همیشه چې کله بجټ پیش کیږی نو حکومتی اراکین د هغې دفاع کوی او اپوزیشن په هغې کښې خامیانې رااوباسی او د هغه خامیانو اظهار کوی، د دې د پاره نه چې تنقید برائے تنقید خو دې د پاره چې حکومتی ارکان هغې طرف ته سوچ اوکړی او هغه کومې خامیانې چې دی د هغې د لرې کیدو کوشش اوکړی۔ جناب سپیکر صاحب، د کورونا وائرس په وجه باندې حالات هم غیر معمولی دی او دا بجټ هم غیر معمولی دے خو په افسوس سره خبره کوم چې لکه کومه منصوبه چې ده نو په هغې کښې د کمی فقدان دے، ما څه تجاویز لیکلی دی، هغه ډیر اوږده دی، زه ستاسو د چیئر په توسط به ان شا ءالله هغه فنانس منسټر صاحب ته او چیف منسټر صاحب ته اوکړم، امید دے چې دوئ په هغې باندې همدردانه غور په هغې باندې اوکړی او چې کوم د شاملیدو وی، هغه خبره، د دوئ د اکثریت په بنیاد نه چې یره د دوئ اکثریت سیوا دے چې هغې باندې به هغه Regret کیږی خو په دې وجه باندې چې هغه تجاویز د عوامو د مفادو د پاره دی۔ جناب سپیکر صاحب، موجوده حالاتو ته چې اوګورو نو که حکومت غواړی چې بجټ او صحت او تعلیم له ورکړی نو زما نه دے خیال، څنګه چې زمونږه پارلیمانی لیډر صاحب خبره اوکړه، دا ټول اپوزیشن به ورسره غیر مشروط حمایت کوی او کړے ئے دے او کوی ان شاءالله خو دوئ له هم پکار ده، د یو لاس نه پړق نه خیژی، پرون زمونږه هغه یو منسټر صاحب لږ غوندې جذباتی تقریر اوکړو نو دلته چې کله څوک راغلی دی نو هغه جذباتو له نه دی راغلی، د حلقې د مسائلو بیانولو د

پاره او بیانولو د پاره او د هغې د حل کولو د پاره راغلی دی چې د خپلې حلقې مسائل مونږه دلته کښې بیان کړو، دې هاؤس کښې، او حکومت هغې باندې غور اوکړی او هغه مسائل زمونږه حل کړی۔ زه ډیر په افسوس سره خبره کوم جناب سپیکر صاحب، زمونږه همیشه زمونږه مشرانو زمونږ اپوزیشن دا تاثر ورکړے دے چې مونږه حکومتی بینچز سره سپورټ ورکوؤ، هر قسم تعاون ورسره کوؤ خو د حکومتی بینچز د طرفه تقریباً داسې څه تاثر نه دے راغلے، که په مستقبل کښې به دا امید ساتم ان شاء اللہ، دا کوم کمټمنټ چې شوے دے د دې په رڼړا کښې به ټول یو شان Deal کیږی، که هغه اپوزیشن وی او که هغه ټریژری بینچ دے، یو ریکویسټ مې دے جناب سپیکر، فنانس منسټر صاحب ته چې دا صوبائی اے ډی پی زمونږه چې ده، Annual Development Plan، دا دا august forum پاس کوی نو چې څنګه اختیار، وزیر اعلیٰ صاحب خو وئیلی وو Floor of the House چې د اپوزیشن چې هر ایم پی اے به په خپله حلقه کښې وزیر اعلیٰ وی خو ډیر په معذرت سره دا خبره کوم چې ټریژری بینچ سره خو دا خبره کیږی خو د اپوزیشن بینچز سره دا نه کیږی، د اپوزیشن بینچز سره دا کار کیږی چې یا ایم این اے صاحب یا سینیټر صاحب یا د هغوی غیر منتخب نمائندګان په حلقو کښې ګرځی او د سکیمونو Look afterکوی او سکیمونو ته ګوری (تالیاں) نو زما به دا خواست وی چې مهربانی د اوکړی او دا پریکټس د ختم شی۔ دلته کښې چې اپوزیشن راغلے دے دا پرې قوم اعتماد کړے دے او چې دلته راغلو نو ټول دلته کښې په دې هاؤس کښې که چا یو ووټ اغستے دے او که چا په یو لاکھ ووټ ګټلې ده، ټول یو شان په دې هاؤس کښې برابر دی، ټول یو شان حقوق دی جناب سپیکر صاحب، دا دوه خبرې د دې بجټ نه بهر دی، دا کورونا وباء چې کومه ده، یره په ډیر معذرت سره خبره کوم، مشران دې په ځان نه ګرموی، ټریژری بینچز والا، د دې وباء باندې زمونږه د عوامو د قوم عدم اعتماد دے، (تالیاں) وجه څه ده؟ چې زمونږه د پرائم منسټر صاحب هغه کوم سپیچز چې تاسو راواخلئ، کومو ورځو نه چې دا وباء راغلې ده، په هغې کښې تسلسل نشته، همیشه هغه یوه خبره نن یو شان کړې ده او بله خبره ئے بل شان کړې ده، پکار دا ده تاسو Custodian of the House

یئ، تاسو په دې چیئر ناست یئی جناب سپیکر صاحب، تاسو چې هره خبره کوئ ستاسو Followers به هغه خبره Follow کوی خو چې داسې غیر سنجیده خبرې راځی او غیر سنجیده وزیران صاحبان خبرې کوی نو په عوامو کښې د دې فقدان دے نو په دې وجه باندې دا کورونا وباء چې کوم دا Crisis چې کوم سیوا شو او سیوا کیږی نو زما په خیال دا د عوامو عدم اعتماد دے، نو پکار ده چې مونږه دا عدم اعتماد بحال کړو، د عوامو دا اعتماد بحال کړو۔ جناب سپیکر صاحب، د دغه خبره کوم جی، زمونږه ډاکټران، پیرا میډکس او نرسز چې دی، ورسره زمونږ پولیس، دا ټول چې دی دا نن زمونږ فرنټ لائن سولجرز دی جی او خاص کر په هیلتھ کښې، نو پکار دا ده چې هغوی ته مونږه چې د هغوی څه ضرورتونه وی چې هغه پورا کړو او هغوی چې کوم ضرورتونه دی، هغه په هنګامی بنیادونو باندې پورا کړو۔ زه به یو خبره اوکړم جی، اجازت به درنه یو دوه منټه سیوا غواړم، زمونږه فنانس منسټر صاحب ته چې په ضمنی بجټ کښې ټولو ادارو ته، هرې ادارې ته تقریباً ګرانټ ملاؤ شوے دے Extra خو دا کورونا وائرس راغلے دے. دا درې میاشتې اوشوې، په دې کښې هیلتھ ډیپارټمنټ ته ایکسټرا پیسې نه دی ورکړې شوی نو آیا هیلتھ ډیپارټمنټ دومره مضبوط دے چې د هغوی سره دومره پیسې دی چې صوبې ورله نه دی ورکړی که څه وجه کیدے شی چې یو طرف ته وباء ده نو پکار ده چې مونږه د هغوی سره مرسته اوکړو او زمونږ د کورونا وائرس یو سولجر ډاکټر صاحب چې وو، هغه شهید شوے وو د د دې وباء د لاسه او بټګرام ته تلو او په لاره کښې سیکورټی فورسز د هغوی هغه جسد خاکی ایساره کړې وه، نو زما دا خواست دے جناب سپیکر صاحب، چې د دې دې پورا انکوائری اوشی او آئنده د پاره دې دا کار نشی کیدے۔ زه په اخر کښې د وزیر اعلیٰ صاحب مشکور یم چې هغوی زما حلقې له سکیمونه هم ورکړی دی اور ورکوی ورله هم، خو زه دا سوال کوم چې کوم سکیمونه دی، که هلته کښې زمونږ یو روډ دے، بریج دے، کانجو هغه روډ همیشه بلاک وی جی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وقار خان، Windup کړئ جی، ټائم۔

جناب وقار احمد خان: بس کومه جی، هغه همیشه بند وی، تراوسه هغه په اے ډی پی کښې Reflect شوے دے، اے ډی پی کښې راغلے دے د دوه کالو نه خو تراوسه پورې په هغې کار شروع نه شو۔ انجینئر نگ یونیورسټی ده زما په حلقه کښې، ډیرې مسئلې دی، خاصکر ایجوکیشن منسټر زمونږ چې ناست دے جی، دا یو خبره کوم بیا بس کومه، خبرې ډیرې دی، ایجوکیشن کښې اووه اته کاله اوشو چې دوئ ورله فنډ ورکوی خو تراوسه پورې زما حلقه کښې یو ډگری کالج دے جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر:: Windup کړئ جی، ډیر زیات اوږد لسټ، ټول ممبران به خبرې کول غواړی۔

جناب وقار احمد خان: او هغوی ته هغه سهولتونه نه دی میسر، زما تحصیل کبل چې دے، حلقه چې ده، شپږ لکهه۔۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر: شکریه، Thank you, ji. محترمه ثوبیه شاهد صاحبه، محترمه ثوبیه شاهد صاحبه۔

محترمه ثوبیه شاهد: تهینک یو جناب سپیکر صاحب۔ زه به نن د خپل تقریر آغاز کوم د لفظ خواتین نه، ځکه چې زمونږه منسټر صاحب چې کوم تقریر د بجټ کړے دے په هغې کښې د خواتین د سره لفظ نوم نشته، نه پکښې هغه خواتین چې کوم 53% په دې ملک کښې د هغوی آبادی ده او ووټونه ئے دی او خاصکر د پی ټی آئی په دهرنا کښې د پی ټی آئی په ووټرانو کښې د ټولو نه مخکښې دی، ځکه چې کوم Young کسانو ورله ووټ ورکړے دے او خواتین ورله ووټ ورکړے دے، زما په خیال چا عقلمندو به ورله ووټ نه وی ورکړے، نو د هغوی د وجې نه هغوی ته دا صله ملاؤ شوه چې په بجټ کښې د خواتین لفظ هم نشته، مونږ د خواتین په لفظ راغلی یو دلته چې دا کوم Reserved seats باندې یو چې مونږ د خواتین د پاره څه اوکړو خو د Last اووه کالو نه مونږ د دلته په دې سیټونو کښې صرف د سپیکر صاحب او د سینیټرانو او د وزیر اعلیٰ د ووټ اچولو کښې برابر وی زمونږه، په هغه ورځ زمونږه حیثیت وی، د هغې نه پس زمونږه د دې ښځو هیڅ حیثیت نشته، گنی دا ورته وائی چې آئنده مو نه راولو، په سترگو ورته گورو، Even چې زمونږه کمی د گورنمنټ ایم پی ایز دی، هغوی د خپل حقوق د پاره هم

څه نشی وئیلے ځکه چې تر اوسه پورې ورته نه څه منسټری ملاؤ ده، نه ورته څه پاور ملاؤ دے، نه ورته څه مشیری ملاؤ شوې ده، هیڅ ئے ورله نه دی ورکړی او په ووټ او په دهرنا کښې او په هر څه کښې دا ښځې مخکښې مخکښې دی او نن زمونږ د دغه زنانؤ د چپ پاتې کیدو د وجې نه نن زمونږه منسټر صاحب ښځې د بجټ نه هم اوویستې، زه خو د منسټر صاحب ډیره شکر گزاره یمه (تالیاں) ځکه چې یو واقعه راسره شوې وه او د هغه یو میټنگ له زه تلی وومه او چې کوم عزت ئے راکړے وو، هغه به درته زه په خپل سپیچ کښې بیا به هم وایم، بیا به هم وایم، چې تر څو پورې زه هم ژوندئ یم او منسټر صاحب هم ژوندے وی نو دا به راته یاد وی، چې کوم عزت ئے راته راکړے وو په خپل آفس کښې، شپږنیمې بجې ئے راغوښتې ووم، سره د یو اسمبلی کوئسچن او یو د منرل والا کسان وو، نو په هغه وخت کښې ما ته پته لگیدلې وه خو بیا هم ما د یو منسټر د عزت خیال ساتلے وو چې د دې عوام او د دې آفیسرز په مخکښې زمونږ دا منسټر بې عزته نشی گنی ما جواب په هغه ځائے باندې هم ورکولے شو، خیر شارټ کټ، په هغې بیا عمر ډیر دے، ما او دوئ به پرې خبرے کوؤ خو نن به زه په بجټ خبرې کوم،چې مونږ دلته راغلی یو د ښځو د حقوق د پاره خو اوسه پورې زمونږ دې ښځو له هیڅ حقوق ورنکړے شو خو د ښځو د حقوق به څه وایو، تاسو خو سرکاری ملازمین لا دا دویم ځل دے چې د هغوی تنخوا گانو کښې هم دس پرسنټ به زیاتیدو هغه تاسو زیات نه کړو، نن سبا چې چا نه هم تپوس کوی چې بجټ څنگه دے نو ټول سرکاری ملازمین وائی چې مونږ ته خو پکښې هیڅ Interestنشته، زمونږ د پاره وائی نه دے ځکه چې دا غریبانان ډیوټی سحر اته نهه بجې راځی او د شپې د نهه بجو پورې کوی، په ټائم باندې اودریږی بیا د مشینانو په شان راځی او دلته کښینی او تنخواه، گرانی پی ټی آئی راوستلو، ډالر ئے لاندې کړو، دچینو بحران ئے راوستلو ،د آټے بحران ئے راوستلو، په ټول ملک کښې هر څه په بلیک باندې خرڅیږی خو دچا هم تنخواه زیاته نه شوه، نو د دغه خلقو به څه کیږی؟ دوئ خو نه کاروبارونه کولے شی نه غلاگانې کولے شی ځکه چې ستاسو د حکومت د چلیدو نه ورته ټائم هم نه ملاویږی چې دوئ څه بل څه اوکړی۔ خپل زمونږ د اسمبلئ هم اول دا ایمپلائز اوگورئ چې دوئ کله نه په

اسمبلئ کښې ناست دی، په Covid-19 ټول خلق درې میاشتې وو خو دوئ غریبانان بیا هم په دې اسمبلئ کښې ناست دی بجټ درله تیارولو، دا هر څه ئے کول، مونږ د دې ملازمین د پاره اووایو که بیا مونږ دایجوکیشن طرف ته جناب سپیکر صاحب، لاړ شو څو ورځې مخکښې زمونږه اسمبلی نه هم وه خو هغه ملازمین دایجوکیشن چې کوم دے پرائیویټ سکولونو کښې دی او هغه ډیړه لاکه ملازمین دی، هغه ډیړه لاکه ملازمین چې کوم دی هغه په دې روډ باندې ولاړ وو او هغوی سره هیڅ هم نشته د بجټ، په بجټ، په دې بجټ کښې او دا په اے ډی پی کښې په دې بجټ کښې د هغې ملازمین د پاره هیڅ نه دی پریښودی، زمونږ پرائم منسټر روزانه وائی چې ماته د دې غریبو خلقو ډیر فکر دے خو تاسو د دیهاړی مار د پاره په بجټ کښې څه ایښودی دی، تاسو د دغې غریبانو استاذانو د پاره چې هغه کوم سکولونو فیسونه ماشومان نه ورکوئ او هغوی کور کښې ناست دی، د هغوی د پاره، باعزته خلق دی، په لس زره او پنځه زره روپئ په پرائیویټ وړو وړو سکولونو کښې نوکریانې کوی خو هغوی تنخواګانې نه ورکوئ او د هغوی ډیر په بد حالات دی او دلته راځی او زمونږ د دې پل لاندې ناست دی او دهرنا ورکوی تاسو ته خو څوک نه په دې غوږ اوری نه په دې غوږ اوری او بیا ستړی شی غریبان او بیا لاړ شی جناب سپیکر صاحب، زمونږ په صوبه کښې چې څه روان دی هغه خو نن فواد چودهری چې کوم خپل سټیټمنټ پرون ورکړے دے ، وائس آف امریکه ته چې کومه انټرویو ورکړې ده، هغوی کلیئر کړه، هغه به زه څه اووایمه، بابک صاحب به څه اووائی، بل به څه اووائی، هغه پخپله اووئیل چې زمونږه حکومت او نه چلیدو، مونږ، پی ټی آئی ناکامه شوه، فواد چودهری پخپله باندې اووئیل چې داسې خو خپله په کرسئ باندې جهګړا ده، کله اسد عمر د کرسئ نه کوزوئ او بیا جهانګیرترین راولئ، بیا جهانګیر ترین اسد عمر Last Government هم په دې باندې تیر شو او اوس هم په دې تیر شو، دې ځل له هم تاسو اوګورئ، تاسو زمونږ عاطف خان، شهرام خان چې کوم په مخکښې مخکښې وو، هغوی ستاسو په بجټ کښې نه دی ناست، چې پکښې ذکر او نکړو، ولې نه دی ناست، ولې په دې بجټ کښې حصه نه ده، ستاسو فروغ نسیم چې کوم دے هغه اوګورئ نن چې دے وکیل جوړیږی د

حکومت د طرف نه او استعفیٰ ورکوی، دا کومې ډرامې مو روانې کړې دی د پی ټی آئی، عمران خان بیا کیږدی چې زما په لاس کښې هیڅ هم نشته، وائی زما په لاس کښې هیڅ هم نشته، دا وائی دا صوبې کوی، نو دا صوبې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: په بجټ، په بجټ خبرې اوکړئ جی، میډم، میډم، په بجټ خبره اوکړئ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، لږ پریږدوه، زما خو یادیږی، هغه مراد سعید وائی چې دوسرے دن ایک ارب اس کے منہ پہ ماریں گے، دوسرا ارب دوسرے کے منہ پہ ماریں گے _ اوبیا ئے څه اووئیل چې هغه بله ورځ ئے د ایدهی نه، وزیراعظم د ایدهی نه هم چنده واغستله، دا ستاسو کومه ډرامه ده د دې ملک سره او دا ملک په کوم طرف ستاسو روان دے؟ دې ایدهی ته هم تاسو کښیناستئ چې هغوی ته ټول عمر خلق پیسې ورکوی، تاسو د ایدهی نه هم چندې واغستې، زمونږ د ځان د پاره تاسو خپلو کرسو د پاره چې کوم دے د خپلو کرسو د پاره لاسټ ټائم هم په منسټرانو Change دے او اوس ئے بیا ورکړی دی چې پینځه میاشتې پس (شور) خبرې واورئ جی، خبرې واورئ جی، پینځه میاشتې-----

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order, House in order, Abdul Salam Sahib, House in order.

محترمہ ثوبیہ شاہد: پینځه میاشتې ئے بیا ورکړې دی (شور) جناب سپیکر صاحب، لږه حوصله اوساتئ، په دې چغو باندې حکومت نه چلیږی، حوصله اوساتئ په چغو باندې حکومت نه چلیږی، حقوق ورکړئ (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب، عبدالسلام صاحب، House in order ، کښینئ، تاسو کښینئ جی۔ عبدالسلام صاحب، پریږدئ، (شور) عبدالسلام صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: د یهودیانو، لږه حوصله اوساتئ جناب سپیکر صاحب، حوصله اوساتئ، ورته اوواییٔ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالسلام صاحب، تاسو کښینئ، عبدالسلام صاحب، کښینئ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: عبدالسلام صاحب وائی چې د عاطف خان کرسئ به راته ملاؤ شی نو ځکه داسې تیز تیز په ګروپونو کښې ځی، (شور) خو دا ورته نه ملاویږی۔ (تالیاں) عبدالسلام صاحب د عاطف خان کرسئ ته ناست دے، د پی ټی آئی، د پی ټی آئی ګورنمنټ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، ستاسو ټائم، میډم، ستاسو ټائمOver شو، Thank you Thank you ji, thank you.، شو Over ستاسو ټائم Madam, thank you. محمود احمد بټنی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، مجھے ایک دومنٹ دے دیں۔

جناب محمود احمد خان: ورئے کړه، دا درنه نارضا کیږی اوس سپیکرصاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، ماحول خرابیږی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں صرف ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب محمود احمد خان: خه او دې کړی، او دې کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه تمام ممبران ته دا ریکویسټ کومه جی چې څنګه دا دوه ورځې، څنګه دوه ورځې په آرام تیرې شوې ښه ډیبیټ ټولو خلقو اوکړو، ټولو واوریدو تسلئ سره نو مهربانی اوکړئ هم دغه رنګې څنګه، زه د اپوزیشن شکریه اد کومه ،د اپوزیشن شکریه اداکومه چې ډیر ښه طریقه سره هغوی بجټ سیشن کښې حصه واغسته، دغه رنګې تاسو هم ټول Budget speeches واورئ، فنانس منسټر صاحب ناست دے، نور منسټران ناست دی، هغوی به جواب ورکوی، Kindly یو بل برداشت کړئ او خبرې واورئ جی، د ټولو تهینک یو۔ بټنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکرصاحب، چې تا سو مونږ ته موقع راکړه د بجټ، اول خو مونږ میاں جمشید کاکا خیل چې کوم وفات شوے دے او دا څومره ملګری او څوک بیماران دی، خدائے تعالیٰ دې هغوی اوبخښی او چې کوم بیماران دی هغوی ته دې خدائے صحت ورکړی او منسټر صاحب توجه خالی غواړو سپیکر صاحب، په بجټ باندې ډیرې خبرې اوشوې که ثناءاللہ ذاتی

منسٹر صاحب ذاتی فارغ کړی دا فائل، ثناءاللّٰه خپل سیټ ته راشی او کښینی، دوه درې منته خالی خبرې کول غواړو، پینځه منته چې کوم تاسو ټائم راکړے دے۔ سپیکرصاحب، زه د هیلتهه په باره کښې خبرې کول غواړم چې تیره ارب روپۍ دوئ وائی چې مونږ ته به راکوی چې هغه عالمی بینک په مختلف منصوبو کښې، زه د ټانک خپل یو ډی ایچ کیو هاسپټل دے، C Category دے جناب سپیکر صاحب، او زما ډسټرکټ ځلورلکهه آبادی ده او هغې سره ایف آر هم منسلک دے او ساؤتهه وزیرستان ایجنسی هم ورسره ده او چې کوم هم مریض رادرومی، دغه هاسپټل ته رادرومی او یو سهولت پکښې نشته جناب سپیکرصاحب، ډیر افسوس سره خبره کوؤ، منسٹر صاحب ته مونږ دا ریکویسټ کوؤ، تجویز ورکوؤ چې تاسو چې دا کوم 13 ارب روپۍ ایښی دی چې دا مونږ به سهولت ورکوؤ، Facilities به ورکوؤ، جناب سپیکر صاحب، ډاکټران پکښې نشته 45 / 46نرسز پوسټونه سینکشن دی، 15 پکښې موجود دی، دغسې ډاکټرز نشته، فیمیل، لیډی ډاکټر نشته، منسٹر صاحب ته مونږ دا ریکویسټ کوؤ، د هیلتهه منسٹر صاحب ته چې کم ازکم تاسو چې دا کومه ایمرجنسی ده، چې دا کومې پیسې په دې کښې، دغه واحد یو ډسټرکټ دے یو هاسپټل دے C Category دے که تاسو B ته واړلو چې دې کښې ایم آر آئی راشی ستی سکین، دا د انسان، د هر انسان ضرورت دے او په دغه وباء کښې هغه Quarantine center declare شوے دے، چې کوم مریض راځی هغه هم په تکلیف وی او چې بهر نه مریض راځی هغه هم په تکلیف وی، چې اندر وی هغه هم په تکلیف وی، مونږ د فنانس منسٹر ته او هیلتهه منسٹر ته دا خواست کوؤ، که تاسو مهربانی اوکړه په دغه زمونږ ټانک هاسپټل کښې چې دا کوم Facility نشته په دې کښې تاسو توجه ورکړئ۔ ورسره ورسره په شاته بجټ کښې په 30 کروړ روپۍ Lease Development کښې هغه شپږ ډسټرکٹس په هغې کښې موجود وو، هغې کښې زما ډسټرکټ ټانک وو، ما د هغه هلته هم شکریه ادا کړې وه او د اوبو د پاره تر اوسه پورې یو کال اوشو جناب سپیکر صاحب، هغه ایس او پیز او کوم ګائیډ لائنز وو هغه جوړ شو، دا مهربانی مونږ سره اوکړه، خاصکر د ستی هغه د پاره وزیراعلیٰ محمود خان صاحب ډی آئی خان ته راغلے وو اعلان ئے هم کړے وو،

ستي د پاره هغه پیسې ایښودې وې 20 کروړ او څه Rural د پاره تر اوسه پورې هغه کار نه دے شوے ، که مهرباني اوکړی چې شاته بجټ، بل بجټ په کښې راغلو ستاسو به مهرباني وی چې دا د کوم خلقو د اوبو مسئله د ،ه یو د صحت مسئله ده یو د اوبو مسئله ده جناب سپیکر، زمونږ په ډسټرکټ کښې تر اوسه پورې هغه چند چې کوم Drinking water دے هغه تالابونو نه اوبه رادرومی دې ستي ون ته او ستي ټو ته او اوس خلق دومره ایډوانس دی چې څوک دلته Nestle دی څوک څه شے دی، دوئ هغه کچه تالاب اوبه څښنکی په دغه اکیسویں صدئ کښې جناب سپیکر صاحب، سړی ته افسوس ورځی، مونږ به دلته دا خبره څکه کوؤ چې اقتدار ستاسوپه لاس کښې دے ، ستاسو حکومت دے ، چې تاسو ته به مونږ وایو، مونږ به خپل فریاد کوؤ، مخکښې ستاسو مرضی که زیاتے کوئ اوکه انصاف کوئ۔ ورسره ورسره جناب سپیکر، دغسې د ستي روډ باندې په 2018 کښې ټینډر شوے دے، Approval شوے دے، تراوسه پورې هغه دومره گردوغبار دے ، منسټر صاحب ته مونږ دعوت ورکوؤ چې را دې شی، یوه روپئ ریلیز نه دے ورته شوے ، درې کاله اوشو سپیکرصاحب، چې مونږ پسې پوسټونه چلیږی چې تاسو پیسې نه راوړئ، پیسې خو د فنانس ډیپارټمنټ کار دے ، ریلیز خو د فنانس ډیپارټمنټ کار دے ، دا خو زمونږ کار نه دے ، مونږخو دا کولے شو چې ریکویسټ کولے شو چې تاسو دا یو سکیم مونږ ته منظور کړئ، مهرباني اوکړئ دا اوکړئ۔ ورسره ورسره جناب سپیکر، زما جتاتر Waran Canal ډیره غټه ایشو ده او دغه Waran Canal سره دغه باندې جتاتر ټول آباد دے ، ټوله علاقه آباده ده جناب سپیکر، هلته کار شوے دے اوبه په نهر کښې راشی، کله یو ځائے مات شی کله بل ځائے مات شی، اپنی مدد ، خپل مدد باندې خلق جوړوی، څو وارې زه چیف سیکرټری صاحب ته هم ورغلم، سیکرټری ایریگیشن ته هم ورغلم چې دا شے تاسو واخلئ، هغه وائی چې مونږ سره نه دے ، دا واپډې جوړ کړے دے ، دا واپډا خو اوس صوبائی حکومت، صوبائی حکومت خو واپډې ته ریکویسټ کولے شی چې کم ازکم دغه خلقو چې دا کومو اوبو، USAID یو پراجیکټ جوړ کړے دے ، کم ازکم د Waran Canal دا مسئله د حل شی۔ ورسره ورسره جناب سپیکر، زمونږ ټانک زام 24 کروړ روپئ میاں محمد نواز شریف

چې کله وزیر اعظم وو، خالی Feasibility شوې وه۔پچیس میگاواټ بجلی جوړوی چې دا ټانک زام جوړشی، گومل زام 17 میگاواټ جوړوی جناب سپیکر، مونږ دا ریکویسټ کوؤ چې وفاق کښې ستاسو حکومت دے، صوبې کښې ستاسو حکومت دے، کم ازکم دا مهربانی خو اوکړئ چې دا ډیم جوړ شی، دې ته Already feasibility جوړه ده، پیسې ورته شته، پیسې ورته ایښی دی، هغه نیشنل گرډ ته که درومی او که هغه ټانک ستی ته ورکوی یاټانک ډسټرکټ ته ورکوی خو مهربانی دې اوکړی سپیکرصاحب، چوبیس کروړ روپۍ Already feasibility هر شے شوے دے، که دوئ مهربانی اوکړی فنانس منسټر او دا مسئله واخلی او ورسره ورسره 1122 ئے په دغه بجټ کښې راکړے وے، مونږ وزیر اعلیٰ صاحب ته ریکویسټ کړے وو، مونږه ئے مشکور یو ځکه چې دا شپږ ضلعې وې چې هغه کښې 1122 سروس نه وو، ورسره ورسره سپورټس سټیډیم دے خو لیکن هغې ته ئے ایک هزار Allocation ایښے دے، داسې نه وی چې دا دس سال منصوبه جوړه شی، بی آر ټی ورنه جوړه شی، مهربانی دې اوکړی چې دوئ کوم چې تاسو یو شے ورته ایښودو چې دا کم ازکم هغه سهولت خو وراورسی جی۔ بل په ټانک جناب سپیکر، په نامه پارک د پاره چې دا کوم تاسو۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بټنی صاحب، Windup کوئ۔

<u>جناب محمود احمد خان</u>: یو منټ کښې خبره ختموؤ سپیکر صاحب، چې کوم ټانک پورا ډسټرکټ دے په نام پکښې پارک نشته، چرته بچیان لاړ شی، فیملی لاړه شی، تاسو چې کوم دا Beautification Fund راکړے دے دا ئے کال اوشو او یوه روپۍ Beautification fund والا Release او نه شو سپیکر صاحب، مونږ دا ریکویسټ کوؤ حکومت ته چې ستاسو اقتدار دے، ستاسو حکومت دے، چې کومه وعده اوکړئ هغه راسره پورا کوئ، چې کوم Commitment اوکړئ هغه راسره پورا کوئ۔ زه په دغه شعر باندې تاسو بار بار گهنتی، اجازت غواړم، د رحمان بابا شعر دے وائی چې:ے هربیگاه وائی سبا له به خله درکړم
دابیگاه به په رحمان کله سبا شی،والسلام

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، بجٹ پہ کل سے ہمارے تمام پارلیمانی لیڈرز نے، تمام ممبران نے بہت سیر حاصل گفتگو کر لی ہے، میں ایک عام فہم انداز میں کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ یہ بجٹ جس کو سب نے کہا کہ غیر حقیقی اور خسارے کا بجٹ ہے، بالکل یہ غیر حقیقی اور خسارے کا بجٹ ہے کیونکہ ہمارے بجٹ کا زیادہ تر انحصار وفاق پہ ہوتا ہے تو جب وفاق سے کچھ ملنے کی امید نہ ہو یا اس کے لئے وہ تگ ودو نہ ہو تو جو گورنمنٹ نے اپنے اہداف رکھے ہیں تو ہمیں مشکل لگتا ہے کہ وہ اہداف پورے ہو پائیں گے۔ سب نے این ایف سی کی بات کی، ہمارا صرف ایک حصہ ہے 57.7، وہ ہمیں ملنا چاہئیے۔ اس کے ساتھ Merged area کے لئے جو ہمارا تین فیصد ڈیمانڈ ہے وہ ہمارا جائز ڈیمانڈ ہے۔ اس طرح نیٹ ہائیڈل پرافٹ پہ بات کی، بابک صاحب نے بہت تفصیل سے بات کی، اس کے لئے پچھلی حکومتیں یکجا ہو کے پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرے کر چکی ہیں اور اب بھی سب کا تعاون آپ کے ساتھ حاصل ہے لیکن کم از کم اگر آپ احتجاج کی راہ نہیں چاہتے تو سی سی آئی جو کونسل آف کامن انٹرسٹ ہے، جو ایک آئینی کونسل ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آئین میں ہے کہ اس کی Quarterly meetings ہونی چاہئیں جو کہ نہیں ہوتیں اور یہ ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ یہ Quarterly meetings ہونی چاہئیں کیونکہ ہمارے صوبے اور وفاق کے درمیان بہت سے ایسے معاملات ہیں، ہمارا چشمہ رائٹ کینال ہے، نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، تمباکو ہے، آئل ہے، پاور پراجیکٹس ہیں، اسی طرح ریلوے کی اراضی کے معاملات ہیں، یہ تمام مسائل وہاں پہ Highlight ہونے چاہئیں اور چیف ایگزیکٹیو محمود خان صاحب اس کا ممبر ہے اور ہم اس کو اپنے صوبے کا وکیل مانتے ہیں کہ ہمارے صوبے کی وکالت وہاں پر جا کے اچھے انداز سے کریں اور یہ صوبے کے مسائل حل کریں اور وسائل لے کے آئیں، جب وسائل ہونگے تو مسائل حل ہونگے۔ ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے مسائل زیادہ ہیں لیکن اس کے لئے وسائل کی تگ ودو کرنی چاہیئے۔ Covid-19 کے لئے گورنمنٹ نے جو فنڈ مختص کیا ہے 24 ارب روپے، وہ اس سے زیادہ بھی اگر ہوتے تو ہمیں اعتراض نہ ہوتا کیونکہ ساری دنیا اس وباء، جو وباء آئی ہے سب اس سے پریشان ہیں لیکن میں گورنمنٹ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ گورنمنٹ خود کہتی ہے کہ ہمارے ہاسپیٹلز میں Beds کی جگہ نہیں ہے اور Ventilators نہیں ہیں تو کیا گورنمنٹ کی کیا Planning ہے کہ یہ گورنمنٹ ہاسپیٹلز میں کیسے مزید Beds لگائیں گے یا Ventilators کیسے وہاں پر Install کرینگے یا انکا کیا منصوبہ ہے یا کچھ

مخصوص ہاسپیٹلز کے لئے انکاارادہ ہے کہ مخصوص ہاسپیٹلز ہوں جہاں پہ انکا علاج ہو؟ کیونکہ باقی جو مریض بھی پریشان ہیں، اوپی ڈی بند ہے، باقی جو Life saving، جو بیماریاں ہیں ان کو کافی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔یہاں پر ہماری خواتین ممبران جتنی بھی اٹھیں، ان سب میں ایک ہی مشترک بات تھی کہ اس بجٹ میں خواتین کے لئے کچھ نہیں ہے، تو میں بھی یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس بجٹ میں خواتین کے لئے کچھ نہیں ہے لیکن اس میں ہمارے منسٹر فنانس نے Respond کیا کہ جتنے بھی منصوبے ہیں، سڑکیں ہیں، پانی ہے، سکولز ہیں تو ان سے مرد اور خواتین سب استفادہ حاصل کرتے ہیں، میں سو فیصد ان سے اتفاق کرتی ہوں کہ اس سے ہم سب مستفید ہوتے ہیں لیکن خواتین کے کچھ مخصوص مسائل بھی ہیں جو کہ حل طلب ہیں جن کی طرف ان کا دھیان شاید نہیں ہے، یہ تو Gender equality کی بات کرتے ہیں لیکن اس ایوان میں ہمیں Equality کہیں سے بھی نظر نہیں آتی ہے، پی ٹی آئی کی 101 یا 100 ممبران ہیں، ان میں 31 منسٹرز اور ایڈوائزرز ہیں ماشاء اللہ سے، لیکن ایک بھی خاتون رکن ہمیں اس کیبنٹ میں نظر نہیں آتی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، Windup کریں۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> تو یہ کیسی Gender equality ہے کہ یہاں پہ اگر کل منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ پارلیمنٹ کے ممبران ہمارے پاس عورتوں کے مسائل لیکر نہیں آئے، اگر اس کیبنٹ میں کوئی عورت ہوتی تو شاید ہمیں یہ ضرورت نہ پڑتی کہ ہم ان کے آفس جاتے لیکن خواتین کے ساتھ صحت کے بہت سارے مسائل ہیں، ایجوکیشن میں ہیں اور جو Working women ہیں Specially ان کے جو ڈیمانڈ ہیں اور ہم آج۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ Windup کریں جی۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> جناب، ابھی تو پانچ منٹ بھی پورے نہیں ہوئے ہیں، آپ ہمیں دو منٹ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میں گھڑی کو دیکھ رہا ہوں جی، ٹائم میں نوٹ کر رہا ہوں، Windup کریں جی۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> ہماری خواتین کے ڈیمانڈز بھی سن لیں، بجٹ میں کوئی شامل نہیں کیا، ابھی شامل کر لیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ کو سن رہا ہوں، میں سب خواتین کو ٹائم دے رہا ہوں، دیکھیں کوئی خاتون بچیں گی نہیں ان شاء اللہ۔۔۔۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: Working women جو ہیں ہمارے صوبے کی، کیونکہ خواتین جو ٹیچر ز ہیں اور ان کی تعداد، منسٹر بھی چلے گئے ہیں، سننے کے روادار ہی نہیں ہیں، فنانس منسٹر چلے گئے جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ہم فنانس منسٹر سے ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ جتنی بھی Working women ہیں، ان کے لئے Working places پہ Day care center ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ہماری اس سائیڈ کی بہنیں میرے ساتھ ہیں، ہم سب کا ڈیمانڈ ہے کہ Day care center ہونا چاہیئے، ان پہ Double responsibility ہے، گھر کی بھی اور بچوں کی بھی، ان کو یہ سہولت ملنی چاہیئے اور ہم بحیثیت خواتین ممبران کی نمائندہ کی حیثیت سے آپ سے ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ اس بجٹ میں یہ ضرور شامل ہونا چاہیئے کہ ایک تو کیبنٹ میں خاتون رکن کو شامل کرنا چاہیئے اور دوسرا Day care center سب خواتین جتنی بھی ٹیچرز ہیں، ان کے لئے شامل کرنا چاہیئے، ہم نے بھی اپنے لئے سیکرٹریٹ سے یہ ڈیمانڈ کیا اور آپ سے امید ہے کہ ان شاء اللہ آپ اپنا وعدہ پورا کرینگے لیکن یہ ٹیچروں کا ڈیمانڈ فی الفور حل ہونا چاہیئے Covid-19 کے لئے یہ جو بجٹ رکھا ہے، ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ صحیح معنوں میں Utilized بھی ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں جی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: پولیو میں جو سکینڈل دس ارب کا آرہا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ ایسے سکینڈلز کا ہمیں سامنا نہ کرنا پڑے اور جو منصوبے Complete نہیں ہیں، کم از کم ان کو تو Complete ہونا چاہیئے، Burn center ہمارا کب سے پشاور میں Complete نہیں ہے، صرف پانچ پرسنٹ کام رہتا ہے تو گورنمنٹ کا جو اتنا پیسہ لگا ہے اس پہ تو کم از کم اس کو Complete ہونا چاہیئے کہ یہ عوام اس سے فائدہ حاصل کریں۔ جناب، عورتوں کے مسائل پہ اگر ہمارے لئے پورا دن رکھیں تو ہم ضرور بات کرینگے کیونکہ منسٹر صاحب نے کل کہا تھا کہ ہمارے مسائل Highlight نہیں کئے تو ان شاء اللہ مسائل پر ہم بات کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you ji, thank you. محترمہ آسیہ خٹک صاحبہ آسیہ خٹک صاحبہ، پانچ منٹ کا وقت ہے آپ کے پاس۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا، میں کوشش کرونگی کہ Within time ختم کرلوں، اگر ختم نہ ہوا تو دو منٹ تین منٹ گزارا

کر لیجئے گا میرے ساتھ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، جو بجٹ ہے 2020اور 2021 کا، یہ کچھ ایسے حالات میں آیا ہے کہ یہاں پہ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ دنیا میں ایک ایسی وباء پھیلی ہوئی ہے جو کہ بہت ہی نازک حالات ہیں اور اس کے باوجود بھی ہمارے جو فنانس منسٹر صاحب ہیں یا ان کی ٹیم نے سی ایم سیکر ٹریٹ کی ٹیم نے، سیکر ٹریز نے ملازمین نے،اس کے باوجود کہ ہم سب گھر سے باہر نہیں نکلتے،انہوں نے آکے باہر نکلیں ہیں اور انہوں نے اس بجٹ کو تیار کیا ہے اور Timely ہمیں Present کرنے کے لئے موقع دیا ہے، ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں ان کی ٹیم کو، اگر یہاں ہم ان کو نہ سراہیں تو زیادتی ہو گی۔ جناب سپیکر، ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ جو بجٹ ہے، ایسے حالات میں جہاں ایک ملک کی معیشت چلتی ہے ٹیکس کی وصولی کے ساتھ، ٹیکس وصول کرتے ہیں تو انکا پہیہ چلتا ہے لیکن ہم نے ان کو ٹیکس فری بجٹ بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے اور جو ٹیکس کے محصولات ہوتے ہیں جو اس بار ٹیکس کے محصولات میں جو ہدف رکھا ہے، وہ 28 ارب 07 کروڑ 36 لاکھ کا حدف مقرر کیا گیا ہے جو کہ پچھلے سال کے ہدف سے 4 ارب 94 کروڑ روپے کم ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ عوام کو ریلیف دینے کے لئے ان کے ٹیکسز کی جو شرح ہے وہ کم کر دی گئی ہے تاکہ عوام کو ریلیف ملے کیونکہ حالات ایسے ہیں، کاروبار بند ہے، اس کو مد نظر رکھتے ہوئے جو مختلف قسم کے دو سو جو چھوٹے چھوٹے کاروبار ہیں ان میں 50 پرسنٹ ٹیکس کی رعایت دی ہے اور اس کے ساتھ جو دیگر مختلف شعبوں میں ٹیکسز ہیں اس کو چھوٹ دی گئی ہے اس کو ختم کر دیا گیا ہے، یہ حکومت کی طرف سے عوام کے لئے ایک ریلیف پروگرام ہے۔ اسی طریقے سے جس طریقے سے یہ کام چل رہا ہے، جو حالات ہیں، ہمارے تو ذہن میں یہ تھا کہ سارا کا سارا بجٹ جو ہے Hundred percent صحت کے لئے جائے گا کیونکہ حالات ہی ایسے ہیں اس وقت، جان ہے تو جہان ہے، اس کے بعد پھر Infrastructure آئے گا، ہمارے تو ذہن میں، ہم جیسے لوگوں کے ذہن میں تھا کہ Hundred percent utilized بجٹ میں آئے گا کیا، لیکن ہماری گورنمنٹ نے پھر بھی اتنی کوشش کی ہے کہ بجٹ کو تھوڑا سا متوازن کیا ہے کہ اس میں Infrastructure developmental plans کو شامل کیا ہے، ہم شکر گزار ہیں کہ یہ ایک ماہرانہ طریقے سے بنایا گیا بجٹ ہے جس میں مختلف جگہوں پہ، مختلف شعبہ ہائے میں Vacancies ہمارے بے روزگاروں کو روزگار دینے کے لئے تخلیق کی گئی ہیں جس میں For example اگر میں کہوں سکول کی Up-gradation جاری ہے، نئے نئے سکولز تعمیر ہونگے، 300 نئے سکولز تعمیر ہونگے، 534 جو ہیں نئے سکول وہ Up-grade ہونگے تو اس کے ساتھ ساتھ ان

میں نئیVacancies بھی آرہی ہیں، تقریباً4467 نئی آسامیاں جو ہیں، نئی آسامیاں جو ہیںCreate ہو نگی، جو ہمارے نوجوان بے روزگار ہیں ان کو موقع ملے گا۔ اسی طریقے سے جو 77ارب کے روپے کی مالیت سے تعمیر ہونے والاKhyber Economic Corridor جو ہے اس سے تقریباً ساٹھ ہزار سے ایک لاکھ تک نوکریاںCreate ہو نگی اور اس کے ساتھ ساتھ قبائلی اضلاع میں مختلف جگھوں پر سات ہزار 168 آسامیاں تخلیق کی جائیں گی، میرا مطالبہ یہ ہے ہمارے معزز ایوان اور حکومت سے کہ ان Vacancies پر ضم شدہ اضلاع کے نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ موقع دیا جائے کیونکہ ستر سال کا جوازالہ ہے وہ ہم کر نہیں سکتے لیکن پھر بھی ہم کوشش کر لیں کہ ہم ان پہ نوجوانوں کو جو ضم شدہ اضلاع سے ہیں ان کو ایڈ جسٹ کر لیں۔ اسی طریقے سے جناب سپیکر، جو رواں سال جب ریسکیو1122 کی سروسز کو مختلف اضلاع تک مطلب ہے کہ اس کو پانچ نئے اضلاع میںExtend کرنے کی تجویز ہے تو اس سے نہ صرف یہ کہ ایمرجنسی سروس جیسے 1122 والوں نے اسPandemic میں جتنا اچھا کام کیا، بروقت کام کیا وہ قابل تحسین ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، ایمرجنسی سروس کے ساتھ ساتھ اس میں 440 کے قریب مزید بھرتیاں ہونگی ان شاء اللہ، یہ ہماری جو کوشش ہے کہ ہم جو بے روزگار ہیں ان کو تھوڑا سا روزگار کی طرف لیکر جائیں۔ جناب سپیکر، جو صحت کے شعبے میں ہے صحت کے شعبے میں تقریباً36ارب روپے مقرر کئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ صحت انصاف کارڈ یہ حکومت اس سال جو ہے اپنا وعدہ تکمیل تک لیکر جائے گی، خیبر پختونخوا کے ہر شہری کو صحت انصاف کارڈ دینا ہمارے پورے پاکستان میں یہ واحد صوبہ ہے جو سب سے پہلے پیش پیش ہو گا جس سے ایک بندے کو دس لاکھ تک صحت کی سہولت ملی گی اور ان شاء اللہ میری یہ درخواست ہے وزیر صحت سے کہ اس کا جب اجراء ہو تو سب سے پہلے آپMerged areas سے اس کا افتتاح کریں تاکہ ان کو یہ احساس ہو کہ واقعی ہمMerged ہو چکے ہیں اور ان کے ساتھ ہماری ہمدردیاں شامل ہیں۔ جناب سپیکر، اسی طریقے سے جب ہاسپیٹلز کے لئے چھ ارب On demand بجٹ جو رکھا گیا ہے، میری وزیر صحت سے یہ درخواست ہے کہ اس میں ہمارے جو South region ہے، جنوبی اضلاع کے ہاسپیٹلز کو ترجیحی بنیادوں پر شامل کیا جائے،Specially ضلع کرک تحصیل ہیڈ کوارٹر کے ہاسپٹیلز اور ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل جس میں آج تک ایم آر آئی، سی ٹی سکین کی سہولت موجود نہیں ہے، ڈاکٹروں کیAccommodation کا مسئلہ ہے، اگر ان کو ترجیحی بنیادوں پر شامل کر دیا جائے تو ہم آپ کے بہت بہت شکر گزار ہونگے۔ اس طریقے سے South region کے لئے خصوصاً تین اضلاع ہنگو

کوہاٹ اور کرک کی گیس اور تیل کی رائیلٹی کے لئے جو Annual Development Program شامل ہورہا ہے، ہماری توقعات ہیں کہ اس میں جو ہماری رائیلٹی آئے گی اس کو میگا پراجیکٹ میں Convert کرکے اس علاقے کی ترقی کا باعث بنے نہ کہ وہ ذاتی خراج اور تحسین اپنے ووٹوں کے لئے استعمال ہو، وہ کسی بھی پارٹی ووٹ وہاں پر، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں لیکن اس میگا پراجیکٹ کو اگر شامل کیا جائے اور ہمارے کرک کا دیرینہ مسئلہ ہے پانی کا، اگر اس کی مد میں شامل کردیا جائے تو ہم آپ کے بہت بہت شکر گزار ہونگے۔ اسی طریقے سے میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں جس طرح Peshawar Uplift Program ہے جس میں دیگر منصوبے ہیں جس میں WSSP کو پورے ضلع تک پہنچانا، جو Ring Road ہے اس کے جنکشن دو تین جگہوں پر مکمل کرنا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، Windup کریں۔

محترمہ آسیہ صالح خٹک: ایک منٹ، ایک منٹ دے دیں اور اسی طریقے ہم کہتے ہیں کہ South Region کے لئے اگر کوئی اس طرح Uplift Program شروع کر دیا جائے اور Specially انکا جہاں پر پانی کا مسئلہ ہے، ان کو پانی کی مد میں دیا جائے، تو یہ ہمارے جنوبی اضلاع پر بہت بہت آپ لوگوں کی مہربانی ہوگی۔ اسی طریقے سے، آخر میں میں ایک بات کرنا چاہونگی کہ جس طرح جب ہمارا بجٹ پیش ہورہا تھا، ہمارے اپوزیشن بھائیوں کا نام لئے بغیر جیسے انہوں نے تحمل کے ساتھ، صبر اور استقامت کے ساتھ بجٹ کو سننے کی خواہش کی اور بیٹھے رہے اور سنا، اگر یہی طریقہ دیگر اجلاس میں بھی اور بجٹ کو پاس کرتے وقت ان کا رہے تو یہ ایک رت ہی بدل جائے گی، ایک رواج بدل جائے گا اور یہ خوش آئند ہوگا کیونکہ ہمارے جو اپوزیشن ممبرز ہیں، ان میں بہت سینیئر لوگ ہیں، ان کو ہم سکون سے سنیں گے، ان سے ہم کچھ سیکھیں گے، ہمارے نئے آنے والوں کے لئے یہ بہت خوش آئند بات ہوگی اور شکریہ اپوزیشن کے لیڈر کے لئے جنہوں نے اس طریقے سے ہمیں سنا اور سپورٹ کیا۔ اس کے آخر میں یہ کہونگی کہ آپ لوگوں کا بہت بہت شکریہ، میری Speech سننے کا، Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: Finally, thank you, thank you Mr. Speaker, Sir. پی ٹی آئی کا نعرہ تھا تبدیلی، اب اس تبدیلی کے تناظر میں اس کرنٹ بجٹ کو دیکھتے ہیں کہ تبدیلی کہاں کہاں آئی ہے؟ مسٹر سپیکر سر، جب یہ بجٹ Present ہورہا تھا Friday کو تو ہمیں بجٹ سپیچ وائٹ

پیپر اور Appropriation Account Book یہ Provide نہیں کی گئی تھی اور جب اس طرف خوشدل خان صاحب توجہ دلانے کی کوشش کر رہے تھے تو ان سے کہا گیا کہ رولز میں کہاں ہے؟ لیکن آپ نے ہمیں یہ ضمنی بجٹ تقریر اور یہ Annual Budget Statement اور ہمیں تو یہ بتائیں کہ یہ رولز میں کہاں ہیں اور پھر جب یہ رولز Frame ہو رہے تھے 1988 میں اور اس میں امنڈمنٹس آئی ہیں تو اس میں یہ بھی دکھایا جائے کہ ان کو تو معلوم نہیں تھا کہ تبدیلی آئے گی اور تبدیلی والوں کے لئے ہر بات اس میں ڈالنا پڑے گی، ضروری نہیں کہ ہر بات رولز میں آئے۔

Anyway, moving forward, rule 27 read with 139. “or other paper required under the rules may be made available”. I will take it with particular reference to this current budget. And moving forward, No. 2, a notice or other paper shall be deemed to have been thus made available. Moving forward, I am taking this with the particular reference to the budget. 139,” On the day on which the budget is presented shall be the speech of Finance Minister

فنانس منسٹر کی سپیچ نہیں تھی لیکن ہم چونکہ باچا خان بابا کے عدم تشدد کے پیروکار ہیں اس لئے ہم نے ہاؤس کو Disorder میں نہیں لایا، اس ایشو کو چھوڑ دیا۔ مسٹر سپیکر سر، یہ پی ٹی آئی کی Previous government کا اور Current government کا Flagship Project تھا، BRT، اس حوالے سے اس بجٹ میں Allocation کیا ہے؟ اس میں کوئی Allocation ہمیں نظر نہیں آئی، جب یہ آپ لے رہے تھے اس کے لئے Loan تو آپ نے یہ لیا تھا اور آپ نے اس کو Re-payment شروع کرنی ہے، 2022 میں آپ نے Around five hundred million dollars لئے تھے اور اب آپ نے اس کی Re-payment کرنی ہے Libor plus 0.6 اب یہ Forty months installments میں یہ آپ نے Re-pay کرنی ہے اور جب آپ نے یہ قرض لیا تھا تو اس وقت ڈالر کی قیمت تھی 117 اور اب 165 پر آ گیا ہے، یہ کیوں Mention نہیں ہے، کتنا واپس کریں گے؟ اور پھر یہ کہ Completion جو Six months میں ہونا تھی وہ تین سال ہو گئے، وہ عمران خان جس کے پیچھے ہنستے تھے کہ کیا عجیب چکر ہو گا کہ اوپر سے بس جائے گی، وہ بس اوپر سے کب جائے گی؟ مسٹر سپیکر سر، اچھا مسٹر سپیکر سر، اب یہ Employment وہ تو ویسے بھی نہیں آ رہی لیکن جو Already employed ہیں، ان کے لئے سندھ گورنمنٹ نے Ten percent increase رکھی ہوئی ہے لیکن یہ تبدیلی کا وائرس جہاں جہاں گیا ہے وہاں Zero percent increase ہے۔ مسٹر سپیکر سر، یہاں پر

Why ؟ ہمارے ملازمین کے لئے کیا ہے اس میں ؟ کچھ بھی نہیں ہے، وہ اس کی طرف کیوں دیکھیں ؟
they should be interested in this budget؟ کچھ بھی نہیں ہے ان کے لئے اور یہ کہ اب تبدیلی کہاں آئی ہے، یہ تبدیلی آئی ہے کہ Second consecutive year ہے، یہاں پر یہ بیوروکریسی کے لوگ بیٹھے ہیں اور پچھلے سال آپ نے کہا تھا، پچھلے سال کی آپ کی تقریر ہے اور اس میں گریڈ 20، 21، 22 کے لئے Zero percent increase تھی پنشن اور اس میں، تو اس سال بھی وہی ہے تو کیا اس سے، اب تو Covid-19 آگیا اور سب کچھ کھا گیا، تو آپ نے پچھلے سال کون سا تیر مارا تھا، پچھلے سال کیا ہوا تھا، ان کی Increase، اور جب آپ یہ Increase نہیں کریں گے تو کیا ان کی یہ Performance متاثر نہیں ہو گی؟ Definitely ہو گی، ان کی Performance متاثر ہو گی۔ مسٹر سپیکر سر، Moving forward، کورونا تو کہا گیا کہ یہ ایک چیلنج ہے، یہ اللہ کا عذاب ہے اور اللہ کے عذاب کا مقابلہ اللہ کی مدد کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے ورنہ حکومتی اقدامات اس کے لئے بالکل ہی ناقص ہیں، اب یہ کون سا Logic ہے کہ ابتداء میں جب یہ مرض پھیلا نہیں تھا تو لاک ڈاؤن کیا گیا اور اب جب پھیل چکا ہے تو لاک ڈاؤن ختم کر دیا گیا، یہ Logic کیا عجیب Logic ہے، ہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ہم یہ اہم نکات، بجٹ کے اہم نکات پر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منسٹر صاحب، یہ تو میرا خیال ہے یہ Word تاریخی، کچھ زیادہ Favorite ہے، یہ پچھلے سال کے بجٹ میں بھی یہ کہہ رہے تھے کہ یہ تاریخی مومنٹ ہے اور یہ تاریخی بجٹ ہے، اب کی بار پھر سے یہ کہتے ہیں کہ تاریخی بجٹ ہے تو یہ شاید ان کا کچھ خاص لگاؤ ہے اس سے، اس کے لئے 24 ارب روپے کورونا ایمرجنسی فنڈ کے لئے اور اس کو یہ سمجھتے ہیں، لکھا ہے کہ یہ Economic stimulus، اب یہ Economic stimulus کیا ہو گا، اس سے کیا نوکریاں بڑھیں گی، اس سے کیا ٹیکس نیٹ بنے گا؟ اور اگر نہیں تو کیا سارے لوگ ماسک بنائیں گے، ماسک بیچیں گے اور Sanitizer بیچیں گے اور تو کوئی طریقہ نہیں ہے مسٹر سپیکر سر، اب کہا گیا کہ یہ جو بجٹ ہے، یہ مشکل ترین حالات تھے یہ تو پچھلے سال بھی مشکل ترین حالات تھے اور یہ ہے بجٹ سٹیٹمنٹ پچھلے سال کی، اس میں مشکل ترین حالات کا ذکر کیا گیا ہے اور اب بھی وہی ہے، یہ پاکستان مشکل ترین حالات سے کب نکلے گا؟ اب سات سال تبدیلی کے یہاں بھی ہو گئے ہیں اور دو سال تو وفاق میں بھی ہے تو اب یہ پاکستان مشکل حالات سے کب نکلے گا؟ مسٹر سپیکر سر، میں نہیں آپ کا وائٹ پیپر کہتا ہے کہ 51.7 % of the total general revenue of the province comes from the transfer from the Federal Government. اب

اس کے لئے فیڈرل ٹرانسفر کیا ہے؟اس میں نیٹ ہائیڈل ہے، اس میں این ایف سی ہے اور آئل اینڈ گیس کی رائیلٹی ہے، اس کی اس میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب، پلیزWindupکریں،Windupکریں۔

جناب صلاح الدین: Just a couple of minutes, Sir, please. کنڈی صاحب، کنڈی صاحبRequestکر رہے ہیں، سر پلیز۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ سے زیادہ نہیں دوں گا اور، Windupکریں پلیز۔

جناب صلاح الدین: سر پچھلے سالLast yearکےArrearsمیں اب اس دفعہ نیٹ ہائیڈل دیا ہے 58.3 %جبکہ Last year, you were, by you I mean the government were literally begging for their 34.5 billion اس کے لئے آپ beggingکر رہے تھے فیڈرل گورنمنٹ کو اور جس طرح کہ بابک صاحب نے کہا تھا کہ پچھلی گورنمنٹ میں ایکDelegationگیا تھا، اب وہDelegationکیوں نہیں جاتا؟ اس لئے کہ اب وفاق میں تبدیلی آئی ہے اور یہ نیٹ ہائیڈل، یہ Constitutional requirement ہے Under 161 sub-clause(ii) لیکن اس کو Follow نہیں کیا گیا، What efforts did the current government make to get the right amount of net hydel? مسٹر سپیکر سر، Nextہے این ایف سی ایوارڈ اور یہ

As under Clause (3B) of Article 160 of the Constitution, ہے "The Federal Finance Minister and Provincial Finance Ministers shall monitor the implementation of the Award biannually and lay their reports before both Houses of Majlis-e-Shoora (Parliament) and Provincial Assemblies."

.، اب میں اس کو اس آرٹیکل کا، آئین کے اس آرٹیکل کاAbrogationیا اس کی خلاف ورزی نہیں تو کیا سمجھوں، کس کے پاس یہ کوئیBookہے، یہBy-annuallyہونا چاہئیے تھا، کیوں ہمارے پاس نہیں ہے؟ اس لئے کہ اس میں ان کیInterestنہیں ہے اور اس سے ہوتا کیا ہے مسٹر سپیکر سر، جب اس سےCutsآجاتے ہیں توCutsآپ تنخواہوں پر تو لگا نہیں سکتے، وہ ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں، وہ آپ کے کنٹرول میں نہیں ہیں، توCutآتا ہے، پھرDevelopmental budgetپر جبDevelopmental budgetپرCutآتا ہے تو پھر نوکریاں نہیں ہوتیں، پھر معیشت کا پہیہ جام ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین خان، Windup کریں پلیز۔

جناب صلاح الدین: معیشت کا پہیہ چلتا ہے Developmental budget سے اور اس سے نوکریاں نہیں ہوتیں، بیروزگاری ہو جاتی ہے، بدامنی ہو جاتی ہے اور یہ اب شروع ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں جی، پلیز Windup کریں۔

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker Sir, kindly just one more minute.

جناب ڈپٹی سپیکر: باقی ممبران بھی ہیں، وہ Wait کر رہے ہیں، تمام نے بات کرنی ہے۔

Mr. Salahuddin: Just one more minute; Sir please, just one more minute.

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you جی۔۔ جناب اجمل خان صاحب، جناب اجمل خان صاحب۔

جناب اجمل خان: شکریہ جی اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ محترم جناب سپیکر صاحب، آپ نے ٹائم دیا، آپ کی اجازت سے، بجٹ پر بات کروں گا۔ جناب سپیکر صاحب، ہم قبائلی ممبران جو کہ پہلی بار اور تاریخی ممبران ہیں، بہت امیدیں لے کر آئے ہیں، اس ایوان میں بیٹھے ہیں اور یہی اس ملک کے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کا Vision ہے قبائل کی ترقی، آبادی اور خوشحالی۔ جناب سپیکر صاحب! قبائل باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک بنیادی ضروریات اور سہولیات سے محروم ہیں اور اس کی وجہ اس ملک کی بہتر (72) سالہ تاریخ میں مختلف حکمرانوں اور حکومتوں کے ادوار میں ہمیں نظر انداز کیا گیا ہے، اس وجہ سے ہمارا Development, reforms implementation system، یہ سادہ اور Routine کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ سنگین اور گھمبیر مسئلہ ہے اور اس پر ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب! جو بجٹ 2020-21 قبائل کے لئے، Newly merged districts کے لئے مختص کیا گیا ہے، یہی ہمارا دیرینہ مطالبہ تھا جو کہ پورا ہو گیا، ہم شکریہ ادا کرتے ہیں عمران خان کا، محمود خان کا اور تیمور جھگڑا صاحب کا اور ان کی ٹیم کا جس سے ہمارے دیرینہ مسائل جو کہ بہتر (72) سال میں حل نہیں ہو سکے، اس سے حل ہو جائیں گے اور یہ عمران خان نے اپنا وعدہ پورا کیا کہ قبائل کو اٹھائیں گے۔ اب اس کے لئے، اتنے تاریخی بجٹ کے لئے یہ اتنی بڑی Amount کو Utilize کرنے کے لئے، اس کو Utilize کرنے کے لئے اور اس کو Cover کرنے کے لئے ایک جامع منصوبہ بندی ہونی چاہیئے تاکہ ہر چیز، ٹائم پر ہمارے پراجیکٹ شروع ہوں اور ٹائم پر وہ Complete ہوں، ہمارا File system، ہمارا Approval process یہ جلد اور تیز ہونا چاہیئے اور اس کے لئے ایک

جامع منصوبہ بندی ہونی چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ اس Crisis, Covid-19 کے دور میں یہ بجٹ 2020-21 پورے پختونخوا کے لئے اور خاص کر قبائلی اضلاع کے لئے یہ بہترین اور مناسب بجٹ ہے، یہ ایک عوامی بجٹ ہے اور عام آدمی کے لئے بنایا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹیکس فری بھی ہے، اس میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا یا کوئی ان کے ریٹس میں اضافہ نہیں کیا گیا جناب سپیکر صاحب، ایک Request میں پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سے کروں گا، باپ کے پارلیمانی لیڈر جو کہ خود بھی قبائل ہیں، وہ کرلے گا ابھی بلکہ اپوزیشن سے اور اپوزیشن لیڈر سے ایک درخواست کرتا ہوں کہ جو این ایف سی Three percent جو Decide ہوا ہے ہمارا حصہ، وہ ایک خط لکھیں سندھ کے وزیر اعلیٰ کو، بلوچستان کے وزیر اعلیٰ کو کہ وہ ہمارا حصہ دیں اور اپنا قومی، ملکی اور سیاسی فرض پورا کریں اور خاص کر سندھ کے وزیر اعلیٰ کو، جناب سپیکر صاحب، میری یہ تجویز جھگڑا صاحب، فنانس منسٹر صاحب یہ ضرور اس پر غور کریں گے کہ یہ ہمارا Approval process اور ہمارا جو سسٹم ہے، اس کو تیز کیا جائے تاکہ یہ Amount، یہ اتنا بڑا تاریخی بجٹ یہ Cover ہو سکے۔ شکریہ جناب عمران خان کا کہ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا قبائل کے ساتھ کہ قبائل کو اٹھائیں گے، ان شاء اللہ اس بجٹ سے ہماری محرومیاں ختم ہو جائیں گی اور میں پیغام دیتا ہوں قبائل کو کہ آپ کا مشکل دور ختم ہونے والا ہے اور آپ کا خوشحال دور شروع ہونے والا ہے، بلکہ شروع ہو گیا ہے۔ آخر میں میں منسٹر صاحب سے ایک Request کروں گا، چونکہ ہیلتھ بھی منسٹر صاحب کے ساتھ ہے، تو منسٹر صاحب، لیڈی ڈاکٹرز کی ہمارے قبائلی علاقوں میں بہت ضرورت ہے کیونکہ ہماری مائیں بہنیں بہت Secret بیماریوں کی وجہ سے گور گئیں، (grave) گئے لیکن انہوں نے کچھ نہیں بتایا کیونکہ لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے، وہاں پر ہنگامی بنیادوں پر یہ لیڈی ڈاکٹرز کو ہمارے ہسپتالوں میں بھیج دیا جائے اور ہمارے ہسپتالوں کو بحال کیا جائے، ان شاء اللہ ہم ایک۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کریں جی

<u>جناب اجمل خان</u>: ہم ایک ہیں، ایک ہی ساتھ رہیں گے، پاکستان زندہ باد۔ ایک چیز، جو ہمارے بڑے پراجیکٹس ہیں جو کہ ہر ضلع میں ہیں، ان پہ Focus ہونا چاہیئے جیسے ہمارے باجوڑ میں برن ٹنل اور یار خار ماسٹر پلان ہے۔ آپکا بہت شکریہ، تھینک یو جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب بہادر خان صاحب۔

جناب بهادر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ټولو نه وړاندې دا درخواست کوم چې دا سپې ټلې ملئ، دا سپې یو منټ دوه ګزاره راسره کوه، زر ټلې ملئ مه کوه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د پینځو منټو په ځائې ووه منټه۔

جناب بهادر خان: پینځه منټه نه، لس پینځلس منټه مونږه وئیلې دی، پینځلس شل منټه خو ټهیک۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پینځه منټو نه به ووه منټه پورې، ګورئ ټول ممبران به خبرې کوی۔

جناب بهادر خان: شکریه ادا کومه، یو خو د فنانس منسټر صاحب چې پروسږکال کله بجټ پیش شوے وو نو منسټر صاحب بجټ پیش کړے وو، بیا چې هغه بجټ ختم شو نو د هغې نه پس مونږ اونه لیدو، د هغې نه وروستو بیا بلې یوې د اسمبلئ سیشن له نه دے راغلے او نه ئے زمونږ فریاد اوریدلے دے او نه مونږ د د په هغه بجټ بیا پوهه شوی یو۔ سر، د کورونا زه پخپله شکار شوے وومه، اول خو به دعا اوکړو چې الله پاک دې هغه مړه چې دی هغه دې خدائے اوبخښی او چې څوک ناروغه دی الله دې روغ کړی او چې کوم پاتې دی، خدائے دې ترې اوساتی۔ د کورونا تاسو چې کوم څه ورله ایږدئ دا کروړونه اربونه چې کوم ایږدئ، زه پخپله د دې شکار شوے یمه، زما ټوله فیملی، زما بچی، زما ټوله فیملی، زما ټول کلے د دې شکار وو، د هغې ټولو هغه تحفظ او ښه بد هم ما پخپله کړی دی، پخپله په کلې کښې ناست وو او پخپله مې د هغې ښې بدې کړې دی، ستاسو د هیلتهه مونږ هیڅ قسمه ریلیف نه دے لیدلے او نه زمونږ سره هیلتهه څه ریلف کړے، نه انتظامیه ریلف کړے دے، زما پخپله چې زه د دې هاؤس ممبر یمه، زه پخپله باندې دا محسوسومه نو زه نه پوهیږمه چې یو عام سړی ته چې زه د هغه خبره کومه چې هغه به تاسو په کوم ډول منئ چې عام خلق چې هغه کوم سنټر یې مقرر کړے وو د محب الله ریسرچ سنټر وو، هلته کښې زمونږ د حکومت په وخت کښې جوړ شوے وو، په هغې کښې یو ځائې جوړ کړے دے او په هغې کښې دا خلق رابند کړل، په هغې کښې ټولې دا بیمارې میخې او غواګانې دی، په هغې باندې هغه ریسرچ کړے وو، په هغه شی کښې ئے رابند کړی وو او نه ئے د

ډوډۍ بندوبست وو او نه به ئے ورته خپل پردی ور پریښودل، زه ډیر په افسوس سره وایمه، زه د خپل جندول خبره کومه، زه ډیر په افسوس سره وایمه چې ما دوه ځله ډی سی ته هم اووئیل خو زه پخپله د هغې ښکار شومه، نه زه په کور کښې رابند شومه، هغه خلقو به ماته ټیلیفون کولو او هیڅ قسمه څه ریلیف نه وو، نو دا درته وایمه که دا اربونه او دا څه هم خرچ کیږی نو زه نه پوهیږم چې دا په څه شی خرچ کیږی، دا چرته ځی؟ او که دا یقیناً داسې وی، پکار ده تاسو یو ډی ایچ او رابدل کړے دے، زما دا ملګری دلته ناست دی، دوئ دې نه خفه کیږی، د هغې تپوس اوکړئ چې د هغه فائل څه دے، دا فائل ئے لږ اوګوره د هغه ډی ایچ او چې هغه پخپله څه دے، هغه دوه بجې د خوب نه راپاڅیږی، د هغه پوزیشن څه دے، تر ننه پورې چې د صوبائی اسمبلۍ د ممبر تپوس نه کوی هغه به د یو عام سړی کوم تپوس اوکړی؟ یا هغې له ډاکټر نه ځی یا هغې له هغه ډاکټر له راځی او هغه ترې تختی بل له به څه علاج اوکړی، نو دا درخواست کوم چې اول دا فنانس منسټر دې خو ورسره د هیلتھ منسټر هم زه وینمه په دې ټی وی کښې، دا دې نوټ کړی او کم از کم دا پکار دے چې د کورونا، بل یو درخواست کوم جی چې په کورونا کښې تاسو دومره په دې میډیا باندې دومره دغه ورکړئ چې که دا سړے نه مری نو هم مری، زه پخپله د زړه هم بیمار یمه، د پھیپھړو زما د سینې انفکشن هم دے، زما خپله الرجی هم ده او زه په دغې هم بیمار شومه نو خدائے شته دا که داسې بل سړے وی نو هغه د دې نه وائی چې تاسو د ورځې د پردی ملک مړی هم ښایئ د خپل ملک هم ښایئ او چې لس وی نو هغه پنځوس ښایئ، اوس زه په دې خبره نه پوهیږم چې په دېکښې د دې حکومت څه مقصد دے او د دې میډیا څه مقصد دے، پکار ده چې دوئ وئیلې چې هیڅ هم نه دے، د دې علاج هم کیږی، د دې هر څه کیږی چې دا سړے ډاډه وے، ټول Heart attacks په دې وجه کیږی چې هغه ټینشن واخلی، نو دا ټینشن چې دے دا د خدائے په خاطر د دې میډیا نه ختم کړئ، هیڅ څه نشته دے، ښه ټھیک ټھاک هر سړے به خپل علاج پخپله کوی، تاسو چا له د دې وخته پورې دوه پیناډول نه دی ورکړی، زما قسم دے چې دوه پیناډول نه دی ورکړی، اوس دغې له خو مې دغه درخواست دے چې منسټر صاحب ئے اوکړی، ما چې کله ای ډی پی کتلې ده، په اے ډی پی

کښې دیر پائین نشته دے ، په یو مد کښې نشته دے ، زه په دې خبره نه کوم چې دا ښه دے که قائده دے ، ښه او قائده خو تاسو تاپخپله هم معلومیږی چې تاسو به په اول نه چې دا 19-2018 بجټ مو پیش کولو ، په هغې کښې اوړه په څلور سوه وو او اوس په زر دی، دا په څه ښه شو؟ د هغې پکښې څه ریلیف نشته دے ، کوم چې د خوراک سامان دے ، که د چینو دے ، چې کوم یو شے دے ، د تیلو نه واخله د کوم کوم ځائې پورې کوم حد ته خبره رسیدلې ده او دې ته تاسو وائې زبردست بجټ مو پیش کړے دے ، د غریب سړی پکښې څه دی، د یو غریب سړی پنځلس زره شل زره روپئ تنخواه ده، چې هغه بازار ته لاړ شی د دغه یو کورونا نه کیږی، د بچی د علاج د یو کورونا د یوې ورځې، اوس دا د دغې نه کیږی نو هغه په بچو به خوروی څه؟ او لاک ډاؤن او فلانکے ، چې نن یوه جرمانه ستاسو انتظامیه د ریړهې په خلقو باندې لګوی زما په خدائے قسم دے چې تباهی ئے ورله ورکړله، دوه میاشتې ئے ورله دوکانونه بند کړی وو او اوس ئے په ریړهو باندې پنځه زره او لس زره چې د هغه ټوله سرمایه پنځه سوه روپئ نه ده او ستا ټولې خبرې چې دی دا په خپل ځائې دی، په ایریګیشن کښې زمونږه دا لس دوس کاله په جندول کښې زما په خلقه کښې په ټول دیر کښې او بیا خصوصاً زما په حلقه کښې یو حفاظتی بند نه دے جوړ شوے ، یو چینل نه دے جوړ شوے ، په دې کښې چې څومره سیلابونه راغلی دی، زمکې هغه ئے اوړې دی، چینلې ئے اوړې دی او خبره دا ده چې د دې نه اوس د دې نه ایشته ما اوکتل، زما سره دلته د ایری ګیشن منسټر صاحب یو وعده کړې وه او هغه سمری بیا چیف منسټر ته تلې وه او هغه Approve کړې هم ده او هغه پرې د بره لیکلی دی، زه ورسره ملاؤ شوے وومه چې دا په دې راروانه اے ډی پی کښې شامل کړئ او دا ضروری دې په بلامبټ ایری ګیشن نن پکښې هغه ټول هر څه څه کوې چې هغه د حفاظتی بندونو نه علاوه هغه بلامبټ ایری ګیشن ورکښې نشته دے او دغه 04-2003 کله چې سراج الحق سینئیر وزیر وو، د هغه په وخت کښې دا منظور شوے دے او چې کوم ځائے د پاره منظور شوے دے ، د کوم د پاره پی سی ون جوړ شوے دے نو جناب سپیکر صاحب، هغه ځائے ئے بالکل پریښے دے او د هغې نه ئے آؤټ بالکل په غره کښې یو څه شے جوړ کړے دے ، هغه سمری زه د منسټر صاحب په

نوټس کښې راولمه چې هغه باقاعده چیف منسټر صاحب هغه سمری هم دستخط کړې وه او ما سره محکمې وزټ کړے دے ، په دې باندې زما کوئسچن پینډنګ کړے وو، زما سره پرې منسټر صاحب باقاعده میټنګ هم کړے دے او په دې ټول دغه ئے راسره وعده کړې وه چې دا به مونږه، دا ئے راته ریکویسټ کړے وو چې د جون پورې صبر اوکړه زمونږ سره فنډ نشته دے ، دا په جون کښې به مونږ تاله سر ته رسوؤ او لږ پاتې دے ، په هغې کښې کنده وتلې ده، روډ ورسره وتلے دے ، زمکې خرابې شوې دی، ونې پکښې خرابې شوې دی، صرف په هغې پخلے او Leveling ئے پاتې دے ، نو د خدائے په خاطر هلته کښې ټولې زمکې بنجر دی، لس زره ایکړه زمکه د دغه ځائے نه لاندې وځی، دغه تیار شی نه لاندې وځی، اوس زمونږ خو ټول هلته زمیندار خلق دی، زمونږ خو نه کارخانه شته دے نه مو څه بل څه Resource شته دے ، چې زمونږ د خلقو دا اوشی زمونږ به پرې ډیر مشکل حل شی، زمونږ د حفاظتی بندونو په ایری ګیشن کښې باقاعده خپله حصه ده ټول دیر د پاره او ورسره د جندول د پاره، زه دا غواړمه څکه چې په اے ډی پی کښې د هغې هیڅ څه ذکر نشته، دغه شان د زراعت مونږ خو ټول زرعی خلق یو، زمونږ دلته کښې څه دغه Estimate جوړې کړې دی په 19-2018 کښې هم په هغه بجټ کښې ورکړې دی، تر ننه پورې پکښې څلور آنې نه راځی، که هغه Water management دے ، که هغه زراعت دے ، که هغه Livestock دے او په Livestock کښې لا ظاهر شاه زبردست لوبه کړې ده،

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

دا خو ما دوه نه دی وئیلې، مړه ته دغه، ته ګوره قصې مه کوه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: (قهقهه) ته به ټوله ورځ لګیا ئې بهادر خان صاحب، دا ټول ممبران به خبرې کوی، دوه منټه ټائم دے تا سره، خبرې راټولې کړه۔

جناب بہادر خان: په Livestock کښې محب الله چې دے نو هغه د مټې نه کلاس فور په ریسرچ سنټر کښې په جندول کښې بهرتی کړی دی دوه ئے د مټې نه، د سوات د مټې نه په جندول کښې ئے بهرتی کړی، زه ډیر افسوس کومه دا دومره ضرورت وو، تا ته داسې ضرورت وو، ما ته به دې وئیلې وې ما به د کور نه تاله تنخواه درکوله خو دا قسم اعمال که دا چیف منسټر کړی دی نو زه نه پوهیږم چې

چیف منسټر د دې حیثیت سره چې هغه چیف منسټر دے ، د دې ټولې صوبې چیف منسټر دے او که دا دې محب الله کړې دی نو زه وایمه چې ډیر بد ئے کړی دی، که بل الفاظ وایمه هغه بیا ښه خبره نه ده، ما درخواست کړے وو جی، په پبلک هیلتھ کښې ما دلته درې ځله قرار داد پاس کړے دے ، په پبلک هیلتھ کښې چې زما خلق کډې کوی، د غره خلق دے ، په غرونو کښې کلی دی، په هغې کښې اوبه نشته دے ، تر اوسه پورې دا دوه کاله چغې ما اوخلې، اوس په اے ډی پی کښې هغه پاس شوی قرارداد ونه چې دی یوکلے هم پکښې نه دے راغلے ، څلور آنې هم پکښې نشته دے د جندول او یا د دیر، په دیر کښې پکښې یوه تیمرګره راغلې ده، هغه نه پوهیږمه چې په څه طریقه به ستاسو نه پته شوې وی ګنې دغه مو هم نه رالیږله، په ټول دیر کښې پکښې یو کلے نشته دے ، نه پکښې پنځه روپۍ شته دے۔ اوس د صحت خبره په دې اته کاله کښې په د ې جندول کښې هسپتال وران شوے دے ، وران پروت دے ، که ډاکټر پکښې نشته دے نو هغه شان خالی پروت دے ، که Sister نشته دے ، که ایل ایچ وی نشته دے که دائی نشته دے ، چې کومه ریټائر شوې ده، هغه هم خالی شوے دے او چې کوم اوس خالی دی د ډاکټرانو په دې هنګامی صورتحال کښې چې د کورونا دا کوم حالات دی، اوس هم خالی پراته دی او یوه کمره هم پکښې نه د جوړه شوې او نه ئے څه بندوبست شته دے ، درخواست کوؤ، نه پکښې د هغې څه ذکر شته دے چې یره په هیلتھ کښې د دې دیر د پاره یا د دې هسپتالونو د پاره څه شے دے ، د Livestock خو دغه پوزیشن دے-----

<u>*جناب ڈپٹی سپیکر:*</u> Windup کړئ جی۔

<u>*جناب بہادر خان:*</u> چې هغه شته ئې هم د Retirement لیږلې دی پسې او هغه شته چې کوم دوه پکښې خالی وو هغه پسې د سوات نه رالیږلې دی، نو زه درخواست کوم ستاسو په وساطت باندې که محب الله کړې وی، که چیف منسټر صاحب کړې وی چې د خدائے په خاطر د متې نه دلته کلاس فور ډیوټی نه شی کولے په جندول کښې، خدائے په خاطر دې له به مونږه دلته کښې که زما یواځې وس نه کیدو زه به دې خپلو ملګرو ته اووایمه چنده به ورله اوکړو، دا سړی دې واپس کړه او مهربانی اوکړه چې دا نوره مسئله ترې جوړه نه شی ځکه چې ما پکښې

دلته په اسمبلئ کښې هم یو توجه دلاؤ نوټس ورکړے دے ، واپډا زمونږه پینځه ورځې اوشولې چې په جندول کښې بجلی نشته دے پینځه ورځې نه او که تاسو فیس بک او کتلو ، قسم په خدائے چې دا په مونږ پسې څه وائی په دې فیس بک کښې دا خلق، زه نه شمه وئیلې، واللّٰه چې د شرمه نه خپل کلی ته هم نه شمه تللے ، د خدائے په خاطر باندې دې واپډا والا ته لږ هدایت اوکړئ او مونږ چیف منسټر صاحب په دې دوه کاله درې کښې ماله خو ئې د واپډا څلور آنې رانکړې، نو دا خان له خو دې ورکړې دی، دې بشیر چې دا پنځلس کروړه او لس کروړه راوړې دی، نه پوهیږمه ده له څنګه دا په کوم خیر کښې د دې ځائې نه ورکوی او هلته ئې نه لګوی چرته به ئې لګوی، پکار ده چې دا اولګوی، پکار ده چې دا اولګوی او پکار ده چې ما له چیف منسټر صاحب زمونږه د واپډا خپل حق راکړی چې زه د ټرانسفرمر غم اوکړمه، چاته ستن نشته دے د ستن غم اوکړمه، دا زما حق دے او دا دې د پاره دی چې مونږ له ئې راکړی، د دې د پاره درخواست کومه جی، یو اهمه مسئله، د دې هر څه نه علاوه زمونږه ډی سی صاحب DDCکړې ده او د سی ایم د سیکرټریټ نه هغه ته وینا شوې ده، زه د دې خپلو ملګرو په فنډ نه یمه خفه چې دا ئې ښه نه دی کړی، دا ئې ښه کړی دی، که دوئ ته ئې 35کروړ وئیلې دی، که دوئ ته ئې چالیس کروړ وئیلې دی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب،Windupکریں جی۔

جناب بہادر خان: یره عرض واوره جی، دا ډیره اهم خبره ده-----

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ نه ډیر نور نه درکومه، یومنټ کښې کوئ جی۔

جناب بہادر خان: دا 35 کروړ دا لیاقت خان د پاره چالیس کروړ وئیلی د هغې نه هم زیات ورکړې دی، دا 35 دا ئې د دې نورو کسانو درې د پاره وئیلې دی، دا ئې هم ورله کړې دی، زما د پاره ئې درې کروړه وئیلې دی، چالیس کروړ ته ګوره درې کروړ ته ګوره، بشیر ایم این اے چې دے هغه له ئې بیس کروړ وئیلې دی، هغه له دې بیس کړې دی، پندره کروړ ئې د Reserved هغه زمونږه ممبرې صاحبې له ئې کړې دی او دا ترې ما لیکلې اغستې دی چې دا ما ته سیکرټریټ پیسې هم سی ایم سیکرټریټ وئیلې فنانس والا اووئیل، دا مونږه څکه کړی، ډی سی راته اووئیل حالانکه دا ما دې خوشدل خان ته وئیلې وو، مونږ د هائی

کورټ یو فیصله کړې وه، ما پرې ډی سی ته باقاعده، ده ورته لیکلې هم ورکړې وو چې اؤ د دې نه به خلاف ورزی نه کوې که نه وی نو زه به بیا توهین عدالت کیس په تا جمع کوم، زما هغه اے ډی پی چې ده نو هغه دا ده ما راوړې ده، هغه ئې نه ده کړې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه بهادر خان صاحب، شکریه جی، ډیره مهربانی، شکریه بهادرخان صاحب۔جناب میر کلام خان صاحب،جناب میر کلام خان۔

جناب میر کلام خان: سپیکر صاحب، که یو منټ ده ته ورکړې خیر دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب میر کلام صاحب، تاسو کوئ که نه کوئ تاسو؟ بیا بل له فلور ورکومه۔جناب میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ قدر من سپیکر صاحب، دې بهادر خان صاحب نه ډیر لوئې په بخښنه سره زمونږ سپین ګیرے دے، مشر دے خو بیا هم په داسې وخت کښې زما وار راغے چې زه به هم خبره اوکړمه۔ ستاسو ډیره مننه چې وخت دې راکړو سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو زه چې دا کوم د دې بجټ اجلاس دے د ټولو نه اول زه دا وایمه سپیکر صاحب، چې دلته په پینځه پینځه منټو باندې خبرې کول زه وایمه چې دا ډیره غیر مناسبه خبره ده، د دې نه مخکښې چې زمونږ د دې ایوان څومره هم سټینډنګ کمیټیانې دی، ټولې نشته دے چې هغه جوړې شوې وې په هغې کښې به په دې بحث شوے وے، په هغې کښې تجاویز راغلی وے، په هغې کښې به مونږ یو کار کړے وے او دلته مونږ خبره نیمې ته رااورسو بیا زمونږ ټائم ختم شوے وی، نو دا به ډیره ضروری وه سپیکر صاحب، بله خبره دا ده چې زمونږ سره سپیکر صاحب، د Merged districts د قبائلی اضلاع سره دا وعده شوې وه چې درې فیصده این ایف سی ایوارډ به ورکولے کیږی چې په هغې په اول کال سل اربه روپئ جوړیدې، زمونږه هیله دا وه چې هغه به نورې هم زیاتیږی خو دلته مسئله دا اوشوه چې هغه زیاتې خو نشوې هغه نورې ورخ تربله کمیږی سپیکر صاحب، چې دا ډیره لویه د تشویش خبره ده۔ ستا د حکومت چې څومره هم دعوې دی، ټولې په دې باندې دی چې مونږ قبائلی علاقې دپاره هغه کوؤ، مونږ قبائلی علاقې دپاره دغه کوؤ

خو سپیکر صاحب، په گراؤنډ باندے هیڅ هم نشته دی، دا د تیر کال والا چې کومه مونږ ته راکړې شوې پیسې وې، نه په هغه کښې، مرکزی حکومت تاسو دے او صوبائی حکومت هم تاسو دے، بلوچستان هم تاسو دے، پنجاب هم تاسو دے، تاسو دا حکومتونه مجبور نه کړل مرکزی حکومت چې مونږ ته ئې په این ایف سی کښې حصه راکړې وے. د هغې سره سره سپیکر صاحب، زه دا وایمه چې زمونږ د وروستو کال چې کوم سل اربه روپۍ زمونږ د اے آئی پی کیدې په هغې کښې تاسو تریاسی ارب روپۍ راکړې دی چې په هغې کښې صرف اتهتیس ارب روپۍ لگیدلې دی، دا نورې په ځائې پاتې شوې، زمونږ خو هیله دا وه چې دا پاتې شوې کومې روپۍ دی زمونږپینتالیس ارب روپۍ دا به هم راکولې کیږی او نوې به هم سل اربه روپۍ راکولې کیږی، په هغه باندې به زمونږه ملگرې ریاض تفصیلی خبرې کوی چې دا زمونږ سره ډیر لوئے زیاتے دے جناب سپیکر، اوس هم ماته نه لگی جناب سپیکر صاحب، چې دا کومې روپۍ زمونږ د پاره ایښودلې شوې دی چې دا زمونږ په علاقو کښې اولگی او په هغې طرز باندې اولگی چې کوم ضروریات دی د خلقو، کومې کمۍ بیشۍ دی هغلته د خلقو بس پیسې لگی، اتهتیس ارب روپۍ لږیدلې دی، دا پته نه ماته شته نه بل ته شته چې چرته لږیدلې دی، په کوم مد کښې لږیدلی دی؟ سپیکر صاحب، بیا آئی ډی پیز د پاره چې کډوال دی چې ډیر لوئے شرم پکاردے زمونږ د پاره چې مونږ هره ورځ په دې ټول ملک چې خبره کوؤ چې مونږ به افغانستان سره داسې اوکړو، مونږ به افغانستان سره داسې اوکړو خو مونږ په دې نه شرمیږو چې دا ستا آئی ډی پیز تلې دی هغلته په افغانستان کښې اوسیږی، دومره غیرت خو کم از کم مونږ ته پکار دے چې هغه خلق خو هغې نه راولو، بیا مونږ تربوورولی ورسره اوکړو خو د آئی ډی پیز د پاره بتیس ارب پچاس کروړ روپۍ ایښولې شوې وې، هغه بیا په مینځ نیمې شوې او لس اربه پاتې شوې، نور ئې سیکورټی ته ورکړلې شوې قدرمن سپیکر صاحب، خو دلته ستاد اسمبلۍ مخې ته دوه میاشتې زمونږ کډوالو احتجاج کولو، آیا هغې ته پکار نه وه چې داپیسې ورکړې شوې وې؟ هغلته په میران شاه کښې دوه میاشتې دهرنا اوکړه، په ټانک کښې یو میاشت دوه میاشتې دهرنا اوکړه خو دآئی ډی پیز پیسې سیکورټی ته ځی، دا سیکورټی هم

صرف فوج د پولیس د پاره څه شے ایښلے شوے دے ، په هغې کښې زه سلام کومه د شمالی وزیرستان ډی پی او شفیع الله ګنډا پور ته چې په یو تن باندې ئې دومره ضلع کنټرول کړې ده، خاصه دار مو ورکړی دی او تاسو ورته وایئ چې پولیس ورسره دی دوه ګاډی، نه ټریننګ شته دے ، نه اسلحه شته دے ، نه سهولیات شته دی، ورسره روزانه ستا وی آئی پیز روان دی هغلته چکرې وهی او هغه ته وائی چې مونږ ته پروټوکول هم راکړئ سپیکر صاحب، په اے ډی پی کښې چوبیس ارب روپئ ایښولې شوې وې چې په هغې کښې صرف نو ارب ساټھ کروړروپئ ورکښې لګیدلې دی، دا نورې روپئ زمونږ نه واپس لاړې، آیا دا زمانااهلی ده، د حکومت نااهلی ده چې دا روپئ زمونږه Lapse کیږی، ولې Lapse شوې؟ زمونږ نه یو طرف ته ته وائې چې قبائل تباه دی، مونږریلیف ورکوؤ، بل طرف ته زمونږ تیار هر څه وران دی سپیکر صاحب، زمونږ آن لائن کلاسونه شروع دی، په پوره قبائلی علاقه کښې آن لائن کلاسونه یا نیټ ورک ځان ته خبره ده، نیټ ورک دې بلا اوخری، آن لائن کلاسونه که وې، نیټ دې بلا اوخری خو زمونږ خو نیټ ورک نشته دے ، زما په کلی کښې موبائل فون کار نه کوی او تا آن لائن کلاسونه ډرامه شروع کړې ده حکومت، که دا موبند نه کړلې شو مونږ به خا مخا ددې بائیکاټ هم کوؤ او په هر فورم به مونږ دا خبره کوؤ۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، د ګهنټئ سره به ډیره ګزاره کوئ، دا ټول اپوزیشن ملګری یو خواست درته کوی، چې زه خپل دا څیزونه پوره کړمه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ما د پاره ټول قابل احترم دی، قابل عزت دی، هر یو کس به دا خبرې کوی، دا تقریر Windup کړئ۔

جناب میر کلام: دا حکومت والا هم ریکویسټ درته کوی سپیکر صاحب، په بهر ملکونو کښې پراته زمونږ پښتانه دی، ډیر لوئې په عذاب شول، ډیر لوئې په تکلیف شول، ووټ ئې هم تاسوته درکړے دے ، چندې ئې هم تاسو ته درکړې دی، نن ئې پښتنه نه کوئ، په دې Covid-19 کښې، آیا دا شرم نه دے زمونږ د پاره چې هغلته خلق مری او هغلته خښیږی چې مونږه ئې باعزته طریقه سره دلته راوړو خپل وطن ته۔ سپیکر صاحب، د صحت انصاف کارډ خبره دلته کیږی او ډیره په زور کیږی خو چې کوم هسپتالونه ورکړې شوې دی په هغې کښې نه

دوائی شته دے اونه د خلقو رسائی شته ورته، ډسټرکټ هسپتالونو ته دې دوائی ورکړلې شی چې خلق د هغې نه فائده واخلی۔ تیمور صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میر کلام صاحب، Windup کړئ۔

جناب میر کلام خان: سپیکر صاحب، دوه منټه صرف، د سابقه فاټا ملازمین هغه خو پرون منسټر صاحب وعده اوکړه په فلور باندې چې مونږ به ئې Permanent کوؤ، چې زه مبارکی ورکومه او ډیره مننه ان شاءالله دے به خپله وعده پوره کوی۔ بله نکته ده زما سره هغه سپیکر صاحب، دې قبائلی علاقو کښېWater cable لاندې روان دے، د هغې د پاره حکومت په دې بجټ کښې هیڅ شے نه دے ایښے، پکار دا وه چې د هغې د پاره ډیمونه جوړ وے، پکار دا وه چې د هغې د پاره یو داسې پلان جوړ شوے وے چې په هغې باندې د یو مسئلې نه ټوله علاقه بچ شوے وے سپیکر صاحب، نور بالکل راخمه Endته خو دا دوه خبرې کومه چې بجټ سم دے یا غلط دے، زمونږ Full پرې اعتراض دے ځکه چې په هغه طرز باندې نه دے چې هغه کوم پکار دے خو بیا هم چې کومې پیسې ایښلې شوې دی چې کم از کم هغه خو دې اولګی کنه، په Mergedاضلاع کښې هغه خو دې پکار راوستې شی، هغلته سپیکر صاحب، چې څومره دلته اعلانونه اوشی په ګراؤنډ باندې هغه شے نه پوره کیږی، هغې ځائې ته نه رسیږی سپیکر صاحب، یو منټ ده غلام خان او ده انګور اډا طورخم خنګاچی چې کومې لارې دی په هغې باندې زمونږ کاروبارونه کیږی، هغې د پاره په بجټ کښې هیڅ شے هم نه دے ایښودلے شوے۔ سپیکر صاحب، د ټولونه ضروری دا ده چې په هغې باندې زمونږه ډیر لوئې کاروبار کیږی د ملک او د صوبې، هغه دې Facilitateکړلې شی او خلقو ته دې هغلته ریلیف ورکړلے شی جناب سپیکر صاحب، او زه نه اوږدومه نورې خبرې، په دې اخرنی شعر سره زه خپلې خبرې ختمول غواړمه، سپیکر صاحب، تانه په عذابومه خو وائی چې:

خړ کمر دے که بابړه که پیښور دے
سپین به نشی د تاریخ په لمن تور دے
او دغه درې واړه زما په وینو جوړ دی
ستا پینډې، اسلام آباد دے که لاهور دے

ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه سپیکر صاحب، تاسو په دومره اخره کښې موقع راکړئ چې بیا بنده سوچ کوی چې څه اووایمه او څه اونه وایم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اخره کښې نه جی، ټول Sequence دا دغه راروان وو، ماوئیل دا مخکښې پارلیمانی لیډرز۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: زه خپل Speech هغه دیو شعر نه کوم، وائی:

شعر

تل به په لار د میړنو سره ځم
یمه پښتون د پښتنو سره ځم
وائی اغیار چې د دوزخ ژبه ده
زه به جنت ته د پښتو سره ځم

ډیره مننه، د ټولو نه اول خو زه خپل ډیر محترم زمونږه د دې هاؤس ډیر آنریبل ممبر میاں جمشید صاحب، الله تعالیٰ دې هغوی ته مغفرت اوکړی او د دې نه علاوه هغه ټول زمونږه خلق څوک چې په هسپتالونو کښې ناروغه دی، الله تعالیٰ دې هغوی ته هم شفا ورکړی۔ ظاهره خبره چې دا بجټ چې کوم دے، دا په کوم حالاتو کښې راغلو نو یو داسې عالمی وباء ده چې هغه نه صرف په یو ضلع، یو صوبه، یو ملک پورې محدوده ده بلکه هغه په ټوله نړئ چې ده هغه د دې وباء ښکار ده او بیا به مونږ ظاهره خبره چې د دې خاورې سره مو تعلق دے، د دې صوبې خبره به کوؤ، د دې بجټ خبره به کوؤ نو په دیکښې به زه د دې حکومت چې کوم بجټ پیش کړو، دا Deficit budget چې کوم Ninety billion دے، زه نه پوهیږم دا Ninety billion به د کوم طرف نه پوره کیږی او څنګه به ئې پوره کوی؟ په دیکښې د ګورننس خبره به کوم چې ظاهره خبره ده د دې یو څو اهم جز وی چې هغې کښې حکومت چې دے هغه ګوری د شفافیت خبره کیږی، په هغې کښې د Efficiency خبره کیږی، په هغې کښې د Rule of Law خبره کیږی نو ظاهره خبره ده چې داسې وباءګانې راشی او یا مخکښې هم تاسو اوګورئ چې د دې نه مخکښې که مونږه 2006 خبره اوکړو چې په هغې کښې دا یو زلزله راغلې وه یا بیا مونږه به د 2010 خبره اوکړو چې سیلابونه راغلی وو، د آئی ډی پیز په

شکل کښې زمونږه خلق بې کوره شوی وو، په داسې حالاتو کښې بیا یو دا خبره چې زه اوکړم چې هغه جوړ شو، این ډی ایم اے Disaster management او دا وی هم د دې پاره سپیکر National Disaster Management Act, 2010 صاحب، چې په دیکښې داسې حالات جوړ شی چې په دیکښې دتیارئ خبره کیږی چې Preparedness به څنګه کیږی؟ په دیکښې دPreventionخبره کیږی چې کله داسې حالات وی نو مخنیوے به څنګه کیږی او په دیکښې د کمیونټی موبلائزیشن خبره کیږی چې خلق به څنګه پوهوی چې په داسې حالاتو کښې به خلق تاسره څنګه مرسته کوی، خلق به تاسره څنګه کمک کوی؟ د دغې این ډی ایم اے ایکټ چې کوم دے جی د دې Composition ته که مونږه اوګورو، نه په هغې کښې ظاهره خبره چې Leader of the House وو، اپوزیشن شو یا نور فیډرل چې کوم کیبنټ کسان شو، د دې یو کمیشن جوړ شوے دے، په دغه ایکټ کښې دی چې د دې یو کمیشن دے خو د بده مرغه دغه کمیشن چې دے هغه جوړ نه کړے شو، هغه فنکشنل نه دے او یو داسې کمیټی جوړه شوه، یو داسې Coordination دپاره کمیټی ټاکلې شوه چې هغه پخپله د دغه آئین او د ایکټ چې دے دغه Violationدے، د هغې خلاف ورزی ده. دې سره سره سپیکر صاحب، Overallچې کوم دCovid-19دا ایشو زمونږه په دې صوبه کښې ده نو ما چې کومه خبره اوکړه چې ظاهره خبره ده چې یو حکومت کله راځی نو هغه تیار وی، ظاهره خبره ده زه دا هم منم چې دا یو داسې آفت او یو داسې وباء ده چې دا په ټوله نړئ کښې ده، دا یوازې زمونږ د ملک خبره هم نه وه خو دا یو داسې وباء وه چې دې زمونږه، د صوبه خیبرپختونخوا خبره به کوم چې دا فرنټ لائن وو چې په دیکښې Confusion ډیر زیات وو او خلق ظاهره خبره ده چې کله حکومت Confuseوی او حکومت سره تیارے نه وی نو خلق خو ظاهره خبره ده چې هغه هم Confuse وو، هغوی هم نه پوهیدل چې څه کیدل دی؟ بیا که مونږه د هسپتالونو خبره اوکړو چې هغه هسپتالونه د پیښور چې هغه Main hospitals وو، که هغه ایل آر ایچ وو که هغه کے ټی ایچ وو او که هغه ایچ ایم سی وو او د ټولونه زیات پریشر د ټولونه زیات بوجهـ چې دے هغه په دغه درې هسپتالونو باندې وو، اوس دغه هسپتالونو کښې چې کوم حالات وو د دغه ډاکټرانو چې بار بار یو خبره چې

په مارچ کښې کله ما د ایچ ایم سی وزټ اوکړو نو هغه ډاکټرانو په مارچ کښې دا خبره کوله چې دا کوم حالات روان دی او که دې حکومت دا خبره Seriousوانغستله نو چې کله اختر راشی، دا د ډاکټرانو الفاظ دی چې هغوی ما ته وئیل چې کله اختر راشی نو بی بی! تاسو چې سحر پاڅئ نو تاسو ته لګی چې په فلانی کور کښې مړے اوشو او په فلانی کور کښې تاسره خوا کښې چې دے نو Positive casesدی او بیا به داسې حالات جوړ شی چې بیا نه خلق پوهیږی او نه به بیا حکومت سره څه لار وی، نو که دغه وخت کښې که د دغه ډاکټرانو خبره Seriousاخستلې شوې وې، ظاهره خبره چې د هغوی د تجربې په بنیاد، د هغوی دExperience په بنیاد هغوی یو خبره کړې وه، بیا هغه ډاکټران چې کوم دی د هغوی یو Protest داهم وو، د هغوی ګیله دا هم وه چې هغوی د پی پی ایز خبره کوله، Personal Protect Equipmentsخبره چې کومه ده ظاهره خبره ده چې د هغې نه بغیر به څنګه یو Covid-19 patient ته چې دے یو کس مخامخ کیدل د هغې د پاره هغوی بار بار خواستونه کول چې هغه څه حده پورې د هغه خلقو ته ملاؤ شو سپیکر صاحب، چې کوم دغه وارډونو کښې آئسولیشن وراډز کښې چې کوم Patients وو، هغه خلق چې کوم متاثرین وو هغوی ته خو ملاؤ شو، پیرامیډیکس وو، ډاکټرز وو خو د دې نه علاوه۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، ما له هیلتھ ایشو هم نه دے Cover کړے، لږه به مهربانی کوئ جی، چې دغه ایشو کوم مخې ته راغے نو په دېکښې بیا ډاکټرانو ټولو دا خواست هم اوکړو چې دا ډیره زیاته خوریږی په هاسپټل کښې نو تاسو کوشش اوکړئ چې د ټول هاسپټل، ظاهره خبره ده چې یو مریض راځی نو هغه صرف دغه وارډ پورې محدود نه دے او دغه وجه وه چې تاسو اوکتلو چې په ایل آر ایچ ګائنی وارډ چې کوم دے هغه Infect شو او دې سره سره د کے ټی ایچ مختلف وارډز چې دی هغه په دې وجه Infect شو چې هغوی سره دغه پی پی ایز نه وو او د دې نه علاوه بیاشوارلس شوارلس ورځې ظاهره خبره ده چې ته به دغه وارډ چې دے دا نه استعمالوې، ته چې دا وارډ شوارلس ورځې یا یو ایمرجنسی نه استعمالوې نو د هغې به بیا دا اثرات وی چې بیا به دا ایمرجنسی،

دا دومره دغه چې کوم دی دا به نور زیات هم سیوا کیدو، نو دغه وجې نه زمونږه این ډی ایم اے چې کوم دے، زه به د این ډی ایم اے خبره ځکه کوم چې اوسه پورې مونږ ته دا پته اونه لګیده چې این ډی ایم اے سره کورټ مخې راغو یا زمونږ د صوبې حکومت اوسه پورې دا خبره هغوی سره اوچته کړې ده چې دې این ډی ایم اے ته چې څومره امداد راغلے دے دا په صوبو باندې څنګه تقسیم شوے دے؟ په دېکښې د پختونخوا د پاره څه وو؟ ځکه چې ډاکټران خو بار بار دا ریکویسټ کوی نو د این ډی ایم اے چې کوم دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی Windup کړئ۔

محترمہ شگفتہ ملک: دې سره سره سپیکرصاحب، دوه درې خبرې ډیرې زیاتې Important دی، د دې نه علاوه به زه مختصر د نیشنل فنانس کمیشن این ایف سی خبره اوکړم۔ د ټولو نه اول خو زه دا Strongly condemnکوم چې نیشنل فنانس کمیشن کښې تاسو چې کوم کس ټاکوئ او هغه د دې صوبې نه وی نو د دې نه ماته د صوبې حکومت د نااهلئ پته لګی چې یو داسې حکومت چې هغه خپله په وفاق کښې نه شی کولې چې تاله هغوی مشرف رسول د پنجاب نه راولی او تا ته ئې کښینوی نو دومره نااهلیت تاسو کښې دے چې تاسو داخبره کړې وے چې آیا په دې پختونخوا کښې داسې یو Talented کس نیشته یا په دې پختونخوا کښې داسې یو کس نشته چې هغه د این ایف سی چې کوم داکمیشن دے چې دا د دې چئیرمینی اوکړی یا د دې د پاره، زه به څنګه دا طمع کوم، د پنجاب یو کس به ډیر Competent وی، هغه به ډیر Intelligentوی خو هغه به څنګه زما د خاورې د پاره آواز اوچتوی؟ هغه به د خپلې خاورې دپاره کوی که هغه به د پنجاب، تاسو دغه شان جاوید جبار وو د هغه خبره خو هغوی واپس واغستله خو زه سپیکر صاحب، دا خبره کوم چې تاسو د حاجی عدیل، اللہ دې هغوی اوبخښی او زه هغه ته حراج تحسین پیش کوم چې په دې این ایف سی کښې حاجی عدیل صاحب چې چونکه د دې صوبې سره ئې تعلق وو او ون پرسنټ هغه چې کومه War on terror خبره وه نو ون پرسنټ هغه سیوا کړے وو او تاسو اوکتل چې په دې داسې حالاتو کښې د حاجی عدیل غوندې خلق داسې نور هم ډیر Competentخلق شته چې هغوی په دې صوبه کښې آواز پورته کولے

شو خو د بده مرغه زه بیا وایم چې دا د صوبائی حکومت ناکامی ده او دا د صوبائی حکومت مجبوری ده۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، Windup کریں، Windup, please.

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> تاسو چې دے سپیکر صاحب، یو دوه خبرې دی، زیات خبرې زه نه کوم، چونکه زمونږ هم زیات ټائم نشته دے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نورو ممبرانو ته هم، Please, windup کړئ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> مونږ هم کوشش کوؤ چې To the point خبره اوکړو۔ زه د دې نه علاوه د سپورټس خبره کوم ځکه چې دا ډیر زیات ضروری دے او زما په خیال چې موجوده حکومت همیشه د ځوانانو خبره کړې وه او د هغوی کوشش هم دا وو چې مونږه د Youth خبره کوؤ نو زمونږه انتخابی منشور چې دے هغه صرف د Youth د پاره دے، تاسو اوګورئ چې د هغوی انتخابی منشور کښې خو دا وو چې مونږ به هر یونین کونسل هر تحصیل هر ډویژن کښې مونږ به سپورټس ګراؤنډ جوړوو، مونږ به جمنازیم جوړوو، زه د اووه کالو نه دا خبرې اورم خو که تاسو اوګورئ نو اوس هم یو قیوم سټیډیم دے او یو شاهی باغ دے، د دې نه علاوه ما په پیښور کښې بل څه داسې اونه لیدل چې د دې سپورټس د ترقئ د پاره د سپورټس د پرمختګ د پاره څه داسې۔۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you, Madam; thank you, Madam.

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> اخرنئ خبره جی، د ښځو حوالې سره۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Thank you, Madam. جناب ثناء اللہ خان صاحب، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ خان صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یو اعلان کومه، ثناءاللہ صاحب، ثناء اللہ صاحب، یو منټ، یو اعلان کوم۔ معزز اراکین اسمبلی، جو ایجنڈا اسمبلی ہال میں تقسیم کیا گیا ہے وہ مورخہ چوبیس اور پچیس

جون 2020 کے لئے ہے، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ ایجنڈے کی کاپیاں اسمبلی اجلاس کے دوران اپنے ساتھ ضرور لائیں، شکریہ۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 21-2020 پر عمومی بحث

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، چې تاسو راله وخت راکړو. جناب سپیکر صاحب، دا زمونږه په دې وخت کښې دوه کاله پوره شو، یو څو میاشتې پاتې دی خو جناب سپیکرصاحب، زما په خیال باندې په تیر شوی Tenure کښې چې زمونږه دا کوم سکیمونه د تحریک انصاف د حکومت او د عنایت الله صاحب دوئ Coalation government کښې منظور شوی وو خو زما په خیال اوسه پورې زمونږه هغه سکیمونه مکمل نه شو، تنقید د دې خبره نه کوؤ خو صرف ګیله دومره کوؤ چې سپیکر صاحب، د هغه وخت د 17-15-14-16-2015 پورې کوم سکیمونه زمونږ د اپوزیشن د ملګرو وو هغه لا تاحال نامکمله پراته دی، نو زما دا درخواست دے چې په 18-2017 کښې چې کوم سکیمونه د ټریژری بینچ ملګرو او زمونږ د ورونړو، هغې ته دومره Allocation اوشی چې هغه مکمل شی او د 15-2014 سکیمونه زمونږ نامکمل پراته وی نو زما خیال دے مونږ دلته په اپوزیشن کښې یو، زمونږ هغه خلق زمونږ هغه د خلقې خلق او د هغه ضلعو خلق چا چې مونږ له ووټ راکړے دے، که هغه په دې خبره باندې مونږ خبر نه کړو او مونږ ورته اونه وایو چې مونږ له د تحریک انصاف دا ورونړه پوره حصه نه راکوی نو هغه سکیمونه ته چې ګوری نو هلته چې ستاسو کوم کارکنان دی چې هغه ستاسو خلقو له ووټ ورکړے دے نو زما خیال دے دا د هغوو د پاره هم د پیغور خبره ده، نو زما دا درخواست دے چې تاسو حکومت ملګری زمونږه وزیرخزانه ته دا درخواست دے چې کوم Allocations شوی دی نو زما په خیال باندې، ما په تیر شوی په 17-20116 کښې یو خبره کړې وه، زما د علاقې یو سکیم دے، د ستاسته کروړ روپو دے چې په هغې کښې د عنایت الله خان صاحب هم یو سکیم دے، نو ما وئیل چې زمونږ نوسی به د هغې افتتاح کوی؟ دغه خوشحالی او دغه د پل او یا د دغه جوړیدل به هغه زمونږ نوسی کوی ځکه چې زمونږ په وخت کښې خو نه

کيږی، اووه شپيته کاله پس خو به مونږ نه يو ځکه په کال کښې ورته يو کروړ روپئ Allocation کيږی، سږ کال په دې بجټ کښې هم په هغه سکيم کښې زما خيال دے چې څه دوه درې کروړه Allocation شوے دے، زما دا درخواست دے، پکار دا ده اصولاً اخلاقاً چې زمونږ هغه سکيمونه چې هغه جاری سکيمونه دی نو پکار ده چې ټولو نه مخکښې هغه مکمل شی، هغه که په هيلته کښې دی، که هغه په روډ سيکټر کښې دی، که هغه د هسپتالونو په مد کښې دی، نوجناب سپيکر صاحب، په هغې باندې به، ستاسو په وخت کښې مکمل شی، ستاسو په حکومت کښې نو ستاسو هغه کوم Candidate چې اودريږی، اليکشن کوی نو هغوی به پرې فخر کوی چې دا زمونږ په حکومت کښې شوی دی، نو زما په خيال باندې پکار دا ده چې تاسو زمونږ سره په ديکښې تعاون اوکړئ جناب سپيکر صاحب، دے ټولونه غټه او تکليف ده خبره نن چې د کورونا د کومه وباء راغلې ده، ټول ملک ټوله دنيا ترې متاثره ده خو جناب سپيکرصاحب، دا يو حقيقت دے چې په ټول پاکستان کښې چې څومره خلق بهر دی، محنت مزدوری کوی، د هغوی نه څو چنده زيات زمونږ د ملاکنډ ډويژن دا ملګری ناست دی نو زمونږه په لکهونو خلق د ملاکنډ ډويژن او خصوصاً د دير بالا او دير پائيں خلق چې هغه د ګياره لګ بهګ دی، زما د يوې حلقې د يوې صوبائی حلقې دوه اويا زره خلق نن په سعودی عرب کښې محنت مزدوری کوی خو هغوی ته به چې کوم تکليف دے، تيريږی نن او زه وايم که تاسو ماته اجازت راکوئ نو زه به هغه ويډيو تاسو ته، هغه ويډيو پيغام تاسو ته په دې اسمبلئ کښې اوښايم جناب سپيکرصاحب، چې يو کس ټيلی فون کوی، دا وائی چې که مونږ خپل وطن ته در نه اوړلے شو، در نه رغلو نو عنقريب ده چې مونږه هغه ځائې د مرګ شکار شم او زه مړ شم، هغه ماشوم چې د هغه هغه لاش، اوس هغه شان اوشوه، هم هغه شان هغه ماشوم هغه دا، په دې وخت کښې ستاسو په دې مخکښې دے چې دا هغه ماشوم دے چې هغه د بائيس تئيس سال په عمر کښې وی، هغه هلته وفات شو، نو د هغه هغه مور او د هغه پلار هغه فرياد زه د ټريژری او خصوصاً د دې مشرانو منسټرانو صاحبانو او د ايم پی اے ګانو مشکور يم چې هغوی په دې خبره فيصله اوکړه چې مونږه سفارش به کوؤ او يو مونږ به مشترکه قرارداد راوړو او هغه به

انشاءاللّٰہ تعالیٰ لیږو نو هغه قرارداد مونږه لیکلے دے، ټولو ملګرو پرې دستخطونه کړی دی، نو ان شاء اللّٰہ تعالیٰ هغه خو به تاسو وایئ چې سبابه پیش کیږی، سبابه موقع ملاؤ شی ان شاء اللّٰه، نو په هغې باندې زه ستاسو شکریه اداکوم۔ جناب سپیکرصاحب، زه تنقید نه کوم خو زه یو څو تجاویز ورکول غواړم چې هغه تجویزونه دا دی چې زمونږه په ایجوکیشن چې زمونږ تعلیم بنیادی ضرورت دے، تاسو په دې اے ډی پی کښې په دې دوه کاله په دې تیر شوی دوه بجټ کښې تاسو سکولونو د پاره پیسې نه وې مختص کړې او تاسو یو سکیم مختص کړے وو، د هغې د پاره چې مونږ به په پرائیویټ بلډنګونو کښې، د کرائې په بلډنګونو کښې به سکولونه کهلاؤ خو د هغې پی سی ون منظور نه کړے شو، ماته هم پکښې یو دوه سکولونه او دغه ملاؤ شوی وو، یو دوه Directives وو، هغه پی سی ون د سره منظور نه شو، نو زما دا درخواست دے چې تاسو سږکال چې کوم سکولونه اېښودی دی، سل سکولونه تاسو اېښودی دی، هغه سل سکولونه پرائمری، زما خیال مونږ دلته اوس څومره ممبران یو، 146 دی که 136 دی، ممبران، یو زما خیال دے چې یو یو سکول زمونږ نه رسی او یو یو سکول یو یو حلقې دی، دا مونږه نمائندګی کوؤ نو مونږ به تین لاکھ بیس هزار او د تین لاکھ تیس هزار هغه به د دې نمائندګی کوؤ نو چې درې لکهه او شل زره خلق د حلقې جناب سپیکرصاحب، او هغه ته یو سکول هم پوره نه ملاویږی نو زما په خیال۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Windup کړئ جی، Windup, windup کړه۔

<u>صاحبزاده ثناء اللّٰہ:</u> هغه به ډیر وروستو پاتې شی۔ جناب سپیکرصاحب، دا یو خبره کوم، دا یو تجویز مې دے، وزیرصحت هم دے او وزیر خزانه صاحب او د هغه په نوټس کښې راوستل غواړم چې تاسو زمونږه د ترقیاتی سکیمونونه چې دا وباء راغله تاسو په هغې باندې پچاس پرسنټ کټ اولګولو نو زما دا درخواست چې هغه ففټی پرسنټ کټ تاسو په ترقیاتی سکیمونو باندې اولګولو هغه خو څو کاله وروستو لاړو خو زما دا یو تجویز او خپله تلی هم یو ورپسې دفتر ته، دا یو ورکوټے غوندې درخواست مې ورته کړے وو خو لا تاحال په دې باندې د دې منسټر صاحب د وزیر خزانه صاحب د طرف نه د هغې څه پازیټیو جواب ماته نه

دے راغلے خو زہ دا وایم چې تاسو کومې پیسې دې کورونا په مد کښې ورکړې دی، ضلعو ته مو ورکړې دی د خدائے د رضا د پاره او د خپل حکومت د ښه Safe side د پاره زما په خیال باندې لږ تاسو که۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> صاحبزاده صاحب، Windup کړئ، Windup کړئ جی۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> تاسو د صوبائی اسمبلئ د ممبرانو یو کمیټی په هغې کښې اونیسئ او د هغې لږ تحقیقات اوکړئ چې حقیقت دا دے چې هغه پیسې په کوم ځائې کښې خرچ شوې دی؟ جناب سپیکر صاحب، د سرکاری ملازمینو د پاره درخواست کوم چې هغوی ته دې خامخا د مهنګائی په بنیاد د هغوی په تنخواګانو کښې دې اضافه اوشی او جناب سپیکر صاحب، دا یوه خبره کوم د محب الله چونکه پاڅیدلے دے، خو څه کسان ستاسو په دې حکومت Livestock کښې د محب الله صاحب په وخت کښې هم بهرتی شوی وو، شپږ سوه کسان او هغوی نن راغلی دی په دې بهر ځائې کښې ناست دی او احتجاج ئې کولو او د هرې ضلعې کسان وو او د هرې حلقې یو نمائندګان دوه او درې کسان پکښې شامل دی، نو مهربانی دې اوکړی هغه کسان دې نه فارغوی، یو طرف ته وباء ده او بل طرف ته ورپسې تاسو هم ډانګے راواخلئ او د نوکرئ نه ئے فارغ کړئ نو زما په خیال دا خبره دې حل کړے شی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریه جی، شکریه۔ جی جناب احتشام جاوید صاحب، تاسو له مافلور درکړے دے، تاسو وایئ جی۔

<u>جناب احتشام جاوید:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ سب سے پہلے میں سر، اپنی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، باوجود اتنے مشکل حالات کے انہوں نے سر، ایک بہت Positive budget پیش کیا، اگر ہم Compare کریں سر، باقی صوبوں کو تو ہمارا بجٹ سر بہت مثبت ہے، میں اپنی حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ سر، میرا بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی ساتواں سال ہے، ہماری حکومت کا بھی ساتواں سال ہے، ہم ہر سال آتے ہیں یہاں پہ اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ سر، ہم بجٹ پیش بھی کرتے ہیں، ہم بجٹ پاس بھی کرتے ہیں لیکن سر، بجٹ کے بعد اور نئے بجٹ سے پہلے ہم ممبران اسمبلی کو کبھی اعتماد میں نہیں لیا گیا، نہ بجٹ بنانے سے پہلے سر، ہم سے ہمارے حلقوں کی Priorities پوچھی گئیں نہ ہمارے مسائل پوچھے گئے اور نہ ہی سر، ہمیں

اس پہ کوئی بریفنگ دی گئی کہ کتنا فنڈ Utilize ہوا، کتنا فنڈ کس ضلع میں گیا، کتنا فنڈ کس حلقے میں گیا؟ جب تقسیم کا ٹائم آتا ہے سر، کوئی حلقہ اربوں روپے لے جاتا، کسی حلقے میں سر، کروڑوں روپے چلے جاتے ہیں اور کوئی حلقہ سر، لاکھوں سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔ میں اگر سر، پچھلے سال کا ذکر کروں، جناب چیف منسٹر صاحب نے خصوصی مہربانی کی، جتنا ان سے ہو سکا ہے، ان کی مجبوریاں ہیں، ان پہ بوجھ بھی بہت ہے، مجھے سر، اپنے حصہ کا پانچ کروڑ روپیہ ملا لیکن سر، اس فنڈ کو استعمال کرنے کا اتنا مشکل طریقہ رکھا گیا، آپ یقین مانیے سر، آپ کے حلقوں میں آئے وہی فنڈ مارچ اپریل میں سر، وہ فنڈ آئے ہیں اور اس فنڈ پہ سر ہمارے موجودہ ڈی سی صاحب نے جون میں آکے ڈی ڈی سی کی ہے، Release سر، ابھی تک اس فنڈ کا ایک روپیہ بھی ہمیں نہیں ملا، ہمارے حلقوں میں سر بجلی کے بہت مسائل ہیں، ہم تو واپڈا کو فنڈنگ کرتے ہیں Mostly اور جب آپ کے پاس Release نہ ہو سر، آپ واپڈا کو فنڈنگ کیسے کریں گے؟ سر، یقین مانیں اتنا مشکل طریقہ کار ہے، کبھی ہم سے Google maps مانگے جاتے ہیں، کبھی ہم سے Coordinates مانگے جاتے ہیں، کبھی ہم سے آئی ڈی کارڈ کی کاپیاں مانگی جاتی ہیں، یقین مانیں سر، ہم ایک لطیفہ بن گئے ہیں عوام کے سامنے، تو میری سر، یہ گزارش ہے کہ برائے مہربانی سر جتنا بھی ہمارا حصہ بن سکتا ہے، ہمیں تھوڑا دیا جائے سر، ہم زیادہ نہیں مانگتے لیکن عزت دار طریقے سے دیا جائے، امبریلہ سکیموں کا سر اگر میں ذکر کروں، ہمارے حلقوں میں سر یقین کریں اس دور میں بھی پینے کا پانی پیسوں سے خریدا جاتا ہے، پبلک ہیلتھ میں فنڈنگ زیرو۔ سی اینڈ ڈبلیو کی سر میں بات کروں تو میرا اپنا حلقہ تحصیل پہاڑپور پی کے 95 ڈسٹرکٹ نوشہرہ سے بڑا ہو جاتا ہے لیکن ہمیں سی اینڈ ڈبلیو میں سر ایک روپے کا فنڈ نہیں ملتا، ایریگیشن میں سر یقین کریں دسمبر جنوری میں سر نہروں کی صفائی ہوتی ہے اور اس سال اتنا برا حال ہے سر کہ زمیندار ابھی چندہ کر رہے ہیں اور اپنی نہروں کی صفائیاں کر رہے ہیں، نہ ہی سر ہمارے حلقوں کو ایم اینڈ آر مل رہا ہے، نہ ہی کوئی امبریلہ کی سکیمیں مل رہی ہیں Even کہ سر ہائر ایجوکیشن کا آپ Directive چیک کریں، ڈی آئی خان ڈویژن صوبے کا ایک بڑا ڈویژن ہے اور ڈی آئی خان ڈویژن کو اس سے محروم رکھا گیا ہے، ہم ڈی آئی خان سے سر تین تحریک انصاف کے ممبران یہاں پر موجود ہیں، دو ایم این ایز سر ہمارے آئے ہیں، کیا سر ان لوگوں کا حق نہیں بنتا؟ میری سر آخر میں ایک دو گزارشات ہیں، ایک تو سر گرلز ڈگری کالج پہاڑپور، منسٹر صاحب بھی نوٹ کر لیں Rental building میں سر ہے، بچوں کی تعلیم کا مسئلہ ہے سر، Kindly اگر اسکی بلڈنگ کے لئے کوئی فنڈ مختص کیا جائے، ایک اور سر بھی

Women empowerment کی بات بھی ہو رہی ہے، ہماری سر پچھلی حکومت میں ہمیں ایک دستکاری سنٹر ملا تھا، ان کو سر لیٹرز مل گئے ہیں کہ 30 جون کو آپ لوگ Terminate ہیں، آپ کے سنٹرز Close ہو رہے ہیں، برائے مہربانی سر انہی دستکاری سنٹروں کے لئے اگر مستقل بنیاد پر کوئی حل سوچا جائے اور ایک سر میری Personal Request ہے سر، چیف منسٹر صاحب پچھلے مہینوں ڈی آئی خان آئے تھے سر، میرے آبائی گاؤں پنیالا کا انہوں نے ذکر کیا تھا، اسکو تحصیل بنانے کا انہوں نے اعلان کیا تھا اور پچھلی حکومت میں چیف منسٹر صاحب نے، پرویز خٹک صاحب نے مہربانی کی تھی سر، انہوں نے کیبنٹ سے Approval بھی کرادی تھی لیکن الیکشن کمیشن کی پابندیوں کی وجہ سے سر Notify نہیں ہو سکا، برائے مہربانی پنیالا کو سر تحصیل کا درجہ دیا جائے، اسکو عملی جامہ پہنایا جائے۔ Thank you, Sir بڑی مہربانی۔ (تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیصل زیب صاحب۔

جناب فیصل زیب: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ د خپل بجټ سپیچ سټارټ کولو نه مخکښې لاء منسټر صاحب هم دلته کښې ناست دے او زمونږ شوکت صاحب هم دلته کښې ناست دے، یو ځلور پینځه ورځې مخکښې سپیکر صاحب، زما په حلقه کښې یوه ډیره دردناکه واقعه پیښه شوې وه چې په حوالاتو کښې یو کس پهانسی شوې وو جی، نه جرم نه نور څه او د ظلم انتها، نو زه د هغې په شدید الفاظو کښې مذمت کوم او زه به دا غواړم چې لاء منسټر صاحب زما د دې سپیچ نه پس کم از کم په دې یوه خبره تاسو ته هم بریفنګ درکړی او مونږه ته هم اووائی چې اوسه پورې حکومت څه کړی دی؟ په هغې کښې سپیکر صاحب، تیرشوی دوه کالو نه هم دا بجټ دے، هم دا تقریرونه مونږ کوؤ خو ډیر د افسوس سره وایم چې یو ځل بیا بالخصوص زما حلقه په دې بجټ کښېIgnore شوې ده، زمونږه دلته کښې پارلیمانی لیډرز هم خپلې خبرې اوکړې، نورو ممبرانو هم اوکړې، چا په صوبائی لیول باندې اوکړې چا په مرکزی لیول باندې اوکړې خو زه خپل د حلقې غم ژاړم نو چې زما خلقه صحیح نه وی نو زه به د پیښنور خبرې څه کړم او زه به د صوبې او د اسلام آباد خبرې څه کړم؟ سپیکر صاحب، که ایجوکیشن سیکټر ته ګورئ، منسټر صاحب دلته ناست وو، یونیورسټی کالج پریږدئ، یو پرائمری سکول پورې په دې کښې نه دے شامل کړے شوے، نن زما

ماشومان لرې لرې علاقو پورې سفر نه شي کولے، د تعليم نه محرومه وی، د هغې د وجې بيا هغوی لاهور او کراچې ته ځی او مزدوری کوی۔ سپيکرصاحب، که د صحت سيکټر ته ګورو سپيکر صاحب، نو زما په درې تحصيلو کښې صرف او صرف يو ټی ايچ کيو هسپتال دے او يو په چکيسرتحصيل کښې آر ايچ سی ده، ما خپله په دې Coved-19 کښېVisit کړے دے، يقين اوکړئ چې هغوی سره هيڅ قسم ته انتظام په هسپتال کښې موجود نه دے او دومره غټ فنډ هيلتھ سيکټر کښې دوئ اخستے دے، که روډ سيکټر ته ګورو، زه بالکل د سی ايم صاحب شکريه ادا کوم چې په دې اے ډی پی کښې کم ازکم زما د حلقې يو روډ ئے شامل کړے دے خو سپيکر صاحب، زه به په دې فلور باندې ستاسو په موجودګئ کښې د شوکت صاحب په نوټس کښې يوه خبره راولم جی، چې دا شانګله صرف د PK-23 نه ده، دا شانګله په دوه حلقو باندې مشتمله ده، په هغې کښې PK 24 هم راځی، زما د خلقو قصور دا دے چې ووټ ئے ماله راکړے، ګټلې ما ده خو د هغې سزا نه ده پکار چې دې خلقو له ورکړے شی سپيکر صاحب، مونږ خو خوشحاله يو چې زمونږ د شانګلې نمائندګی په دې کښې موجود ده، په کيبنټ کښې ده خو شوکت صاحب چې څه راوړی هغه خپلې حلقې له راوړی، نو زه به دا درخواست کوم چې شوکت صاحب مهربانی اوکړی او زما د حلقې هم لږ فکرکوی۔ سپيکر صاحب، په تير شوې اے ډی پی کښې Least develop چې کوم دغه وو نو په هغې کښې زمونږه ضلعه شامله وه، منسټر صاحب ناست دے، آخر دې خبرې ته مجبوره شوی وو چې اوس به عدالت ته ځو سپيکر صاحب، 30 کروړ روپئ څومره ضلعې چې تير شوې اے ډی پی کښې شامل شوی وو ټولو ته ملاؤ شوې دی او زما په ضلع کښې ضلعی انتظاميه وائی چې دا صرف د PK-23 فنډ دے، د PK-24 نه دے، On record ده داخبره۔۔۔۔۔

(ہال میں شیم شیم کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فیصل خان، Windup کړئ۔

جناب فیصل زیب: نو زه منسټر صاحب ته دا ريکويسټ کوم چې مهربانی اوکړی يا خو راله دا مسئله حل کړی که نه وی هسې هم نه کيږی نو عدالت ته به ځو بيا به ورسره راکاږو۔ زه دلته يو دوه تجويزونه به حکومت له ضرور ورکوم جی، يو دا

چې په تیر شوې اے ډی پی کښې تاسو Rescue 1122 کښې الپوری او بشام سنټر ورکړے وو جی، نو زما به دا ریکویسټ وی د شوکت صاحب په موجود گئ کښې چې دې خل دې مهربانی اوکړی او پی کے 24 کښې یا د پورن یا د چیکسر یا مارتون له دې یو سنټر ورکړے شی۔ دویمه تیر شوی درې څلور کالو نه د چکیسر آر ایچ سی هاسپټل په مخه منظوری کیږی خو اوسه پورې د هغې منظوری اونه شوه، ټی ایچ کیو Up-grade نه شو، نو زه به هیلتھ منسټر ته دا ریکویسټ کوم چې ټی ایچ کیو چکیسر دې آر ایچ سی Up-grade کړے شی۔ سپیکر صاحب، تاسو ته پته ده کورونا وائرس دکوم وباء دا مسئله ده نو په دیکښې زه به هیلتھ منسټر ته وایم چې زمونږ په شانگله کښې

(01) Testing capacity of corona to be increased.
(02) Supply of oxygen tank should be increased; and
(03) We are under staff, so, number of doctors should be increased.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ فیصل زیب صاحب، شکریہ جی۔

<u>جناب فیصل زیب</u>: آخری سپیکر صاحب، یوه خبره کوم جی، یوه خبره کوم جی، ټورازم ته راځم جی، سی ایم صاحب سره دا منسټری ده او زمونږ په شانگله کښې یو ډیر بهترین ځائې دے، زمونږه دسوات منسټرصاحبان هم ناست دی، ایم پی ایز صاحبان هم ناست دی، هغې ته وئیلې کیږی یخ تنگے او زمونږه د شانگلې ډیره خوش قسمتی وه چې تیره شوی پینځه کاله Tourism Advisory زمونږه شانگلې سره وه خو بد قسمتی د شپږ Spots نه علاوه هلته کښې یو څیز هم نه دے شوے، نو زه به دا ریکویسټ کوم چې یخ تنگے دې Tourism spot declare کړے شی او زمونږ په شانگله کښې چې زمونږه په خلقه کښې هم خصوصی چې کوم Main spots دی د ټورازم د پاره، نو کم از کم دا درته زه په گارنټی سره وایم سپیکر صاحب، چې صوبائی حکومت ته او ضلعی ایډمنسټریشن ته ډیره فائده د هغې نه کیږی جی، ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: .Thank you جی، Thank you جی۔ حافظ عصام الدین صاحب۔
(قطع کلامیاں) نه تاسو له موقع درکوم، مخکښې دا اپوزیشن، حافظ عصام

الدین صاحب، نشته؟ سردار محمد یوسف صاحب، نشته۔ جی محترم جناب ہدایت الرحمان صاحب، مولانا صاحب پسې تاسو اوکړئ جی۔

<u>جناب ہدایت الرحمان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، موجودہ بجٹ 2020-21 میں ہمارے ضلع چترال اپر اور لوئر کو یکسر طور پر نظر انداز کیا گیا، یقیناً ہمارا ضلع چترال انتہائی Backwardاور پسماندہ ضلع ہے اور آج تک کسی حکومت نے اس ضلع میں کوئی خاص کارکردگی نہیں دکھائی ہے لیکن ہمارے چترال کے عوام اس مرتبہ تحریک انصاف کی حکومت سے یقیناً یہ امید رکھتے تھے کہ یہ انصاف کی حکومت ہے، اس انصاف کی حکومت میں ہمارے ضلع کو بھی انصاف ملے گا لیکن کوئی خاص انصاف اس حکومت میں بھی نظر نہیں آیا، یقیناً جناب سپیکر صاحب، آپ کے علم میں ہے، ہمارا ضلع ہر سال کسی نہ کسی آفات کا شکار ہوتا ہے، کبھی زلزلہ کا شکار ہوتا ہے، کبھیLand sliding کی وجہ سے، کبھی مختلف آفات سے دوچار ہوجاتا ہے، یقیناً اس مرتبہ یہ جو عالمی وباء آئی ہے، اس وباء کی وجہ سے سکول بند ہیں، بچوں کے اسباق بند ہیں، ہمارے چترال میں نیٹ کی سہولت نہیں جس کی وجہ سے ہمارے چترال کے طلباء تعلیم سے محروم ہیں، لہذا آپ سے خصوصی درخواست ہے کہ فوری طور پر کم سے کم ہمارے چترال کو نیٹ 'فور جی' کی سہولت دی جائے تاکہ ہمارے چترال والے تعلیم سے لگاؤ رکھنے والے اور بچے ہمارے تعلیم سے محروم نہ ہوجائیں جناب سپیکر، اور دوسرا ہمارا سب سے اہم مسئلہ جو ہے یونیورسٹی کا ہے، کئی سالوں سے ہماری یونیورسٹی کے لئے مرکز سے فنڈRelease ہوتا ہے لیکن صوبے سے لینڈ کے لئے اور فنڈ نہ دینے کی وجہ سے ہمارے چترال کی جو یونیورسٹی ہے وہ آگے نہیں بڑھ رہی ہے اس کے لئے زمین نہیں لی جارہی ہے، کام نہیں ہورہا ہے، خصوصی درخواست ہے کہ لینڈ کے لئے فنڈ مختص کیا جائے۔ جناب سپیکر، ہماری سڑکوں کی حالت تو یہ ہے کہ اتنے بڑے ضلع کو، کوئی چودہ ہزار مربع کلومیٹر ہے، اس میں اگر آپ دیکھیں گے کوئی ایک کلومیٹر بھی ایسی سڑک نہیں ہے جو گاڑی چلنے کے قابل ہو اور ہمارے سکولوں کی حالت اگر دیکھیں گے، ہمارے بچے کوئی دس کلومیٹر پیدل چل کر بچے اور بچیاں سکول جانے پر مجبور ہیں تو اس لئے خصوصی درخواست ہے کہ اس مرتبہ ہمارے لئے سکولوں کا خصوصی بندوبست کیا جائے اور موجودہ حکومت میں جو ہمارے مکتب سکول تھے، 140 سکول بند ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے چترال کے بچے انتہائی زیادہ کرب اور مشکلات کا شکار ہیں، ہسپتالوں کی حالت کیا بتائیں، دوائیاں وغیرہ دور کی بات، جو پرانی بلڈنگز تھیں وہ بھی استعمال کے قابل نہیں رہی ہیں، دروازے وغیرہ ٹوٹے ہوئے ہیں، حالات

انتہائی زیادہ خراب ہیں، خصوصی آپ سے درخواست ہے کہ چترال کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ بہت مہربانی، شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، محترمہ شاہدہ وحیدہ صاحبہ، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات و محنت وافرادی قوت): شکریہ جناب سپیکر، میں صرف، میرا بھائی فیصل زیب چھوٹا ہے اور میں انکا بڑا خیال بھی رکھتا ہوں، صرف میں دو تین چیزیں اس لئے بتاتا ہوں کہ پورا شانگلہ میرے لئے میرا گھر ہے اور میں جب بات کرتا ہوں پورے شانگلہ کی کرتا ہوں، پورے خیبر پختونخوا کی کرتا ہوں لیکن چونکہ انہوں نے Specific میرا نام لیا ہے کہ جی میرا حلقہ پی کے 23 اور ان کا PK-24 ہے، شاید بالکل نظر انداز ہے جو میں نے کام کیا ہے جو کہ پی کے 24 میں صرف وہ بیان کرنا چاہتا ہوں PK-23 کو نہیں Touch کرتا ہوں، چکیسر تحصیل میں نے بنائی جو انکا حلقہ ہے، مارتون کی تحصیل میں نے بنائی جو انکا حلقہ ہے، ٹی ایم اے وہاں بن رہی ہے، میں نے بنائی ہے، میں بنا رہا ہوں۔اس کے علاوہ جناب سپیکر، چکیسر روڈ JICA میں ڈالی ہے، پچیس کلو میٹر 60 کروڑ روپے، وہ انکا حلقہ ہے، اس کے علاوہ جو چکیسر ہاسپیٹل کی انہوں نے بات کی، اپ گریڈیشن کا فیصلہ ہو چکا ہے، ان شاء اللہ وہ بھی ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ جو مارتون ہاسپیٹل ہے وہ Complete ہو گیا ہے، ان شاء اللہ میں دعوت دونگا اپنے ہیلتھ منسٹر صاحب کو کہ وہ آئیں Inaugurate کریں، بالکل ان کا حلقہ ہے، یہ ساتھ ہو جائیں اس کو Inaugurate کریں، نہیں تو میں ان کے ساتھ ہو جاتا ہوں، جو جو کمی ہے، اس کے اندر آپ بتائیں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ میں آپ کے لئے لڑونگا، یہ ایسا نہیں ہے کہ بالکل، لیکن میں صرف ایک چیز نوٹس میں لانا چاہتا تھا، ٹورازم، ہمارا جو شانگلہ ہے ٹورازم اس کا سب سے بڑا Potential ہے جناب سپیکر، تو میں ان سے Request کرونگا کہ آپ مجھے ایک یا دو جگہ تو Spots کا بتا دیں کہ آپ کے حلقے میں کونسا Spot ہے، آپ دے دیں تاکہ ہم اس میں شامل کر لیں، ٹورازم میں اور یہ ان سب کے لئے ہے، کوئی اکیلے آپ کے حلقے کی بات نہیں ہے، شانگلہ اگر کوئی بھی آکر دیکھے گا تو ہمیں خوشی ہو گی، انتہائی خوبصورت جگہ ہے اور میں یہ عرض کروں کہ اگر ان کو گلے کرنے تھے تو کم از کم اس رکن اسمبلی سے کرتے جو پانچ مرتبہ قومی اسمبلی کا ممبر چلا آرہا ہے اور ان کے بالکل گھر کے ساتھ ان کا گھر ہے، تو میں تو یہ کہونگا کہ بھائی بھی ان کا President of Pakistan رہا ہے، بہت سارے ایسے رہے ہیں، ان کا میں وہ نہیں کرنا چاہتا لیکن کم از کم گلہ ان سے ہمارا بنتا ہے کہ انہوں نے جو پانچ مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر رہے ہیں، بڑے عہدوں پر رہے

ہیں، منسٹر رہے ہیں تین بار، تو اگر انہوں نے کچھ نہیں کیا ہے اپنے حلقے کے لئے تو وہ تو میرا قصور نہیں لیکن اب میں یہ دو چیزیں میں آپ کو بتادوں کہ یہ دو تحصیلیں میں نے بنائیں تو یہ کوئی کم بات ہے؟ اس میں Jobs نکلیں گی، وہ فیصل زیب صاحب دیں گے، میں نہیں دونگا، اس میں کوئی Job یہ ان کا حق بنتا ہے میں تو ان کے حق کو تسلیم کرتا ہوں اور اس کے علاوہ بھی یہ اگر کوئی ایسی چیز ہے تو مجھے بتادیں کہ یہ کام میں نے کرنا ہے، اگر میں نے انکار کیا ہو تو بتائیں، اگر مجھے انہوں نے ایک کام کا بھی کہا ہو کہ یہ کر کے دیں اور میں نے نہیں کیا ہو تو میں گناہ گار ہوں، باقی جو اپوزیشن کو جتنا فنڈ ملتا ہے شاید ان کو بھی اتنا ہی ملتا ہے، ہم نے ان کا کوئی روکا نہیں، ان کا ایک پیسہ بھی نہیں روکا ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نثار احمد خان صاحب۔

جناب نثار احمد: ډیره مننه سپیکر صاحب، د وخت راکولو۔ زه اول د دې خبرې نه شروع کول غواړم چې یو عجیبه کنفویژن لګیا دے پیدا کیږی، د دړې پرسنټ این ایف سی ایوارډ په سلسله کښې او دا وئیلې شی چې صرف سندھ صوبه مونږ ته نه راکوی، زه دې معزز اراکان نه د دې صوبائی حکومت نه دا غوښتنه کوم چې تاسو هغه Documents راپیدا کړئ چې په هغې کښې ئې دا لیکلی دی چې تاسو به ئې د صوبو نه پخپله غواړئ، په هغې کښې واضحه خبره ده چې وفاق د دې ذمه دار دے چې مونږ ته دړې پرسنټه این ایف سی ایوارډ راکړی او بیا که دا Documents وی نو بیا د دې وضاحت لږ اوکړئ چې په دریو صوبو کښې ستاسو حکومت دے بشمول د پختونخوا چې تاسو مونږ ته څومره خپله حصه راکړې ده او سندھ پاتې شوے دے نو دا یو کنفویژن پیدا کول دی، دا بالکل نه دے پکار، زمونږ چې د خپلو ضلعو نه ډیر په مشکله باندې هلته نه څه پراجیکټ راشی، رامخکښې شی کمیټی کښې میټینګ اوکړی چې کله بیا رااورسی پیښور ته نو بیا دلته په هغې باندې ډی ډی ډبلیو پی میټنګ هیڅ کله نه راغوښتلې شی او په هغې باندې هیڅ خبره نه کیږی، بلکه اوس مو واوریدل او اورو، نه پوهیږم مونږ د New merged دغه ایم پی اے ګان او خصوصاً د اپوزیشن ایم پی اے ګان مونږه ما تیر په دې لس میاشتې کښې زما په علاقه کښې یو کار نه دے شوے، هغې پسې چې دے ایم این اے انخښتې وی، وائی دا کارونه به زه کوم او اوس مې واوریدل چې د سی ایم هاؤس نه به لسټ راځی نو بیا به دغه ډیپارټمنټ مونږ ته

کارونه راکوی، نو نه پوهیږم چې دغه لسټ کښې به بیا مونږه یو که نه به یو، بیا به هم یو بل کال د هغې کارونو نه پاتې کیږو، زمونږ په اے ډی پی کښې هیڅ چې کوم دے فاټا ته دغه نه دے شوے، بلکه یو سکیم شوے دے د ساوتھ وزیرستان د هغه پاور اینډ انرجی په سیکټر کښې، باقی هیڅ نه دی شوی، اخر مونږه هم په دې صوبه کښې ضم شوی یو، د دې صوبې خلق یو، باید چې مونږ ته په دغه نظر کتلې شوې وے څنګه چې تاسو اے ډی پی روانه کړې ده، په تیر کال کښې مونږ ته یو سل دوه اربه روپئ مختص کړې وې او هغې کښې 83 ارب روپئ د ترقیاتی کارونو د پاره وې، دغه شان څنګه چې زما ملګری اووئیل چې 32 اربه د ورانو کورونو وې او دېکښې لس اربه د ځوانانو د پاره وې، په هغې کښې بیا پنځلس اربه روپئ سیکیورټی ته لاړې او د ځوانانو په هغې کښې پینځه اربه لاړې، نو مونږ ته اوښایئ چې هغه نورې پاتې روپئ چرته لاړې، هغه څه خو لاړې سیکیورټی ته، دا مونږ نه چرته لاړې، آیا تاسو ورکړې که ور مو نه کړې؟ او دغه شان اوس تاسو مونږ ته یو سل درې اتیا اربه روپئ کړې دی او دغه کښې مونږ ته یو کم پنځوس اربه روپئ چې دا به تاسو ته په ترقیاتی کارونه لګی، مونږ ته اوښایئ چې آیا مخکښې اولګیدې، دا اوس به هم لګی که به نه لګی؟ د دې وضاحت هم غواړو، دا ورسک ډیم چې مهمند ضلع کښې آباد دے او بل مهمند ډیم په مهمند ضلع کښې جوړیږی، د هغې رائلټی پکار ده، څنګه چې دس پرسنټ کرک ته ملاویږی، پکار ده چې ضلع مهمند ته، اوس د هغې خپله لس پرسنټه خپله حصه ملاؤ شی او دغه شان د مهمند ډیم هغه هم مونږ ته یقینی شی چې د هغې هغه به هم ضلع مهمند ته ملاویږی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نثار محمد صاحب، د یو څیز به زه Correction اوکړم درته، د مهمند ډیم بالکل رائلټی بالکل د مهمندو حق جوړیږی خو ورسک ډیم ډسٹرکٹ پشاور کښې دے، په ریکارډ باندې چې راشی۔

<u>جناب نثار احمد:</u> د هغې به زه تاسو ته تفصیل درکړم، نقشې راواخلې د 1951ء او تاسو نقشه کښې اوګورئ چې دغلته څوک آباد دی، دا د چا ځائې دے او دلته زمونږه دغه کښې خپله کنسټرکشن کارونه په Nomination باندې کړی دی نو چې بیا دا د صوبې حصه وه، ستاسو د پیښور حصه وه نو بیا ما ته په

Nomination ټهیکه ولې ملاؤ شوې وه په دغه ورسک ډیم کښې؟ زما نیکه په هغې کښې د Nomination ټهیکې کړې دی، زما د میچنئ خلقو په هغې کښې۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> د ټهیکدارئ سره د هغې څه تعلق نشته دے، په ریکارډ باندې ډسټرکټ پشاور کښې ورسک ډیم دے، تاسو خپل Budget speech اوکړئ۔

<u>جناب نثار احمد:</u> دغه شان زما نه په مهمند ډیم کښې اته زره پینځه سوه ایکړه زمکه په درې لکهه روپئ باندې ایکړ اغستې شوې ده او چې کله د چارسدې زمکه پکښې لړه غوندې راغلې هغه له شپاړس لکهه روپئ ایکړ ورکوی، تاسو سوچ اوکړئ، تاسو مونږ ته صاحبه لږ توجه اوکړئ څکه چې دا زمونږ خبرې څوک هم نه اوری، هسې هم راسره ناجائزه کوی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> فنانس منسټر صاحب، تاسو دوئ ته توجه شئ، ډاکټر امجد صاحب، تاسو لږ۔۔۔۔۔

<u>جناب نثار احمد:</u> نو اوس زما نه شپاړس ایکړ زمکه نیسی او د هغې ما سره تول او حساب نه کوی، کچ راسره نه کوی او زما د زمکې باړونه تاوخی، زما روزګار پکښې ختم شو۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

<u>جناب نثار احمد:</u> ما له به جی ټائم راکوئ، تاسو ته ما وئیلی وو، زما مسائل ډیر دی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مسائل د ټولو ډیر دی جی، خپل ټائم کښې خبره راغونډه کړئ۔

<u>جناب نثار احمد:</u> نه جی، ټائم به راکوئ، او دغه شان د دې نه چې کوم نهرونه اوخی، پکار ده چې د مهمندو هغه متاثره تحصیلونو ته د هغې نه اوبه ملاؤ شی۔ د غلام خان بارډر مونږه د هغې ویلکم کوؤ چې کهلاؤ شو خو دغه شان د کورسل او نور بند بارډرونه چې کوم دی، دا زمونږ د روزګار بنیادی، دا زمونږ د ملا د هډوکی حیثیت لری، پکار ده چې دغه کهلاؤ شی او زمونږه خلقو ته چې روزګار کوم، هغه خوا مونږ څو نو دغه دې زمونږه په CNIC باندې اوشی څکه چې هر وخت ویزې نه شو لګولې او د ایکس فاټا معدنیات چې څومره زمونږه معدنیات دی نو مونږه وئیل چې مونږ ته دې په دغه معدنیاتو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار خان، Windup کړئ جی۔

جناب نثار احمد: چې په دغه، یو خبره کوم، په دغه معدنیاتو باندې مونږ ته Skill راکړئ چې مونږ وړې وړې کارخانې اولګوؤ، مونږه ډیر زیات معدنیات لرو نو مونږ ته دغه Vision چې د پارټئ د پاره زمونږ د عمران خان صاحب وو، اول ئې چرګې راکړې او بیائې چیلئ راکړې، پکار دا ده چې ما له Skill راکړی چې ما ته Skill ملاؤ شی چې زه د هغې خپل روزګار خاوند شم، په چیلو پسې خو به زما بچے غر ته ځی د تعلیم نه به اوځی او په Skill او په روزګار به زه بچے سکول ته لیږم۔ دغه شان زما په DHQ تاسو د کورونا خبره اوکړله Covid 19 چې هغې کبنې مونږه دومره فنډونه او دومره پیسې ورکړلې، زما ایم ایس وائی، په ریکارډ باندې ده، ایم ایس مې وائی په ریکارډ باندې ده۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ نثار محمد صاحب، شکریہ نثار محمد صاحب۔ محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، (شور) محترمہ شاہدہ وحیدہ صاحبہ، (شور) محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ وحید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر صاحب، ډیره شکریه چې تاسو ما له د بحث موقع راکړه۔ جناب سپیکر صاحب، حالیہ بجٹ عوام دوست بجٹ نہیں ہے کیونکہ موجودہ حکومت نے نہ عوام کو ریلیف دیااونہ عوامی نمائندوں کو ریلف دیاہے، اپنا حق دیاہے، مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتاہے کہ عوام کے لئے تو وعدے کئے گئے تھے جناب سپیکر صاحب، پاکستان تحریک انصاف حکومت میں تو بڑے بڑے دعوے کئے جارہے تھے لیکن انصاف اس حد تک ہے کہ پاکستان میں ایک مثال قائم کردی، وہ یہ کہ بہتر (72) سال میں پہلی مرتبہ سرکاری ملازمین کو بے نوا چھوڑ دیا گیا، ہمارے ملک میں خاص کر پختونخوا کے ہر محکمے سے تعلق رکھنے والے ملازمین نے بے تحاشا قربانی دی ہے، وہ سیلاب کی صورت میں ہو یا دہشت گردی کی صورت میں ہو یا کورونا کے حالات میں محکمہ صحت کے ملازمین، ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف یا دوسرا سٹاف، یعنی چوکیدار سے لیکر سیکرٹری صاحبان تک چوبیس چوبیس گھنٹے ہمارے عوام کی خاطر جان ہتھیلی پر رکھ کر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میری یہ درخواست ہے کہ صوبہ سندھ کے طرز پر اس صوبے کے ملازمین کے لئے کم از کم بیس فیصد تنخواہ میں اضافہ کیا جائے۔ دوسری بات، وقت کم ہے، میں اتنا کہہ رہی ہوں کہ ہمارے صوبے کے ساتھ یتیموں والا سلوک نہ کیا جائے جیساکہ کورونا میں ہر غریب آدمی کے لئے "احساس پروگرام" میں بارہ ہزار روپیہ

فی خاندان جاری کیا ہے، یہ تو اپنا حق مل رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پیسے ناکافی ہیں، فی خاندان کم از کم تیس ہزار روپیہ مقرر کیا جائے اور یہ ہر مہینے پیسے حقدار کو ملے۔ باقی جو ہے "احساس پروگرام" جو ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں حقداروں کو اپنا حق بالکل نہیں ملا اور جو حکومتی بندے تھے انہوں نے اپنے بندے اس میں ڈالے ہیں، ہمارے مردان کے علاقے، میں نے ٹیلی کانفرنس پر ان کے ممبروں کے ساتھ پی ٹی آئی کے ممبروں کے ساتھ کانفرنس کی، انہوں نے کہا کہ جب یہ پروگرام شروع ہو گا تو آپ لوگوں کو اس میں شامل کیا جائے گا لیکن اب تک ہمیں پتہ نہیں کہ کس کو ملے ہیں، کس کو نہیں ملے ہیں؟ جتنے بندے تھے، جو مستحق بندے ہیں ان کو ابھی تک وہ "احساس پروگرام" میں کچھ نہیں ملا، وقت کم ہے صرف اتنا جناب سپیکر صاحب، مہنگائی میں ایک اور بوجھ تلے دب کر دیا ہے، ہر مہینہ ہر ہفتہ نیا بحران شروع ہو جاتا ہے، اگر ایسا ہے تو پھر بجٹ پیش کرنے کیا ضرورت ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، Paper readingبہ نہ کوئ، Paper reading به نه کوئ۔

<u>محترمہ شاہدہ وحید:</u> ترقیاتی فنڈ میں مجھے تین کروڑ روپے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن مجھے ابھی تک وہ تین کروڑ روپے نہیں ملے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تقریباً ایک سال پہلے میرا علاقہ جو ہوتی علاقہ ڈانگ بابا، اس میں ٹینکی تھی جس کا میں نے ان لوگوں سے ذکر کیا تھا، یہ شہرام ترکئی صاحب اس ٹائم میں نے اس کے ساتھ میٹنگ کی کہ یہ ٹینکی گر رہی ہے، لہذا اس کا کوئی بندوبست کریں، ایک سال ہو گیا ہے لیکن نہ وہ ٹینکی بنی اور نہ اس کو پوری طرح گرا دیا ہے، ہمارے ہوتی کے لوگوں کو، گرمی بہت شدید ہے غریب لوگ ہیں، ان کو پانی کی بہت شدید قلت ہے، مہربانی کر کے اس پر ذرا غور کیا جائے اور میرا جو فنڈ ہے اس کو فی الفور اس کا آپ آرڈر کریں کہ مجھے وہ اپنا فنڈ ملے کہ میں اپنے علاقے کے لئے کچھ کام کروں۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عبدالسلام خان، عبدالسلام۔ جناب ریاض شاہین، محمد ریاض شاہین صاحب۔

<u>جناب محمد ریاض:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ۔ شکریه جناب سپیکر، د وخت راکولو۔ د ټولو نه مخکښې به منسټر فنانس تیمور صاحب ته مبارکباد ورکوم د تفصیلي بجټ پیش کولو دپاره جناب سپیکر، زه قبائلي اضلاع کښې شامل ضلع کرم سره تعلق لرم، په دې وجه باندې زه د دې ایوان او ستاسو ټولو

توجه به زه غواړم، د قبائلی اضلاع د پاره جناب سپیکر، کله سابقه فاټا ضم شوې نه وه، د هغې د پاره اے ډی پی کښې چوبیس ارب روپئ به وې د Development د پاره، نو بیا چې کله ضم شوه د دې د پاره یو وعده اوشوه چې لسو کالو کښې به ایک هزار ارب روپئ په دې باندې خرچه کیږی، سالانه سل اربه روپئ، تیر شوے کال په بجټ کښې په دې اسمبلئ کښې قبائلی اضلاع نه یو ممبر هم نه وو، هغې د پاره سل اربو په ځائې باندې هغه وخت کښې درې اتیا اربه روپئ په بجټ کښې واچولې شوې، چې کله مونږ تپوس اوکړو چې سل اربه روپئ وې دا اولس اربه روپئ پاتې دی نو اووئیلې شو چې دا پیسې د اے ډی پی پشان Lapseکیږی نه، د اے ای پی پیسې دی او که دې کال کښې استعمال نه شوې نو راتلونکی کال کښې به دا حساب کیږی، نو بهر حال مونږ خوشحاله شو چې راتلونکے کال لکه بله ورځ چې کوم بجټ خاکه پیش کړې شوه مونږه وئیل چې دې سره به زړې چې کومې 83 ارب نه، سو ارب زمونږ کیدې، اولس اربه روپئ زمونږ بقایا وې، هغه به هم راتلونکی کال کښې شاملیږی او چې کله دا 83 ارب روپئ چې کومې په دېکښې هم 38ارب روپئ خرچه شوه او نوره بقایا پاتې شوې، بیا هم مونږ دا سوچ کولو چې چلو روانه ده معامله، دا Lapse کیږی نه، راتلونکی کال کښې به حساب شی، راتلونکی کال کښې چې کله بجټ خاکه پیش کړې شوه د Merged اضلاع د پاره، نو هغې کښې صرف او صرف 49 ارب د ډیویلپمنټ د پاره پکښې ایښوې شوې وې، مونږ خو وئیل چې دا زړې پیسې به هم چې کوم 62 ارب روپئ په تیر شوی کال کښې پاتې دی او دې کال والا سل اربه روپئ، ټوټل به 162ارب روپئ به زمونږ اضلاع ته ملاویږی، قبائیلی اضلاع ته، په دې باندې به زمونږ ترقی ډیره ښه مخکښې روانه وی او کارونه به کیږی خو چونکه صرف او صرف 49ارب روپئ شوې، آیا په دې سسټم کښې پوهیږو نه دا پیسې به مونږ ته بیا ملاویږی که دا به هم داسې پاتې وی؟ که داسې وی نو مونږ خو تیر شوی سل اربه روپئ کښې هم 38ارب روپئ هغه هم صرف Spendشوې دی، په ګرانټ باندې څه هم نشته، مونږ غواړو چې هغه هم په ګرانټ باندې څه راشی او ورسره ورسره مونږ دا خپل ډیمانډ کوؤ چې دا پیسې چې کومې تیر شوې کال کښې پاتې شوې دی، 62ارب روپئ، هغه هم دې سره په

سلو اربو کېنې، دا سل اربه روپئ را شی او زړې چې کومې دی هغه دې Lapse کیږی نه، هغه پیسې د هم دې سره شاملې شی، چې کومه مونږ سره وعده شوې ده نو مونږ به ترقئ باندې روان وو، مونږ ډیر، اول خو مونږ قبائل چې کوم دلته کېنې هم وروستو پاتې یو او بیا ورسره سپیکر صاحب، ډائریکټ ټلئ اووهلې شی، بالکل نور هم ممبران دی، پکار ده چې خبرې اوکړې شی خو پکار ده چې قبائلو ته خا مخا دېکېنې ټائم ورکړے شی ولې چې قبائل ډیر وروستو پاتې دی په دې شې کېنې۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مونږه تاسو ټول عوام یو، یو خلق یو، دیکېنې مونږه به فرق یو بل کېنې نه راولو، که تاسو هم هغه تاسو ځان Backwardحسابوئ، دا ستاسو غلط سوچ دے، ټول مونږه یو رنګ یو، څوک هم غټ او ورکوټے نشته۔

<u>جناب محمد ریاض</u>: نو غټ او ورکوټے خو دا دے، اوس هم پته لګی چې کله زمونږ قبائل راپاڅی، هغوی د پاره تین منټ وی او نورو د پاره بیس بیس، پچاس پچاس منټ وی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نه نه جی، د ټولو د پاره پینځه منټه باندې زه ټلئ وهمه او ټولو له دوه درې منټه Extra ورکومه جی۔

<u>جناب محمد ریاض</u>: بل امبریله سکیمز مونږ غواړو چې هغه په دېکېنې نه وی، امبریله سکیم چې دے By name سکیمونه دی، په د،کېنې ټول شامل کړے شی ولې چې بیا وروستو چې چا کېنې زور ډیر دے، رسه کشی په دې باندې شروع وی، هغه خپل ځان ته هر څه کش کړی، نو مونږ غواړو چې دا امبریله سکیمونه د دې نه اوځی By name په ضلع باندې او ضلع کېنې بیا یو یو تحصیل وائز سب ډویژن تقسیم کړے شی (تالیاں) او ورسره ورسره زما علاقه چې کومه ده، سنټر کرم، دهشت ګردئ په لپیټ کېنې ټوله قبائلی اضلاع وی خو ورسره ورسره زما علاقه سنټر کرم چې دے، هغه ډیره پاتې ده، زه غواړم هغې د پاره یو میګا پراجیکټ چې دا حکومت ما ته په دیکېنې راکړی او شکریه د ټولو ایوان چې زما خبرې ئے واوریدلې او ستاسو شکریه هم ادا کوؤ، مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب وزیرزادہ صاحب، وزیرزادہ صاحب، جناب غزن جمال صاحب۔

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی برائے محصولات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں دعا کرونگا اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے بھی کیونکہ میاں جمشید اس سے پہلے میرے محکمے کے اس سے پہلے یہ Portfolio ان کے پاس تھا، ان کیلئے محکمے کی سائیڈ سے ہم دعا کرتے ہیں اور ان کے خاندان کیلئے بھی کہ ان کو صبر عطا فرمائے۔ ساتھ ساتھ ہمارے منیر اور کرنئی صاحب، ان کے ساتھ باقی جو ہمارے ممبرز ہیں جو اس بیماری اور اس وباء میں اپنی جان کھو بیٹھے ہیں، ان کیلئے ہم دعا کرتے ہیں اور ان کے خاندانوں کیلئے بھی۔ جناب سپیکر، ایک تو میں اپنی سپیچ سے پہلے ایک دو باتیں کہونگا کہ کل یہ منسٹر فنانس نے کچھ چیزیں Answer کی تھیں، آج مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہی کچھ ایشوز دوبارہ Raise ہو رہے ہیں، کل بھی انہوں نے یہی کہا تھا کہ جنہوں نے کو ئسچنز Raise کئے ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ بیٹھیں تاکہ وہ Answers سنیں، فیمیل پراجیکٹس پر بات ہوئی، بڑی تفصیل سے انہوں نے بتایا کہ کون کونسے Women specific projects آئے ہیں، ان پراجیکٹس کے بارے میں اگر کوئی Observation ہے تو مطلب ان کو چاہیئے کہ وہ یہاں پر Put forward کریں۔ Unfortunately آج پھر وہی بات کہ فیمیل کا ایک پراجیکٹ بھی نہیں ہے، تو جو بتائے گئے ہیں، ان پر تھوڑا سا وہ لوگ اگر زحمت کریں، دیکھ لیں، اس کے علاوہ جو ہے، Lapse کے ایشو کے اوپر کہ فنڈز Lapse ہو رہے ہیں، اس پر بھی فنانس منسٹر صاحب نے بڑا Clearly، واضح طور پر وہ جو Rumors ہیں، وہ ساروں کو مطلب انہوں نے Clearly facts بتائے لیکن آج دوبارہ جو وہی غلط نمبرز ہیں، غلط Facts ہیں، وہ دوبارہ Quote ہو رہے ہیں، تو اس میں میری ان سے Request ہے کہ سارے ممبرز جو ہیں وہ ذرا نمبرز دیکھ لیں اور اس کی Accordingly پھر اپنا Input دیں۔ جناب سپیکر، As Excise and Taxation Minister میں تھوڑا Excise کے اوپر بات کرونگا، پھر Merged اضلاع کے اوپر بات کرونگا، یہ بالکل مجھے Confirm ہے کہ ان کی جو Amusement ہے، جو اپوزیشن سائیڈ سے جو ان کی حیرانگی ہے کہ یہ کس طرح اتنا بڑا ٹیکس ریلیف دیا جارہا ہے لیکن پھر بھی یہ Tax collection کس طرح یہ لوگ کرینگے اور کس طرح انہوں نے یہ نمبر ڈالا ہوا ہے، تو یہ مجھے ان کی جو Amusement ہے، اس کا مجھے اندازہ ہے، یہ ہم نے ٹیکس کے اوپر، پراپرٹی ٹیکس کے ریٹس ہم نے تقریباً کچھ جگہوں میں آدھے سے بھی زیادہ کم کر دیئے۔ اس کے علاوہ اگر ہم بات کرتے ہیں، جہاں پر Dual taxation ہو رہی تھی، ہمیشہ سے ہو رہی تھی، ہم نے وہ Dual taxation ختم کر دی ہے۔ ہم ہوٹل ٹیکس کی بات کریں، ہم اس کے باہر یہ Real

Estate Dealers کی بات کریں، وہاں پروفیشنل ٹیکس کی بات کریں، اس کے علاوہ رجسٹریشن ہم نے بالکل فری کر دی ہے گاڑیوں کیلئے، تو اس طرح کے جتنے بھی، اور ہم نے جو Entertainment tax ہے وہ ہم نے پورے کا پورا ختم کر دیا ہے، تو اس ریلیف کے بعد ان کو یہ حیرانگی ہو گی کہ یہ Tax collect کس طرح ہو گا؟ اس کے بارے میں میں تھوڑا سا واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم Concentrate کرینگے Tax base کو Broaden کرنے میں، ساؤتھ ایشیاء میں ہمارا Tax base سب سے کم ہے، بہت سے ایسے لوگ ہیں جو Afford کر سکتے ہیں لیکن وہ ٹیکس نہیں ادا کرتے، ان لوگوں کو ہم Tax base کے اندر لے کے آئیں گے، ان پر ہم Burden نہیں ڈالیں گے لیکن ان کو وہ اپنا شیئر اس ملک میں ان کو چاہیئے کہ وہ جو Facilities ان کو مل رہی ہیں ان کے Against وہ کوئی نہ کوئی اپنا Input دیں۔ اس کے علاوہ ہم Transparency لے کے آئیں گے، Automation اور GIS mapping کے Through، اس کے ساتھ شفافیت اور جو Leakages ہوتے ہیں سسٹم کے اندر، وہ ہم ختم کرینگے، اس طریقے سے ان شاء اللہ ہمارا جو Revenue base ہے، وہ ہمارا بڑھے گا لیکن سب سے ضروری چیز جو ہم کرینگے، وہ ہے Citizen confidence کو Build کرنا، یہ لاہور میں ایک ریسرچ ہوا تھا ایک Neighborhood کے اندر جس کے اندر انہوں نے Citizens کا Input لیا تھا ڈیویلپمنٹ کی سکیمز کے اندر، اور اس کی اندر 15 to 20 percent willingly increase ہوا تھا Within the tax rate، تو وہی سکیم اور وہی طریقہ کار ہم اپنے سسٹم کے اندر لے کے آئیں گے اور ان شاء اللہ لوگ جو ہیں جب وہ ڈیویلپمنٹ دیکھیں گے اپنے اپنے Neighborhood میں تو وہ Willingly اپنا جو ٹیکس ریٹ ہے وہ یہ بڑھائیں گے اور یہ ویسے ہی ہم ہواؤں میں بات نہیں کر رہے ہیں، یہ ریسرچ کے اوپر کی ہوئی چیزیں ہیں جو پاکستان میں ہوئی ہیں، وہی سسٹم ہم یہاں پر Systematically اپنے علاقوں میں لے کے آئیں گے۔ اس کے علاوہ میں Current اور ڈیویلپمنٹ سائیڈ کے اوپر تھوڑی سی بات کرنا چاہونگا کیونکہ یہاں پر بہت سے لوگوں کے میں مشورے دیکھ رہا ہوں، وہ کوئی Wishful thinking ہے کہ جس طرح یہ پیسے درختوں پر اگ رہے ہیں اور ہمارے پاس Unlimited funds ہیں، آپ Provinces کا اگر شیئر دیکھ لیں تو وہ تقریباً 30 percent development پر لگا رہے ہیں اور 70 percent ان کا Current side پر لگ رہا ہے، فاٹا کے اندر جہاں پر ہم نے Current side کے اوپر اتنا بڑا Burden نہیں ڈالا ہوا تو وہ 55 percent سے لیکر 70

percentڈیویلپمنٹ سائیڈ پر جارہا ہے تو جتنا ہم Current sideکو Heavyکریں گے وہ یادرکھیں تو جو ضروری ڈیویلپمنٹ سکیمز ہیں جن کے بارے میں ایوان میں ہر بندہ یہاں پر آج بات کر رہا ہے، وہ سکیمز ہماری جو ہیں ان کیلئے پھر ہمارے پاس پیسے نہیں ہونگے۔ دوسری، یہ Factsہیں کہ جو گورنمنٹ سرونٹس کی ہم بات کرتے ہیں، ہم نے کورونا وائرس کے Environment میں اس وباء کی وباء کے Environmentمیں ہم نے چیزوں کو دیکھنا ہے اور بجٹ اس کے Accordingly بنانا ہے۔ اگر ہم گورنمنٹ سرونٹس کی بات کرتے ہیں تو ان کی On average Salaries تقریباً 50 percentمارکیٹ سے زیادہ ہیں، ان کی Job Security Existکرتی ہے، اگر ہم یہ Trade off کرتے ہیں کہ ہم کہیں نہیں، انکی آپ Salary بڑھائیں تو Then we will have cut، جو Resourcesہم ڈال رہے ہیں، ان لوگوں کو جو Resourcesہم دے رہے ہیں، وہ لوگ جو Daily wages workers ہیں جن کی Job Security نہیں ہے، جن کی Daily incomeاتنی نہیں ہے کہ وہ اپنا روزگار رکھ سکیں۔ اس کے علاوہ جو پرائیویٹ بزنسز ہیں جو دن بدن بند ہوتے جارہے ہیں اور جن کو Riskاور Financial crunchآرہا ہے، ہمارے پاس پھر وہ فنڈز نہیں ہونگے کہ ہم وہاں پر فنڈز لگا سکیں اور جو گورنمنٹ سروس کے اندر بھی، ان شاء اللہ مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ جو اس چیز کو اس Realityکو دیکھ رہے ہیں، وہ ان شاء اللہ اس Decision میں ہمارے ساتھ ہیں، یہ Tough decisionہے جو ساروں نے لیا ہے، تو ان کی یہ Wishful thinkingہمیں کوئی راستہ بتادیں جہاں سے فنڈ Saveہو سکتا ہے تو بالکل اسکے بعد اس پر بات ہو سکتی ہے لیکن یہ Wishful thinkingجو Cost effectہوگی، ان لوگوں کو پھر یہ لوگ بتادیں کہ ہمارے پاس پرائیویٹ سیکٹر کیلئے پھر پیسے نہیں ہونگے، کسی بھی انکے Jobاور انکی جو سیکورٹی ہے ان کیلئے۔ اسکے علاوہ میں آخری Main issueپر آتا ہوں Merged areasکے حوالے سے، Merged areasکے حوالے سے تھوڑا سا I thinkکیونکہ ایوان میں بہت سے لوگوں کی Merged areasکے اوپر جو توجہ ہے وہ پچھلے سال دو سے ہوئی ہے لیکن میں تھوڑی تاریخ میں I want to give lesson in history for the merged areas. تین Realitiesہیں جن کے اوپر یہ حکومت Faceتھی جب Mergerہوا اور ابھی جب ہمیں جب فنڈز لگانے پڑے، ایک بات یاد رکھیں Merger last dayپر کیا گیا، پچھلی حکومت کو اپنے پہلے دن سے یہ پتہ تھا کہ ہم نے اس علاقے کو Mainstreamکرنا ہے، I personally was involved

They ،لیکن انہوں نے Legislatively کوئی Changes نہیں لے کے آئیں، in that process waited for the last day، کوئی System capacity انہوں نے نہیں بڑھائی، کوئی ایک روپیہ Extra اس علاقے میں نہیں لگایا، آخری دن پر Merger کیا تو ظاہری بات ہے جب نئی حکومت آئے گی ، انہوں نے For example زمین نہیں خرید سکتے تھے، لینڈ ریکارڈ میں ہمیں Changes کرنی پڑیں، مطلب لینڈ جو Laws ہیں، اس میں Changes کرنی پڑیں، سسٹم کی Capacity کو بڑھانا پڑا، تو جو لوگ پوچھ رہے ہیں کہ پہلے دن سے پیسے کیوں نہیں لگے تو یہ اسکی ایک وجہ جو ہے وہ یہ ہے۔ دوسری وجہ اس علاقے میں آپکو بتاتا چلوں، شاید بہت سے لوگوں پتہ نہ ہو، یہ پہلی بار نہیں ہے کہ Merged اضلاع کیلئے فنڈز یا ڈیویلپمنٹ پیسے آئے ہیں، اس سے پہلے بھی 2010-11 وغیرہ میں جب یہاں پر Donors کی طرف سے اربوں ڈالر آئے ہیں، روپے نہیں ڈالر آئے ہیں، اربوں کے حساب سے، اس علاقے میں آج کوئی قبائلی یہاں پر میرا دوست مجھے بتادیں کہ وہاں پر آپکو کام نظر آتا ہے جو کام ہوا ہو، کہیں نظر نہیں آتا، وہ پیسے کدھر گئے کیونکہ وہاں پر کرپشن تھی، Monitoring evaluation کے سسٹمز نہیں تھے، وہ سسٹمز ہمیں ڈیویلپ کرنے پڑے، اس پر بھی ٹائم لگتا ہے۔ تیسری سب سے ضروری چیز اے آئی پی کی جتنی بھی سکیمز تھیں، وہ ساری نئی سکیمز تھیں، جس طرح منسٹر فنانس صاحب نے کل کہا کہ یہ شروع میں سکیمز کا پی سی ون بنانا، اسکے بعد انکی Approval کرنا، انکی Tendering کرنا، اگر آپ باقی علاقوں میں دیکھتے ہیں، باقی صوبوں میں دیکھتے ہیں، وہ اسلئے ہوتا ہے کہ وہاں پر Ongoing Spend سکیمیں ہوتی ہیں، یہ ساری نئی سکیمیں بنی ہیں، تو ظاہری بات ہے کہ وہ پہلے چھ مہینوں میں وہ تیاری کرنے میں ٹائم لگا، اسکے بعد Month on month spending آپ دیکھیں Covid سے پہلے تک، تو ان شاء اللہ کافی تیز ہو چکا تھا اور ہماری Spending کافی اچھی جارہی تھی، Covid کی وجہ سے Break آیا لیکن وہ دوبارہ ہم نے اس کو Take off کر دیا ہے، اس میں کچھ سکیمیں، کچھ Answers میں کرنا چاہونگا، جو کوسچنز یہاں پر Raise ہوئے Merged اضلاع کے حوالے سے، ایک ہوا کہ ہمارا Water level بہت Low ہوتا جارہا ہے، Water level کے حوالے سے سولہ وہاں پر سال ڈیمز بن رہے ہیں، کرم تنگی ڈیم بن رہا ہے، باڑہ ڈیم بن رہا ہے، جاواڈیم بن رہا ہے، مہمند ڈیم بن رہا ہے، چک ڈیم میں دو ارب روپے رکھے گئے ہیں، تو یہ میرے خیال سے اگر یہ Investment آپ دیکھ لیں تو یہ Previous جتنی بھی Investments ہیں، وہ ساری سے زیادہ ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: غزن جمال صاحب۔

معاون خصوصی برائے محصولات: سر، بس ایک منٹ، میں Windup کرتا ہوں۔ ممند کے حوالے سے میں ایک بات بتاتا چلوں، ان کی بات بالکل ٹھیک ہے وہاں پر سکیمز رکی ہوئی ہیں لیکن اس کا جواب میرے خیال سے یہ خود بہتر دے سکتے ہیں کہ کورٹ کیسز انہوں نے وہاں پر کئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے کورٹ آرڈر کی وجہ سے وہاں پر سکیمز نہیں ہو پا رہی ہیں، تو اس میں حکومت کے ہاتھ بندے ہوئے ہیں، وہ کورٹ کیسز یہ لوگ واپس لے لیں تو ان شاء اللہ ان علاقوں میں بھی جو کام ہے وہ بھی شروع ہو جائیگا۔ میں جی اس کے بعد ایک چیز بڑے واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ قبائلوں کے پرابلمز پچھلے ایک دو سالوں سے شروع ہوئے، پچھلے ستر سالوں سے زیادہ ہمیں Neglect کیا گیا اس علاقے کو، جو پچھلی حکومتیں آئی ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی حکومت میں قبائلوں کیلئے کتنے پیسے رکھے، آج کے دور میں بھی این ایف سی کے Through ہمیں نہیں مل رہے، فیڈرل گورنمنٹ Direct transfer کر رہی ہے، پچھلی حکومتیں یہ Direct transfer کیوں نہیں کر رہی تھیں، اسحاق ڈار صاحب کی حکومت میں انہوں نے ایک دفعہ سو ارب روپے رکھے، Allocation releases zero، ایک روپیہ قبائلی علاقوں کے لئے نہیں دیا، اس کے بعد انہوں نے Allocation بھی نہیں ڈالی، تو یہ ان کا جو ہے کہ بھئی ہمارے علاقے کو پیسے ملنے چاہئیں، وہ ملنے چاہئیں ان شاء اللہ یہ حکومت دے بھی رہی ہے، Allocate بھی کر رہی ہے، وہاں پہ ہم Spending بھی کر رہے ہیں But I take it with pinch مطلب with pinch of salt کہ پہلے جب ان کے پاس اختیار تھا، اس زمانے میں کیوں نہیں خیال آیا کہ اب جو ہے وہ سارا خیال آ رہا ہے؟ Sir, last ایک پوائنٹ میں بات کرنا چاہونگا اور میں یہ بھی واضح کہہ دوں کہ اس زمانے میں Global Financial Crisis بھی نہیں تھا جس طریقے سے آج یہ حکومت گزر رہی ہے، اس کے باوجود فاٹا کو اپنا حق دیا گیا ہے، اس میں Reduction نہیں کی Development Fund کی سائیڈ کے اوپر۔ تو یہ جو ہے اس میں میں واضح یہ اگر اپنے آپ کو Redeem کرنا چاہتے ہیں این ایف سی ایوارڈ میں جو ہے جو ان کے ممبرز ہیں وہ Agree کر لیں کہ ہم شیئر دینے کے لئے تیار ہیں تو ان شاء اللہ وتعالیٰ ہمیں اب این ایف سی کے اندر جو ہمارے صوبوں کے اندر ہمارا اختیار ہے، ان کو ہم منوالیں گے لیکن آپ سندھ وغیرہ کو اور باقیوں کو ٹیبل پہ لے کے آئیں تاکہ وہ ہمارا شیئر ہمیں دیں اور آپ اپنے آپ کو، جو Past آپ کا Neglect ہے اس کو آپ جو ہے اپنے آپ کو

Redeem کریں، آخر میں میں یہ کہنا چاہونگا کہ جناب سپیکر، Merged اضلاع ایک بہت Sensitive area ہیں، وہاں پہ کسی بھی نمبر کو Quote کرنے سے پہلے میری یہ درخواست ہوگی کہ ہر بندہ Facts and figures دیکھ لیں، وہاں کے لوگوں کے جو جذبات ہیں، ان کو خواہ مخواہ Rile up نہ کریں کیونکہ یہ باقی ایریاز کی طرح نہیں ہیں، یہ بہت Sensitive area ہے اور اس سے نیشنل سیکورٹی ایشو بن سکتا ہے تو جو بھی ہو Facts and Figures کے مطابق دیں، غلط نمبرز Quote ہو رہے ہیں ہر جگہ میں، اور Background دیکھ کے بندہ دیں، Out of context ایک چیز کو نہیں دینا چاہیئے، تو یہ میری Request ہے، باقی جو ان شاء اللہ یہ ہمارے ساتھ رہیں گے تو ان شاء اللہ اس Merged اضلاع کو بھی ہم اس صوبے کا ایک Active اور ایک Corrective حصہ اور ایک بہت Contributing حصہ بنائیں گے۔ شکریہ۔ (تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you, thank you, ji. محترمہ بصیرت صاحبہ۔

محترمہ بصیرت خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر، شکریہ، مجھے بات کرنے کا موقع دیا آپ نے، بحث شروع کرنے سے پہلے میں Covid-19 کی وجہ سے جو ہمارے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے جو معزز ممبران ہیں جن کی شہادت ہوئی ہے، ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے اور جو ہماری اسمبلی کے نمائندے ہیں یا ہمارے جتنے بھی قوم کے بندے ہیں جو اس سے Affected ہوئے ہیں، اللہ ان کو صحت کامل عطا فرمائے۔ جناب سپیکر، (72) بہتر سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ قبائلی اضلاع کے نمائندے یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں جس کا کریڈٹ میں ملی مشر الحاج شاہجی گل صاحب کو دوں گی۔ جناب سپیکر، پہلی مرتبہ قبائلی اضلاع کو 183 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں، اس سے پہلے فاٹا کے لئے اس سے پہلے 18 سے 25 ارب تک روپے مختص کیے جاتے تھے جس میں سے Hardly سات سے پانچ ارب روپے قبائلی عوام کے ترقیاتی کاموں پہ خرچ ہوتے تھے جناب سپیکر، شرمل واٹر سپلائی سکیم کے لئے تین کروڑ مختص کئے گئے ہیں جس پر میں حکومت وقت کا شکریہ ادا کرنا چاہونگی، اس کی وجہ سے لنڈی کوتل کے عوام کو پانی کی جو مشکلات پیش آرہی ہیں اس میں بہتری ہوگی۔ جناب سپیکر IMU, Independent Monitoring Unit کو ایجوکیشن مانیٹرنگ یونٹ میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور اس کو مستقل کر دیا گیا ہے، جیسے کہ فنانس منسٹر نے کل کہا تھا، انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ فاٹا سیکرٹریٹ کے جو بندے بیروزگار ہو چکے ہیں،

انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے، تو میری ان سے درخواست ہے کہ ان کو بھی مستقل کر دیا جائے تاکہ وہ ان کے جو گلے ہیں یا شکوے ہیں وہ ختم ہو جائیں۔ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا کے Settle اضلاع کے لئے 26 ہزار سکولوں کی بہتری کا بجٹ، سکولوں کی بہتری اس بجٹ کا بنیادی پہلو ہے، تعلیم کی بدولت معاشرے میں ہم خوشحالی اور ترقی لا سکتے ہیں، اگر ہم دیکھیں تو Settled اضلاع میں تین سو نئے سکول 534 سکولوں کی اپ گریڈیشن، 1210 سکولوں کی Uplift کے مقابلے میں ضم شدہ اضلاع میں 73 ہائی سکول، 69 مڈل سکول کی اپ گریڈیشن کے لئے مختص رقم ناکافی ہے۔ جناب سپیکر، جیسے کہ ہم سب کو پتہ ہے کہ قبائلی اضلاع دہشت گردی کی وجہ سے کافی پیچھے رہ گیا ہے اور بہت سے سکول تباہ ہو چکے ہیں، 25 کروڑ کافی ہے لیکن پھر بھی میں حکومت وقت سے درخواست کروں گی کہ اس میں اور بھی اگر مزید بڑھایا جا سکتا ہے اس بجٹ کو، کیونکہ ابھی وہاں پہ بہت سا کام کرنا باقی ہے۔ جناب سپیکر، کہا جاتا ہے کہ ایک لڑکی کو تعلیم دینا پورے خاندان کو تعلیم دینے کے برابر ہے، قبائلی اضلاع، ضلع خیبر تحصیل لنڈی کوتل میں ایک بھی ڈگری کالج نہیں ہے، میری بچیوں کے لئے، میری حکومت وقت سے گزارش ہے کہ جو مڈل سکول ہیں ان کو ہائی، جو ہائی سکول ہیں ان کو ہائر سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری کو Kindly کالجز میں تبدیل کئے جائیں (مداخلت) جب تک جناب سپیکر، Last ،please give me time میں ہے I need two three minutes more, please جناب سپیکر، قبائلی اضلاع میں پیرامیڈیکس، نرسز اور پیرا میڈیکس کی بھرتی کے لئے دس کروڑ روپے مختص کرنا سود مند ہے، اس کی وجہ سے تعلیم یافتہ بچیوں کو روزگار ملے گا جو کہ اپنے خاندان کی کفالت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گی لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہونگی کہ میری وہ مائیں، میری وہ بہنیں جو ہنر مند ہیں لیکن ان پڑھ ہیں، ان کے لئے بھی Small scale پہ کچھ Enterprises شروع کئے جائیں، ان کو Vocational training دی جائے۔ جناب سپیکر، دس کروڑ روپے Blood centre قبائلی اضلاع کے لئے مختص کئے گئے ہیں جس کا میں حکومت وقت کا شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کریں جی، Windup

<u>محترمہ بصیرت خان</u>: Sorry، ڈی ایچ کیو میرے ہاسپٹل میں Blood کی Unavailability کی وجہ سے، بجلی نہیں ہوتی، 24 hours میں 6 hours بجلی دی جاتی ہے، مجھے کہیں کہ اس میں ایک بندہ کیسے

زندہ رہے گا؟ اس کو ایمبولنس کی Facilities، I request the government لیکن میری Request ہے کہ Kindly اس کو Facilitate کیا جائے،۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، Windup کریں۔

محترمہ بصیرت خان: Sir, please, one minute; Sir, one minute. وہاں الیکٹرک سٹی کا جو ان کا وہ میٹر ہے وہ دس کلو میٹر دور گرڈ سٹیشن میں لگا ہوا ہے، کیوں وہاں پہ لگا ہوا ہے؟ وہاں سے لوگوں نے تاریں لی ہوئی ہیں، ان کے جو بل ہیں وہ ختم نہیں کئے جا رہے ہیں، اس کو ادا نہیں کیا جا رہا جناب سپیکر، میری ہیلتھ منسٹر سے گزارش ہے کہ Kindly اس مسئلے کو دیکھیں۔ Last میں میں جو فاٹا کے طلباء کے لئے، Sorry ضم شدہ اضلاع کے لئے جو آپ لوگوں نے سکالرشپ رکھی ہے، میں اس کا شکریہ ادا کروں گی لیکن ساتھ میں یہ بھی جو 'تھری جی' اور 'فور جی' سروسز ہیں، ہمارے طلباء سر، Pandemic situation میں ہم باہر نہیں نکل سکتے، Already ہم تباہ ہو چکے ہیں، ہو چکے تھے، Thanks to you کہ آپ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم ابھی آگے بڑھیں، اگر ہمیں آگے بڑھانا چاہتے ہو تو ہمارے عوام کو، ہمارے بچوں، بچیوں کو 'تھری جی'، 'فور جی' سروسز دو۔ Thank you, Sir.

(تالیاں)

Mr. <u>Deputy Speaker:</u> Thank you, Madam; thank you Madam, thank you very much. Ji, janab Taimur Jhagra Sahib, Finance Minister, for the final speech.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، السلام علیکم۔ ابھی سپیکر، تھوڑا سا عجیب لگ رہا ہے کہ میں کس کو جواب دوں؟ کل بھی یہ Point out کیا تھا، جو تین چار ممبرز ہیں ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، میرے خیال میں کہ اگر کچھ Quarters نہیں بھی رکھتے، یہ بڑا ضروری ہے کہ اس ہاؤس کا Respect رکھیں اس لئے جو اپوزیشن نے سارے پوائنٹس بتائے ہیں وہ نوٹ بھی کئے ہیں اور ریکارڈ رکھنے کے لئے جناب سپیکر، پبلک کو Inform کرنے کے لئے یہ ضروری ہے، میں کوشش کروں گا کہ Windup میں ایک جنرل بات بھی ہو جائے، اور جو بڑے Specific points ہیں ان کا بھی جواب دیا جائے۔ جناب سپیکر، آج ایک Analysis پیش ہوئی ہے، بجٹ کا Neutral commentator ہے جو بجٹ مینجمنٹ پہ ایک ایکسپرٹ ہیں، ان کے اپنے منہ سے جو ہے وہ بہتر نہیں لگتا، ان کی میں Analysis پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے چاروں صوبائی بجٹ کی Comparison کی، حسن خاور صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں:

Overall KP seems to be number one, followed by Punjab. KP number one on protecting development budget, per capita development, spending health budget, increase per capita health budget and overall reforms appetite. Ranking of provincial budget on increase in development spending, number one Punjab and KP, number three Baluchistan, number four Sindh. Ranking of provincial budget on per capita development spending, number one KP, 8957 rupees per capita, number two Sindh, 4800

یعنی سندھ سے

Double per capita development spending, number three Punjab, 3063 and number four Baluchistan, 2674.
Ranking of Provinces on health budget increase, number one KP, 43%, number two Baluchistan, 32%, Number three Sindh, 16%, number four Punjab. Ranking of Provincial Budget on per capita health spending, number one KP, 3492 per capita, number two Sindh, 3364, number three Baluchistan, 2998, number four Punjab, 2582. Ranking of Provincial budget on reforms, number one KP, tax reforms, elimination, integration of redundant taxes, UITC, rationalize rebate efforts for compliance, tax high purification for tourism acknowledges, ballooning government size, growing salaries, pension bill, improving budgeting. Ranking of Provincial budget on reforms, number two Punjab

اور پھر سندھ، بلوچستان۔Ranking of Provincial budget on fiscal discipline

اور یہ Prove کرتا ہے اور یہ ایکسپرٹ یہ KP سے نہیں ہے، نہ پاکستان تحریک انصاف سے، یہاں پہ وہ کہتے ہیں، نمبر ون پنجاب، انہوں نے Surplus دکھائے ہیں، نمبر ٹو کے پی، نمبر تھری سندھ، نمبر فور بلوچستان، یہ نو میں سے سات Categories پہ کے پی کے بجٹ کو بہترین قرار دیا گیا ہے پورے ملک میں (تالیاں) یہ پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کا کوئی ممبر نہیں کہہ رہا لیکن یہ میرے خیال میں اکیلے سے اپوزیشن کے بہت سے جو Concerns ہیں اس کا جواب ہے، اگر میں اس بجٹ کو دوبارہ سے Summarize کروں گا جناب سپیکر، ہیلتھ اور Covid کا بجٹ ملا کے 148 ارب روپے جناب سپیکر، ٹیکس ریلیف کا بجٹ جس میں صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑا ٹیکس ریلیف پیکج، ایک روپے کا ٹیکس زیادہ نہیں کیا گیا، جناب سپیکر، Economy stimulate کرنے کا بجٹ اور Development Spending کا بجٹ اور اس میں میں خصوصی یہ دوبارہ کہوں گا کہ جو چیف منسٹر صاحب کا Vision تھا،

Directly انہوں نے کہا تھا کہ جو ان کا Experience ہے کہ وہ ہر چیز پہ Compromise کرینگے لیکن مشکل حالات میں بھی Development spending پہ نہیں کرینگے اور یہ باوجود مشکل حالات کے اس سال میں بھی جو ہے وہ ثابت کیا، جیسے میں نے کل بتایا، دوبارہ On the record بتانا چاہتا ہوں اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں بابک صاحب کا یہاں پہ کیونکہ انہوں نے ایک سنجیدہ تقریر کی اور وہ As a responsible leader of the Opposition سن رہے ہیں کہ ہم نے چاروں صوبوں میں سب سے زیادہ Development spending بھی کی اور ایک پیسہ بھی Lapse ہونے نہیں دیا، Shortfall funding میں آیا لیکن ایک پیسہ بھی Lapse ہونے نہیں دیا۔ اچھا جی، جناب سپیکر، کچھ جو کل اعتراضات اٹھے تھے، ان کا جواب کل دیا تھا، جو آج اعتراضات اٹھے ہیں، میں تمام اپوزیشن ممبرز کا اور ٹریژری ممبرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنا Perspective دیا، میں چاہتا یہ تھا کہ اگر ایک سنجیدہ تقریر، سنجیدہ پوائنٹس نکلتے تو اس بات پہ ہمیں Advise ملنی چاہیئے تھی کہ اگر Revenue shortfall ہو تو ہم خرچے کیسے کم کریں، اگر Development budget میں Prioritization کرنی ہو تو ہم کیسے کریں، اگر خدانخواستہ Covid کے حالات زیادہ برے ہوں اور زیادہ پیسے چاہیئے تو ہم کیسے وہ کریں؟ روایتی تقریروں سے نہ صوبے کا کوئی فائدہ ہوگا نہ اس ہاؤس میں جو ڈیبیٹ ہے وہ بہتر ہوگی، یہ ہم نے کرنا ہے۔ خیر کچھ پوائنٹس جو ہیں میں ضرور وہ کرتا ہوں، ایک، شیر اعظم صاحب نے بات کی کہ اس گورنمنٹ نے 13 ارب، 13 کھرب روپے خرچہ لیا، یاد رکھیں Again on the record لے آئیں، بڑا Clear ہے کہ اسکا جو میجارٹی حصہ ہے، حالانکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی بات ہے، دو وجوہات سے، نمبر ون جو پانچ سال روپے کو Devalue نہیں ہونے دیا تھا اور اربوں روپے استعمال ہوئے تھے جس کی وجہ سے روپے کو ایک سو پانچ پہ رکھنے کے لئے اس کی جو Devaluation کرنا پڑی اور اگر وہ سالہا سال ہوتی تو بوجھ نہ ہوتا، وہ Devaluation ہوئی، آدھے سے زیادہ پیسے جو ہیں وہ اس کی وجہ اور Basically خزانے کو Political purposes کے لئے استعمال کیا گیا، اس کے لئے جو قرضے لئے گئے، ان قرضوں پہ سود کی ادائیگی کے لئے Unfortunately جن حالات میں گورنمنٹ ملی، وہ پیسے Barrow کرنا پڑے، یہ فیڈرل گورنمنٹ کی بات ہے جناب سپیکر، ہیلتھ پہ مجھے لگتا ہے کہ جو پیپلز پارٹی کے ممبرز تھے ان کو کوئی Instruct کیا گیا بار بار کہ کوئی سندھ اور کے پی کا Contentiously جو ایک Comparison کریں جناب سپیکر، میں نے آپ کو ہیلتھ کے Statistics خود ہی پیش کر دیئے کہ

ہماری جو Health pay per capita spending ہے وہ سندھ سے ڈبل ہے، ہمارا جو صحت کارڈ، میں دوبارہ کہہ دیتا ہوں جو ان شاء اللہ اس سال ہر باشندے تک پہنچے گا، سندھ میں کوئی ایک بندے کے پاس نہیں ہے اور جناب سپیکر، جو ہماری ریسکو سروس ہے جو کہ ان شاء اللہ اس سال 35 اضلاع میں پہنچ جائیگی، سندھ میں ایک تحصیل میں بھی نہیں ہے، ایک تحصیل میں نہیں ہے، (تالیاں) تو یہ ہے فرق۔ (تالیاں) جناب سپیکر، پچھلے پانچ سال میں سولہ ہسپتال بنائے، پچھلے پانچ سال میں ساڑھے تین ہزار Beds add کئے، پچھلے پانچ سال میں ایک ایم ٹی آئی سسٹم لے آئے جہاں پہ ہمارے جو نو ایم ٹی آئیز ہیں، سارا جو ایمرجنسی پررش، جو بھی انکی خامیاں ہوں، وہاں پر پرائیویٹ ہسپتالوں میں نہیں ہے تو یہ تو صرف ہمارے ہیلتھ کے میگا پراجیکٹس اور یہ شیر اعظم صاحب کا جواب، جناب سپیکر، Salaries increase پہ جو بابک صاحب نے بات کی اور جو انہوں نے این ایچ پی پہ بات کی ہے، این ایچ پی پہ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پہلے سے ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ اس صوبے کا مسئلہ ہے اور اس میں ہم کوشش یہ کرینگے کہ جو صوبے کا Perspective ہے وہ ہم ایک ہی بار منوائیں، یہ میں On the record کہنا چاہتا ہوں کہ جو کل بھی میں نے کہا تھا، کل بابک صاحب نہیں تھے کہ اے جی این قاضی فارمولہ کو ہم نے Reflect کیا ہے بجٹ کو، اور پہلی بار Reflect کیا ہے وہ لائن میں ہم نے پیسے اس لئے نہیں ڈالے کہ اگر ہم ڈالتے اور وہ پیسے نہ آتے تو بالکل بجٹ Off balance ہوتا لیکن کبھی پچھلے سال سے پہلے یہ اے جی این قاضی کی لائن نہیں Reflect ہوئی، یہ Reflect کرتے ہوئے ہم اس صوبے کا وہ Stance اور وہ حق جس پہ ہم سب Agree کرتے ہیں وہ On the record لارہے ہیں وہ وائٹ پیپر کی Budget receipt میں بھی ہے، وہ بجٹ بک میں ہے، وہ وائٹ پیپر کی جو این ایچ پی کی سیکشن ہے، اس میں بھی ہے اور ان شاء اللہ اس کے لئے ہم اپوزیشن کی سپورٹ کی بھی Request کرتے ہیں کیونکہ یہ ایک صوبائی معاملہ ہے، پارٹیز کا معاملہ نہیں ہے لیکن یہ بھی ان کو Ensure کرتے کہ اس صوبے کی گورنمنٹ اس کے لئے Continuously اپنی Efforts کرے گی کہ جو بقایاجات ہیں اور جو اے جی این قاضی فارمولا کی Implementation ہے دونوں پہ کام کریں۔ جناب سپیکر Salaries increase پہ میں بعد میں آؤں گا، بابک صاحب چونکہ ایجوکیشن منسٹر بھی رہ چکے ہیں، Obviously جانتے ہیں، انہوں نے یہ اے ایس ڈی اوز پر بات کی یہاں پر، نہایت احترام کے ساتھ جناب سپیکر، ان کے ساتھ Disagree کرتا ہوں، ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ انہوں نے اپنا Perspective دیا، دیکھیں جو

ہمارے پرائمری سکولز ہیں، اگر ہم ایجوکیشن میں ٹیچرز ہیڈ ٹیچرز لائن مینجرز پہ Investment کریں، ہم جہاں بھی Recruitment کرتے ہیں گورنمنٹ میں، اس سے بہتر Recruitment یہ وہ لوگ ہیں اگر وہ سکولوں کو چلاتے ہیں، ہر سکول میں ہر کلاس روم، ہر گھنٹے میں چالیس پچاس بچوں کو پڑھاتا ہے، تو جو یہ Vision ہے کہ جو این ٹی ایس Qualified اے ایس ڈی اوز جو فی الحال کسی ڈی ایچ او کے آفس میں محدود ہوتے ہیں، ان کو کوئی ایڈمنسٹریٹیو کام دیا جائے گا کہ آپ فوٹو کاپی کریں، یہ کریں کہ وہ De-facto ہو، آپ کے ہیڈ ٹیچرز بن جائیں، اس میں Existing teachers بھی Apply کر سکتے ہیں، Fresh بھی کر سکتے ہیں، یہ میں ان کو Assurance دے دونگا کہ یہ ساری Recruitment جو ہوگی یہ On merit ہوگی NTS test کے Through ہوگی، اس میں کوئی Political recruitment نہیں ہوگی، میں یہ فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے سسٹم میں ابھی بھی کیا مجبوریاں ہیں، مجھے جو این ٹی ایس کا سسٹم پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے Introduced کرایا جناب سپیکر، میرے کوئی دو سال ہوگئے Politics میں، مجھے کبھی ٹیچر بننے کی سفارش کرنے کے لئے ایک بھی بندہ نہیں آیا، ایک بھی نہیں آیا، Which means that the system works, which means کہ اس Recruitment میں Hundred percent merit ہے اور ان شاءاللہ یہ کرکے جب یہ ہیڈ ٹیچرز آئیں گے تو پورے صوبے کے سکول مفید ہونگے، وہ چاہے پشاور میں ہو، چارسدہ میں ہو، اورکزئی میں ہو، بونیر میں ہو، ملاکنڈ ڈویژن میں ہو، جہاں پہ بھی ہو جناب سپیکر، اس Type کی Investment تو کرنی چاہیئے، میرے لئے تو یہ Development budget سے بھی زیادہ Important development spend ہے تو یہاں پہ اختلاف رائے ہو سکتا ہے لیکن جیسے میں بابک صاحب کی Opinion کی قدر کرتا ہوں And I am sure، مجھے یقین ہے کہ یہ بھی اس Perspective کے بارے میں سوچیں گے اور جیسے انہوں نے تجویز دینے کی کوشش کی، وہ ضرور دینگے۔ جناب سپیکر، اسی طرح جو Voucher scheme کی بات کی، اس میں خامیاں تھیں جو رپورٹ ہوئیں، ہم نے ایکشن لیا، نیب کیس بھی گیا، یہ میں کہہ دوں کہ بہت سی جو رپورٹنگ ہوئی تھی اس قدر پہ Discrepancies نہیں تھیں لیکن جہاں پہ دیں وہاں پہ Zero tolerance for any kind of corruption or misuse اور اسی لئے یہ جو Vouchers scheme اس کو Completely ہم Digitalized کر رہے ہیں تاکہ یہ Fully شفاف ہو، یہاں پر جس کی بھی Accountability کرنا

پڑے گی Fully وہ Accountability جو ہے وہ ہو گئی، اسی طرح جیسے بابک صاحب نے تجویز دی، ہم ایک نہیں، یہاں پر تین چار بڑے Innovations لارہے ہیں، پانچ سو نئے کیمونٹی سکولز جہاں پر ہم ٹیچرز کو بیس ہزار روپے کی سیلری دینگے، New Schools Initiative جس میں ہم پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ پارٹنر کرینگے کہ پرائیویٹ سیکٹر گورنمنٹ کے ساتھ چونکہ وہ جلدی سکولز بنا سکتا ہے Low performing schools ہم پارٹنر شپ لانے کی کوشش کریں گے جو پوری دنیا میں Tried and tested method ہے اور ان شاء اللہ اس سال ہم سیکنڈ شفٹ سکولز بھی شروع کرینگے، تو ہماری Up gradation بھی ہو گی، نئے سکولز بھی بنیں گے لیکن جلدی Capacity increase کرنے کے لئے ہم یہ سارے Innovations ان شاء اللہ لائیں گے۔ جناب سپیکر، جو کرک کے بارے میں بات ہوئی، کرک کی گیس کی، میں بالکل مانتا ہوں کہ یہ ایک افسوسناک بات رہی ہے کہ ہم نے Generally پاکستان میں، Generally بات کر رہا ہوں، ان چیزوں میں جہاں سے گیس نکلی، جہاں سے Natural resources نکلے، ان کو جس طریقے سے حق دینا چاہیئے تھا وہ اس سپیڈ سے نہیں دیا، اس پر ہم کام کر رہے ہیں، کوہاٹ ڈویژن کے لئے تو ایک بہترین Kohat Division Development Program اس Oil & Gas Royalty سے جس میں جناب سپیکر، اگر ماضی میں کوئی زیادتیاں ہوئی بھی ہیں، اس کی وجہ سے صرف رائیلٹی نہیں، اس میں صوبہ بھی اپنا شیئر ڈالے گا، Over and above the royalty وہ پندرہ ارب روپے کی سکیم ہو گی جس میں پھر صوبہ بھی اپنا شیئر ڈالے گا اور اس میں صرف جو ایک چھوٹے موٹے کام نہیں، بڑے Development کے پراجیکٹس بھی ہونگے، اے ڈی پی کے علاوہ، اے ڈی پی میں Reflected ہیں اور ضرور ماضی کی وجہ سے یہاں پر کوئی تلخیاں کوئی Concerns آتے ہیں لیکن گورنمنٹ کی Seriousness کو دکھاتے ہوئے آپ نے جناب سپیکر، آج نوٹ کیا ہوا ہو گا کہ لاء منسٹر جو Parliamentary affairs کو بھی دیکھتے ہیں، وہ آج لیٹ تھے، وہ اس لئے لیٹ تھے کہ وہ کرک اور کوہاٹ ڈویژن کے ایم پی ایز کے جو Concerns تھے ان کو Solve کرنا چاہتے تھے اور ان کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور میرے خیال میں اس میں بہت حد تک کامیاب بھی ہوئے لیکن یہ ہماری گورنمنٹ کی Commitment ہے کہ ہم ان شاء اللہ انصاف کرینگے، کرک ڈسٹرکٹ کے ساتھ بھی، کوہاٹ ڈویژن کے ساتھ بھی، ساؤتھ کے ساتھ بھی، چترال کے ساتھ بھی، نارتھ کے ساتھ بھی، ٹانک کے ساتھ بھی، ہزارہ ڈویژن کے ساتھ بھی، پشاور ویلی کے ساتھ بھی، سب کے ساتھ

سوات اور ملاکنڈ ڈویژن کے ساتھ بھی۔ جناب سپیکر، بہت سے ایم پی ایز نے اس طرح ایک اور جو بڑی ضروری بات کی، لوکل گورنمنٹ الیکشن کی، جناب سپیکر، میں یہ Clear کرنا چاہتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ الیکشن پہ وہ جو دو سال کا ایک ٹائم فریم دیا ہے وہ صرف اس لئے دیا ہے کہ ایک ایمرجنسی کے تحت ہمیں Provision ہوتی ہے اور وہ دو سال آج سے نہیں شروع ہوتے، وہ دو سال اس وقت سے شروع ہوتے جب وہ Local Government Bodies dissolve ہوئیں، یعنی اس میں ایک سال جو ہے وہ گزر گیا ہے، تو یہ تو صرف Crisis پہ Depend کرتا ہے لیکن اس پہ جناب سپیکر، کوئی شک نہ ہو کہ گورنمنٹ یہ الیکشن کرنے کے لئے تیار ہے، Fully committed ہے، جیسے ہی Possible ہونگے، جتنی جلدی Possible ہونگے ہم تو اس کو جناب سپیکر، کل کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں Health and safety کا لوگوں کو ان کو خیال رکھنا پڑے گا جیسے مجبوراً ہمیں سکول بند کرنا پڑے اور وہ یہ دیکھ کے جیسے اس کے لئے ایک Safe طریقہ نکلے جلدی سے جلدی ہم کرینگے، یہ بھی بات On the record آ جائے اور ایک میں بابک صاحب کو یقین دلانا چاہونگا اور دوبارہ سے میں یہ On the record لانا چاہتا ہوں اور یہ بھی On the record لانا چاہتا ہوں کہ اس میں بابک صاحب کا ایک خاص Positive role تھا کہ میں نے کل بھی یہ بات کی، آج دوبارہ کرتا ہوں کہ جو اس اسمبلی میں جو روایت برقرار رہی اور جو اپوزیشن نے بجٹ سپیچ کو سنا، اس سے یہ اسمبلی بھی، پاکستان کی باقی اسمبلیوں سے بہتر Highlight ہوتی ہے اور جناب سپیکر، اس سے اپوزیشن کا Role اور اپوزیشن کا کردار اور اپوزیشن کا Character بھی جو ہے (تالیاں) وہ In this case بڑا اچھا دکھائی دیتا ہے، اگر یہی Spirit رہا اور اگر نہ بھی رہا، یہ تو میں Already commitment کرنے کے لئے تیار ہوں کہ Off course یقیناً ہم جیسے گورنمنٹ کے حلقوں کا خیال رکھیں ہم اپوزیشن کے حلقوں کا بھی خیال رکھیں کیونکہ یہ بابک صاحب نے یقین دہانی جو ہے وہ مانگی، یہ میں ضرور کہونگا کہ جتنا Atmosphere بہتر رہتا ہے اور اس اسمبلی کی Proceedings کو کورٹ میں نہیں چیلنج کیا جاتا، تو جو کام آرام سے ہو سکتا ہے اس میں کوئی Stoppage نہیں آنی چاہیئے تو اگر ہمارے ایشوز ہیں اس پہ ہماری بابک صاحب سے بھی بات ہوئی ہے، باقی بھی اپوزیشن کے لیڈرز سے بات ہوئی ہے، ایشوز آئیں گے، Misunderstanding آئے گی، اگر ہم نے یہ مل بیٹھ کر Solve کی، پارلیمنٹ میں Solve کی، Parliamentary norms اور جو جناب سپیکر، سیاستدان کو ایک ٹریننگ دی جاتی ہے، ہر ایشو کو Negotiations through solve کرتے

ہوئے تو یقیناً I think اس سے اپوزیشن کے ممبرز کے لئے بھی بہتر ہو گا، گورنمنٹ کے لئے بھی بہتر ہو گا اور اس صوبے کے لئے بھی بہتر ہو گا، میری صرف اپوزیشن سے یہ Request ہو گی کہ آپ ایک قدم بڑھائیں، گورنمنٹ ہمیشہ آپ کے لئے دو قدم بڑھائے گی۔ جناب سپیکر، سردار خان صاحب نے بات کی Tourism development کی، اس کے Again میں On the record بتانا چاہتا ہوں کہ کاش یہ Covid نہ آتا اور Already tourism میں ایک Record investment ہوئی تھی اور اس کا Result بھی آیا تھا جو پچھلے سال بیس لاکھ سے زیادہ Tourists اس صوبے میں آئے تھے، ٹورازم میں جو ہمارے بڑے بڑے پروگرام ہیں جن کی Investment ہو رہی ہے، جو KITE Program ورلڈ بینک کے ساتھ سو ملین ڈالرز یعنی پندرہ ارب کا اور جو پانچ بلین کا سپیشل پیکج ہے وہ پورے صوبے کے لئے نہیں، وہ دو ڈویژن کے لئے ہی ہے، ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن جو obviously باقی صوبے میں بھی ٹورازم کا Potential ہے لیکن چونکہ ان دو ڈویژن کو Competitive advantage ٹورازم کا ہے تو ان کے لئے اس میں جو ہے وہ کام ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، پی ایم ایل این کی ایک خاتون ایم پی اے نے دوبارہ سے وہ خواتین کی سکیمز کا ذکر کیا ہے، اس پر میرے Colleague غزن نے بھی بات کی، یہ میں ضرور جو ہے خواتین ایم پی ایز کو کہنا جو ہے وہ چاہتا ہوں کہ Obviously یہ ہاؤس خواتین کے لئے زیادہ کر سکتا ہے اور زیادہ کرنا چاہیئے اور ان شاءاللہ ہم زیادہ کریں گے اور اگر کہیں پر کوئی Gap ہے تو وہ ہم سال کے دوران بھی Fill کرنے کی کوشش ضرور کریں گے، جو خواتین کے لئے جو سکیمز جو مختص ہوئیں ہیں تو ان کا بھی میں نے ذکر کیا، میں نے کل بھی اور آج بھی کہا، میں نے پوری بجٹ سپیچ میں نہ خواتین کا ذکر کیا نہ مردوں کا کیا اور یاد رکھیں Again یہ صرف اس کے لئے نہیں کہ 99 percent سکیمز ایسی ہوتی ہیں کہ جو سب کے لئے ہوتی ہیں لیکن Obviously خواتین کو جیسے ہم نے نمائندگی دی ہے، ایسے یہ ان کے لئے Special windows بھی ہونی چاہیئے اور اس کی مثالیں میں نے کل بھی دیں لیکن یہ میں بڑی Seriously request کروں گا کہ جو خواتین ممبرز پورے صوبے کی خواتین کو Represent کرتی ہیں اور یہ گلہ کر رہی ہیں، ان کو کم از کم کوئی ایک سکیم Suggest کرنی چاہیئے تو میرے خیال میں یہ، یا میرے خیال میں یہ خواتین کو Interest free loans دینے چاہئیں یا ان کے لئے جو ہے کوئی Skills and Vocational Centers ہونے چاہئیں، وہ Input دینے کا ٹائم بجٹ سے پہلے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو بابک صاحب نے ایک بات کی، کہ جو ان کو بجٹ پر Brief دینا چاہیئے تھا، یہ Open تھا، ہم

اس میں As the Government and the Opposition، کی ڈسکشن پر دو تین چیزوں نے Unfortunately بجٹ پر ٹائم نہیں آیا لیکن یہ میں ضرور On the record لانا چاہتا ہوں، مشکل سال ہوگا، اس میں ہمیں اپوزیشن کی سپورٹ کی بھی ضرورت ہوگی اور ان کی تجاویز کی بھی ضرورت ہوگی کہ ہم ایک ایسے مشکل سال میں اخراجات کیسے Manage کریں، Revenue کیسے بڑھائیں، Development spending زیادہ سے زیادہ کیسے کرنے کی کوشش کریں؟ تو جناب سپیکر، Again میرا آفس ہر وقت تیار ہے کسی سے بھی Engage کرنے کے لئے اور میں بابک صاحب کے ساتھ علیحدہ بات ضرور ابھی کروں گا کہ اس کے بعد ہم کیسے ایک Regular update بجٹ کے Matters پر اپوزیشن کو ماہوار بھی میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ جناب سپیکر، ایک میں ضرور، کیونکہ میرے خیال میں اس اسمبلی میں زیادہ تر اس اسمبلی کی ہی باتیں کرنی چاہئیں تو انہی پی ایم ایل این کی ایم پی اے نے جو ذکر کیا کہ پتہ نہیں پی ٹی آئی کی جو لیڈر شپ ہے وہ یہ کہہ رہی ہے کہ ایک لیڈر اور دوسرے لیڈر کے درمیان وہ نہیں، جناب سپیکر، وہ عمران خان، پرائم منسٹر عمران خان اور پی ٹی آئی کی لیڈر شپ کے بارے میں بات کرنے سے پہلے میں ان کو یہ ضرور کہوں گا، Again ہیں نہیں لیکن یہ On the record ضرور آجائے کہ آپ کی اپنی لیڈر شپ، چلیں False نہیں کہتے لیکن Dubious ضرور کہہ دیتے ہیں میڈیکل ریکارڈ لاکر اور Platelets, کے ریکارڈ لاکر لندن جاکر وہاں Harrods کے سامنے کافی شافی Enjoy کریں جبکہ پورا ملک کورونا وائرس کے چیلنج سے نمٹ رہا ہے اور اپنے لیڈرز کا احتساب آپ نہ کریں، حالانکہ ان کو ہونا جو ہے وہ جیل میں چاہیئے، وہ اپنے Colleagues بھی بیس سال پہلے بھی وہ اپنے Colleagues کو جیل میں چھوڑ گئے تھے، آج بھی اپنے Colleagues کو جیل میں چھوڑ کر وہاں لندن میں وہ Espresso coffee ہم ضرور پیئیں لیکن باقی پارٹیوں پر تنقید جو ہے وہ ہم ضرور کریں اور جناب سپیکر، یہ ویسے As a fun نہیں کہہ رہے، مجھے یاد ہے کہ جو ہماری اپوزیشن کی اور پارٹیز جس وقت میں، یہ تو ہم نے اپنے جیسے اے این پی کے بھائیوں سے بھی سیکھا کیونکہ انہوں نے دو بار ان کے ساتھ Coalition Government چلا کر یہی Feedback ہمیں دی کہ ان کے ساتھ جو ہے کم از کم اس صوبے کے لحاظ سے یہ ہوگا لیکن یہ جو جیسے کہتے ہیں انگریزی میں کہ People in glass house should not throw stones at each other. تو یہ میں کہتا ہوں کہ دوسروں کی لیڈر شپ کے بارے میں کمنٹری کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لیں کہ آپ کی اپنی لیڈر شپ، اپنی پارٹی کے

باقی لیڈرز کے لئے کیا مثال جو ہے وہ Set کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، جو ہمارے ٹانک کے ایم پی ایز ہیں، انہوں نے بات کی کہ ڈاکٹرز نرسز وہاں پر جو ہیں وہ Required ہیں، انہوں نے ٹانک کے ایشوز کی بات کی اور جیسے بٹنی صاحب نے اور اسی طرح جس نے بھی اپنے اضلاع، کیونکہ سارے اضلاع پسماندہ ہیں، سارے اضلاع میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے، ان شاءاللہ محدود وسائل میں مشکل سال میں ہم سب کوشش کریں گے کہ ہم سب کو سپورٹ دیں لیکن یہ ڈاکٹرز اور نرسز کے لحاظ سے میں کہہ دوں کہ یہ Corona outbreak کے دوران چیف منسٹر صاحب نے Personal interest لیتے ہوئے دو ہزار Plus ڈاکٹرز کی Recruitment کرائی، ان کو فیلڈ میں Deploy کیا کورونا وائرس کے لئے، ہم نے ڈاکٹرز، میڈیکل پروفیشنلز، پیرا میڈیکس، نرسز، مائیکرو بیالوجسٹس کے لئے ایک Special Locum Scheme سکیم بنائی جس میں اٹھارہ ہزار Applications آئیں جن کی Deployment ابھی شروع ہو جائے گی اور وہ Open ہے Applications کے لئے کیونکہ ایسے ٹائم میں ہمیں اور بھی لوگ چاہئیں، تو یہ بھی ضروری ہے لیکن ان شاءاللہ اس سال میں ہماری کوشش ہو گی کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ بہت سے ہسپتال ایسے ہیں جو یا تیار ہیں، ان کو Operationalise کرنے کے لئے Equipments چاہئیں یا جن میں تھوڑی سی Maintenance چاہیئے یا جن کو سٹاف چاہیئے، ہم کوشش کریں گے کہ One by one چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ ہماری پہلی Priority ہو گی اور ہم یہ کوشش کریں گے کہ جیسے ہی یہ بجٹ سیشن ہو جائے، میری اپنی Commitment ہے کہ میں کوشش کروں گا کہ ایک ایک ضلع میں جا کر چاہے اس میں کورونا وائرس ہونے کا رسک بھی زیادہ ہو کہ In person کہ وہاں پر گورنمنٹ کے ایم پی ایز ہوں، اپوزیشن کے ایم پی ایز ہوں، ان سے Request کروں گا کہ ساتھ جائیں تاکہ وہ Health facilities دیکھیں اور کوشش کریں کہ وہاں پر جو کام کرنا ہو وہ Expedite کریں کیونکہ کبھی ہم نے یہ نہیں کہا کہ ہمارا ہیلتھ سسٹم Perfect ہے۔ جناب سپیکر، ایک اے این پی کے بڑے Educated MPA ہیں، انگریزی ان کی کافی اچھی ہے، انہوں نے اعتراض کیا، حالانکہ کل انہوں نے بتایا تھا کہ انہوں نے دوبارہ سے، میں نے یہ بھی Clarify کیا تھا، وہ سپیچ کے بارے میں کوئی رول شول کہہ رہے تھے کہ As per the rule جناب سپیکر، کہ مجھے لکھنی چاہیئے تھی، میرا یہ تیسرا سال ہے یہاں پر تو Party affiliation, setting it aside میرے خیال میں پولیٹیکل کلاس کو یہ فخر ہونا چاہیئے کہ جو ہمیں کاغذ دیا جاتا تھا جس سے ہم پڑھتے تھے اور اس میں وہی

چیزیں جو ہیں، وہی آپ 1947 سے پکڑ کر ایک ہی بجٹ تقریر تھی کہ اگر کوئی Effort کرے کہ وہ خود سے پڑھے تو میرے خیال میں بہتر ہے لیکن یہ On the record ہم Clarify کر دیں، دو جگہ جو ہے Budget documents کا جو ذکر ہے جناب سپیکر، وہ Constitution of Pakistan کے آرٹیکل 120 میں ہے:

"120. (1) The Provincial Government shall, in respect of every financial year, cause to be laid before the Provincial Assembly a statement of the estimated receipts and expenditure of the Provincial Government for that year, in this Chapter referred to as the Annual Budget Statement.

(2) The annual budget statement shall show separately__

(a) The sums required to meet expenditure described by the constitution as expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund; and

(b) The sums required to meet other expenditure proposed to be made from the Provincial Consolidated Fund;"

I am sure کہ چونکہ ان کی انگریزی اچھی ہے، مجھے یہ Translate کرنے کی ضرورت نہیں ہے جناب سپیکر، اور Similarly جو Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 جو کتاب ہے، اس میں جو بجٹ کے بارے میں لکھا ہے اور جو بجٹ سپیچ کے بارے میں لکھا ہے، یہ ہے آرٹیکل 138 اور آرٹیکل 138 جو ہے جناب سپیکر، وہ یہ کہتا ہے کہ:

138. Presentation of the Budget. "The budget shall be presented by the Minister for Finance."

اور 139 کہتا ہے جناب سپیکر،

139. Budget not to be discussed on presentation. "The only proceedings with reference to the Budget on the day which the Budget is presented shall be the speech of the Finance Minister when presenting it.

Speech جناب سپیکر، حالانکہ ان کی انگریزی اچھی ہے لیکن Just in case اگر کوئی Confusion ہو، Speech کی Definition اگر ہم نکالیں تو وہ کہتے ہیں جو ایک بندہ بولتا ہے، Writing الگ ہوتی ہے، تو یہ صرف On the record آجائے کہ کوئی Rule جو ہے کوئی Requirement جو ہے جناب

سپیکر، وہ Contravene نہیں ہوئی اور جب ایک بار Clarification بھی ہو گئی، یا تو وہ اپوزیشن ممبرز ایک ہی بار وہ Clarification سن لیں، اگر وہ نہیں سنتے تو پھر ان کو اس اسمبلی کے ممبرز کو گمراہ نہیں کرنا چاہیئے ورنہ ویسے ٹائم ضائع ہو گا لیکن جناب سپیکر، اس میں اس میں سزائیں بھی موجود ہیں اور اس میں یہ بھی لکھا ہے، اگر ہم میرے خیال میں اس کا جو Rule، اس میں سزا نہیں دیتے لیکن اس میں جناب سپیکر، یہ لکھا ہے، Repetition تو یہ چیزیں ویسے Repeat نہیں کرنی چاہئیں، یہ میرے خیال میں ہے Rule 207 تو میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ Again میں جناب سپیکر، ان کو یہ بھی Offer کرتا ہوں کہ صرف ان کو میں فنانس پر نہیں حالانکہ میری اتنی وہ نہیں ہے میں Minister for Law سے بھی کہوں گا کہ اگر ان کو چاہیئے تو ان کو بزنس رولز کی بھی ایک ٹریننگ دے دیتے So that they are in a better shape to be able to comment and use them correctly. بلکہ جناب سپیکر، ان کے پاس تو اتنے اچھے ممبرز ہیں جو آج موجود نہیں ہیں، کل بھی نہیں موجود، اپنی تقریر کے بعد چلے گئے تھے، جو کہ ماہر ہیں، ہر دو منٹ کے بعد اٹھ جاتے ہیں، یہی کتابیں Raise کرتے ہیں اور اونچی آواز میں بات کرتے ہیں، تو اگر ان کو لاء منسٹر سے یا میرے سے سیکھنے سے کوئی تکلیف ہو تو ان سے بھی ضرور سیکھ سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، اس میں ایک چیز جو ہے وہ کہنا شاید نہیں چاہیئے تھا لیکن پہلے اس پر آتے ہیں، ایک چیز یہ Salaries پر بار بار آئیں گے جناب سپیکر، میرے Colleague غزن صاحب نے بھی بتایا، یہ یاد رکھیں، یہ بجٹ یہ گورنمنٹ سرونٹس کے لیے بھی ہے لیکن اس صوبے کے عوام کے لئے بھی ہے، یاد رکھیں کہ یہ پیسے جو سارے ہیں جو ایک روپے گورنمنٹ اپنے آپ پر نہیں Spend کرتی اسی لئے نہ ہم نے اپنی تنخواہ بڑھائی ہے، Last year کم بھی کی تھی، اسی لئے نہیں بڑھائی تا کہ وہ جو ساڑھے تین کروڑ عوام ہیں ان پر لگے، پوائنٹ سکورنگ کے لئے ٹھیک ہے لیکن ایسے Covid کے وقت میں ہمیں پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنی چاہیئے، جس دن، ہم ان شاءاللہ کوشش کریں گے کہ گورنمنٹ سرونٹس کے لئے صرف تنخواہیں نہیں کہ ان کو بہتر میڈیکل انشورنس بھی دیں، ان کو بہتر لائف انشورنس بھی دیں، ان کے لئے بہتر ہاؤسنگ پالیسی بھی بنائیں، ان کے لئے بہتر Car ownership policy بھی بنائیں کیونکہ بہت سے جدید طریقے ہیں جس سے سارے گورنمنٹ سرونٹس کی جو جس کو انگریزی میں Compensation یا Salaries and benefits کہتے ہیں وہ بہتر ہو سکتے ہیں، ان پر آئیں مل کر بات کریں اور یہ میں نے کہا تھا کیونکہ دو تین ایم پی ایز نے بجٹ سے پہلے یہ سوال Submit کیا تھا کہ ہم چاہتے ہیں کہ سارے گورنمنٹ سرونٹس کی تنخواہیں ڈبل ہوں، میں ابھی بھی یہ On the

record کہتا ہوں، میں یہ کرنے کے لئے تیار ہوں اور وہ ایم پی ایز آ جائیں مجھے بتا دیں کہ تنخواہیں ڈبل کا
مطلب کہ اڑھائی سو ارب روپے، وہ بتا دیں اور اپنے نام سے یہ تجویز بھی دے دیں کہ ہم اڑھائی سو ارب
روپے کے ٹیکسز لگائیں یا اڑھائی سو ارب روپے ہم Development budget میں سے کاٹیں یا ہم
اڑھائی سو ارب روپے جو ہیں وہ کہیں اور سے کٹوتی کریں، ہم کر لیں گے لیکن وہ بھی یہ Own کریں، صرف
پوائنٹس وائنٹس Score کرنے کے لیے ویسے وہ نہ چھوڑیں This doesn't increase the
level of debate in the Assembly. جناب سپیکر، ایک اور جو میں قبائلی اضلاع پر ایک دو
بات ضرور کروں گا لیکن ایک بات اور ہوئی این ایف سی کے ممبرز کی، میں سمجھ سکتا ہوں کہ Where
the Opposition members are coming from کہہ رہے ہیں کہ جو این ایف سی کا جو
ہمارا ممبر ہے وہ کے پی سے نہیں ہے، میں تین چار باتیں On the record لاؤنگا I didn't want
the debate to come to this، پہلی چیز وہی این ایف سی کا ممبر جو کہہ رہے ہیں کہ اس صوبے
کا Interest، پہلے تو یہ کہ جناب سپیکر، جس بندے کی Responsibility ہوتی ہے جو Prime
member ہوتا ہے وہ ہوتا ہے فنانس منسٹر، جو دوسرا ممبر ہوتا ہے وہ Expert ہوتا ہے اب، شاید جو ان
کے فنانس منسٹرز ہوتے تھے ان کو شاید این ایف سی کے A,B,C کا نہیں پتہ لیکن جناب سپیکر، I
will take responsibility and I will on behalf of the government, on
behalf of the people of this province, defend the interest of this
province لیکن جس ممبر پہ ان کو اعتراض ہے ان کو شاید پتہ نہیں ہوگا کہ ان کی گورنمنٹ کے
دوران ہی جناب سپیکر، انہوں نے اسی ممبر کو اس صوبے کا Chief Economist لگایا تھا یعنی پورے
صوبے کی Development اسی ممبر کے ہاتھ میں رکھی، اس کا یہ جواب دیں جناب سپیکر، شاید یہ
بھی پتہ ہو یا نہیں اور I am a bit hurt کہ ایک خاتون ممبر نے اس کی بات کی کہ That Member
is married in this province, has a wife from this province، اس کے
بچوں کی آدھی جو Blood lineage ہے وہ اسی صوبے کی ہے، تو اگر ہم اس خاتون کا مقام نہیں مانتے
اور ایک خاتون ہی نہیں مانتی تو پھر آپ ہم سے کیا گلہ کرتے ہیں کہ ہم نے خواتین کا نام اس بجٹ سپیچ میں
لیا یا نہیں لیا۔ تیسری چیز جناب سپیکر، اسی این ایف سی ممبر نے وہی کاغذ لکھا جس پہ 2015-16 میں
قبائلی اضلاع کو وہ تین پرسنٹ شئیر Commit ہوا اور وہی این ایف سی ممبر ہے جس نے پانچ چھ ممالک
میں صرف پاکستان میں نہیں جس کا اس صوبے سے بڑا گہرا تعلق ہے اور اپنا سارا Career اسی صوبے

میں گزارا ہے اور اسی صوبے میں شادی کی اور وہی این ایف سی ممبر نے قبائلی اضلاع کو جو حقوق دیئے کیونکہ اس این ایف سی کا سب سے بڑا ایشو جو ہے وہ قبائلی اضلاع کا بجٹ ہے، تو ہم قبائلی اضلاع کے این ایف سی شئیر کے بڑھانے میں جو ممبر ہمارے قبائلی پشتونوں کے Interest سب سے بہتر مجھے Support کر سکتا ہے Defend کرنے کے لئے اگر اس Interest پہ وہی پارٹی جو اپنے آپ کو پشتونوں کا Champion کہتی ہے، اس نے صرف Politics کرنی ہے، وہ Politics کرے جناب سپیکر، میں نے اس صوبے کا Interest defend کرنا ہے اور میں نے قبائلی اضلاع کے پشتونوں کے لئے این ایف سی سے ان کا حق لینا ہے، (تالیاں) یہ بات میں ویسے کرنا بالکل نہیں چاہتا تھا تو میں کوشش کرونگا لیکن کہ نام نہ لوں لیکن چونکہ ایک 'نان ایشو' کو ایشو بنانا چاہیئے تو Let's call a spade a spade، اگر این ایف سی کا ممبر نہیں ہو سکتا تو وہی لوگ پشتونوں کے Champion ہیں وہ کم از کم خود تو اس صوبے کے ساتھ اپنے Links برقرار رکھیں، With due apologies to sound my colleagues ان کا بھی وہاں سے واسطہ ہے، ان کا لیڈر پارٹی کا تعلیم حاصل کرنے کے لئے کہا جاتا ہے ایچی سن کالج لاہور پنجاب، ان کا چیف منسٹر تعلیم حاصل کرنے کے لئے کہاں پہ جاتا ہے، ایچی سن کالج لاہور پنجاب، ان کا جو سینئیر پارٹی لیڈر میں یہ مانتا ہوں کہ اس پارٹی نے پشتونوں کے حق کے لئے لڑائی لڑی ہے لیکن This just proves جو سینئیر لیڈر کے جو والد صاحب ہیں لیڈر کے، کہاں پہ جاتے ہیں، اپنی ساری تعلیم کہاں پہ حاصل کرتے ہیں؟ ایچی سن کالج لاہور پنجاب، اپنے لئے ایک Role اور تقریباً آخری پچاس ساٹھ سالوں میں اگر انہوں نے ایک اچھا Institute بنایا ہے، ان کی لیڈر شپ کی فیملی سے ہی وہ پرنسپل، ایچی سن کالج لاہور پنجاب اسی فیملی سے ہے تو خود تعلیم حاصل کرنے کے لئے پنجاب اچھا ہے اور وہاں پہ یہ نہیں کہ ہم اپنے صوبے کے اداروں کو بہتر کرنے کے لئے خود وہاں پہ تعلیم حاصل کریں اور کرنا بھی نہیں چاہیئے کیونکہ اگر وہ پاکستان کا بہترین سکول تھا، Elite school تھا اور ان کی لیڈر شپ جو ہے وہ اس صوبے کے Elite، تو بالکل وہ جائیں تو پھر اگر اسی سٹینڈرڈ پہ ایک اچھا ممبر جو ہے وہ اسی صوبے کے Interest جس نے یہاں پہ شادی بھی کی ہو، جس کے بچوں کا پشتون بلڈ بھی ہو، ان کی ایک حکومت میں Chief Economist بھی ہو، اس صوبے میں پندرہ بیس سال کام بھی کیا ہو، اگر وہ اس صوبے کے فنانس منسٹر کی مدد کرے جس فنانس منسٹر کی خود اس کی Maternal fraternal ساری Lineage اس صوبے کی ہو تو مجھے یہ سیاست سمجھ میں نہیں آئی اور اگر صوبے سے اتنی وابستگی

ہے تو یہاں تو میں بالکل نہیں جانا چاہتا تھا لیکن انہوں نے تو Secular politics کا ابتداء ہی کیا، یہ تو وہی پارٹی ہے جس نے کہا تھا کہ دیکھیں کہ ہمیں نہ برصغیر کو تقسیم کرنا چاہیئے، ہمیں پاکستان کے ووٹ میں شامل بھی نہیں ہونا چاہیئے، ہم توانڈین نیشنل کانگریس ان کا جو جتنا میں بڑا احترام کرتا ہوں باچاخان صاحب جو ہیں وہ اس پختون قوم کے بڑے لیڈر ہیں لیکن ان کے اپنے جو ہیں وہ دوست، جو بانی تھے کون تھے؟ مہاتما گاندھی تھے، ان کا تو پنجاب لاہور چھوڑیں اسلام سے بھی تعلق نہیں تھا، تو جو ہمارے اپنے اصول جو ہمارا اپنا Background ہوتا ہے، ہمیں اس سے ہٹ کہ یہ چھوٹے پوائنٹس نہیں لانے چاہئیں۔ جناب سپیکر، یہ ضروری اس لئے ہے کہ اپنے لئے ایک اصول اور کسی اور کے لئے دوسرا اصول نہیں ہوسکتا، بلکہ یہ کہتے ہوئے میں On the record یہ بھی لانا چاہتا ہوں That I have the greatest respect for Bacha Khan, I have the greatest respect, because لوگوں کے اپنے اصول ہوسکتے ہیں، اپنا Perspective ہوسکتا ہے لیکن ہر کسی کی Efforts کو سراہنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، فیصل زیب، ثناء اللہ صاحب، نثار صاحب، ان سب نے جو بات کی اپنے حلقوں کی، We will make sure کہ ہم ان سب کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میں میں صرف، قبائلی اضلاع کے بارے میں ایک بڑی Passionate speech ہوئی، اس کے بارے میں میں تھوڑا سا ضرور وہ کہنا چاہونگا Let it be on the record again جو 37 ارب روپے Development کے سارے Spends ہیں، قبائلی اضلاع پہ Spends ہوئے اور ان شاء اللہ اس سال اس سے بھی زیادہ آئیں گے اور Last year جو ہے 37 ارب کبھی اتنے زیادہ پیسے نہیں آئے جناب سپیکر، جو خامیاں ہیں۔ جو Gapes ہیں وہ ضرور Identify کریں لیکن ہر چیز اس ملک کی زیادتی یا بعض کی زیادتی اس پہ نہ Blame کریں جناب سپیکر، یہ قبائلی اضلاع کو اس صوبے کے ساتھ ضم کرنے کے لئے ہم سب نے Efforts کیں، صرف گورنمنٹ کے نہیں ایک جو میرے اے این پی کے بھائی ہیں، انہوں نے بھی Effort کی ہے، اب اس Merger کو کامیاب بنانے کے لئے ہم سب نے مل کر کام کرنا ہے اور یاد رکھیں کہ اگر گورنمنٹ کی Commitment کی بات ہے تو آپ کے پاس صحت انصاف کارڈ ہے جو سارے یہ Settled اضلاع میں ہے، ان کے پاس نہیں ہے اور اس لئے نہیں ہے کیونکہ ہم جناب سپیکر، مانتے ہیں کہ ان کا حق پہلے آتا ہے جناب سپیکر، جو قبائلی اضلاع کے جو ایشوز ہیں ان کے ساتھ سیاست کرنا چاہیں گے، کیا وہ فاٹا چاہتے ہیں جو دس سال پہلے تھا، جہاں پہ کوئی اپنے گھر سے نہیں نکل سکتا تھا، جہاں پہ ہر روز جو Militancy کے حالات تھے وہ ایک دن میں ٹھیک نہیں ہوسکتے تھے،

یہاں پہ ایشوز ہونگے لیکن آج کے قبائلی اضلاع کے ڈسٹرکٹس دیکھیں اور 2010 کے دیکھیں، گیارہ کے دیکھیں بارہ کے دیکھیں، تیرہ کے دیکھیں، آپ کو خود فرق محسوس ہوگا، اس کے لئے ہماری فوج نے قربانیاں دی ہیں، قبائلی اضلاع کے ڈسٹرکٹس کے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، جو آپ کو لوگ Divide کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس میں کسی نے نہیں آنا، ہم نے مل کر کام کرنا ہے۔ جیسے Last year ایک بڑا بجٹ دیا ہے اس سال اس سے بھی بڑا دیا، کوئی قبائلی اضلاع کے پیسے TDPs کی سیکورٹی میں نہیں گئے، اگر آپ کو Budgeting سمجھنی ہے، آئیں بیٹھیں آپ کو سمجھاتے ہیں، جو پورے ملک میں ایک Financial crisis تھا اس کی وجہ سے جو Gapes آئے ہیں وہاں پہ Shortfalls ہر جگہ آئی ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کے لئے ہم نے چالیس ارب روپے جبکہ پچھلی گورنمنٹس میں پندرہ پندرہ، بیس بیس ارب روپے بھی آتے تھے یا نہیں آتے تھے اور پتہ نہیں کہاں پہ خرچ ہوتے تھے؟ تو یہ ضرور On the record آخری چیز آنی چاہیئے، یہ آپ کا پہلا بجٹ ہے، یہاں پہ جو قبائلی اضلاع کے ممبرز ہیں یاد رکھیں، آج آپ کو ایک آواز دی گئی ہے، پہلے کہاں پہ آپ بول سکتے تھے؟ اس آواز کو استعمال کریں، Positively استعمال کریں، جہاں پہ خامیاں ہیں بتائیں تاکہ ہم انکو ٹھیک کریں ان شاء اللہ، اس صوبے کا مستقبل بھی یہ ہے، قبائلی اضلاع کا مستقبل بھی یہ ہے کہ حالات جتنے بھی مشکل ہوں ہم انکا سامنا کرنا چاہتے ہیں، ہماری آپس میں Disagreements ہونگے بھی لیکن ہم اکٹھے ہونا بھی جانتے ہیں اور ہونگے اور آگے جو ہے، یہ جو کورونا وائرس کے مشکل حالات آئے ہیں، اسکا بھی مقابلہ کرینگے، اس سال میں ہم کوشش کرینگے کہ پورے پاکستان سے بہتر مقابلہ کریں، جو ہمارے ایشوز ہیں انکو Solve کریں اور امید ہے مجھے کہ جیسے ہم دن رات لگائیں گے کہ جس میں اپوزیشن ہماری مدد بھی کریگی، Constructive criticism بھی کریگی اور جو Atmosphere ہم نے ابھی Set کیا ہے اسکو ہم برقرار رکھتے ہوئے پورے پاکستان کیلئے ایک مثالی اسمبلی بنائیں گے۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 24th June 2020, 02:00 pm Wednesday, afternoon.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 24 جون 2020ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)